بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسلم خواتین کے لیے عقائد، احکام، اخلاق و معاشرت اور زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی کتاب جس میں خواتین کی درسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے آیات اور احادیث کے متون مع تخریج لکھ دیئے گئے ہیں۔

رِدَاءُ النِّسَآءِ

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول قاسمی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز جھوک فقیر پنڈ دادنخان

0303-4367413

☆......☆......☆

Islam The World Religion

ضابطہ

نام کتاب: رِدَاءُ النِّسَآء

مصنف: شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول قاسمی

کمپوزنگ: محمد عمران قادری

صفحات: 304

قیمت: روپے

بارِاول: جولائی:2024

ناشر: رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز جھوک فقیر پنڈ دادنخان

0303-4367413

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

☆......☆......☆

Islam The World Religion

فہرستِ مضامین

مقدمہ 9

مسلمان ہونے کے بعد خواتین کی زندگی میں انقلاب 9

☆ ...... پہلا باب: علم اور بنیادی عقائد ____ 13 ...... ☆

علم اور اس کے متعلقات 15

علم کے بارے میں قرآنی آیات 15

علم کے فضائل پر احادیث 17

علم کی پہچان تقویٰ ہے 19

علم والوں کو محتاط اور ذمہ دار ہونا چاہیے 22

بنیادی عقائد اور ان کے متعلقات 29

توحید اور اس کے متعلقات 29

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوت 35

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت 36

صحابہ کرام کی شان اور ان کا ادب 39

فتنوں کا ظہور اور قیامت کی نشانیاں 44

قیامت کے دن پانچ بنیادی سوال 47

شریعت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑانا 47

اسلام سے خارج کر دینے والے کام 48

وساوس کا علاج 48

ایمان کی حفاظت کا بہترین طریقہ 49

ایمان مفصل 53

ایمان مجمل 53

☆ ...... دوسرا باب: احکام وعبادات ______ 55 ...... ☆

طہارت کے مسائل 58

پاک اور پلید پانی کی وضاحت 59

Islam The World Religion

نجاستوں کا بیان 60
نجاستِ غلیظہ 60
نجاستِ خفیفہ 60
جانوروں کے جھوٹے کا بیان 61
وضو کے مسائل 64
مسواک کی اہمیت 67
غسل کب واجب ہوتا ہے 67
غسل کا طریقہ 68
تیمم کی اجازت اور اس کا طریقہ 69
حیض کے مسائل 70
مستحاضہ 73
نفاس 76
حائضہ قرآن نہ پڑھے 77
حائضہ کا قرآن کو چھونا 77
حیض کے مسائل کا فقہی خلاصہ 79
نماز کے مسائل 81
عورتوں کا طریقۂ نماز 82
عورتیں مسجد میں 84
عورتوں پر آسانیاں 86
تہجد اور دیگر اہم نوافل 86
تحیۃ الوضو 87
نماز تسبیح 88
سجدۂ تلاوت 88
استخارہ 89
مریضہ کی نماز 90
مسافر خاتون کی نماز 90
میت کے احکام 91
میت کا غسل، کفن اور قبر 91

Islam The World Religion

میت کو کیسے سنبھالنا ہوتا ہے 92
غسل میّت 92
کفن میّت 93
تین دن سے زیادہ سوگ منع ہے 94
صبر کا حکم 94
رونا جائز مگر نوحہ اور واویلا کرنا گناہ ہے 97
موت کی تمنا کرنا 104
خودکشی منع ہے 105
عورتوں کا قبروں کی زیارت کو جانا 106
ایصال ثواب 107
فوت شدہ لوگوں کو اچھے لفظوں سے یاد کرو 110
میراث کی تقسیم 111
زکوٰۃ اور صدقات 115
کتنے مال پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے 117
زکوٰۃ کسے دی جائے؟ 118
صدقہِ فطر 120
فضائل صدقات 121
روزہ اور اس کے مسائل 123
افطار کا وقت 125
اعتکاف 125
لیلۃ القدر 126
حج اور عمرہ کے مسائل 128
عمرہ کی تفصیل 128
حج کی تفصیل 134
قربانی 140
مکہ مکرمہ کے مقدس مقامات کی زیارت 142
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت 142

Islam The World Religion

دیگرمزرات اور مقامات تِ مقدسہ 145
نکاح کے مسائل 146
طلاق کے مسائل 154
عدت کے مسائل 157
مرداورعورت میں قدرتی فرق 159
دعائیں اور وظائف 164
تلاوتِ قرآن مجید 164
اللہ کا ذکر 168
اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ 170
تسبیح فاطمہ (رضی اللہ عنہا) 171
استغفار 172
نبی کریم ﷺ پر درود شریف 174
چند اہم دعائیں 176
ہر رات کی اہمیت 177

☆......تیسرا باب: اخلاق اور حقوق العباد___179......☆

اخلاق اور حقوق العباد 181
ماں باپ کے حقوق 181
عام رشتہ داروں سے اچھا سلوک 183
اولاد کے حقوق اور فرائض 183
بچوں کی تربیت 185
بچوں میں ایک جیسا سلوک 186
بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک 187
شوہر کا بیوی پر حق 188
بیوی کا حق شوہر پر 189
عورت کا جائز مشورہ قبول کرنا چاہیے 192
دنیا کا بہترین سامان نیک عورت 193

Islam The World Religion

پڑوسیوں کے حقوق 194
تمام مسلمانوں کے حقوق 195
برے القاب مت دو 200
خطبہ حجۃ الوداع 202

☆...... چوتھا باب: امر بالمعروف نہی عن المنکر_205......☆

بسم اللہ شریف 208
ابتدائی دور میں خواتین کا مجاہدین کی خدمت کرنا 213
حج کرنا عورتوں کا جہاد ہے 217

حرام حلال کی تمیز 218

حرام چیزوں سے علاج منع ہے 218
مشکوک چیز سے بچنا 218
بدمذہبوں سے تعلق رکھنا منع ہے 219

پردہ اور اس کے متعلقات 221

حیاء ایمان کا حصہ ہے 221
پردہ کے احکام 222
عورت بھی مرد کو نہ دیکھے 227
مخلوط تعلیم، مخلوط ملازمت 228
عورت کا مرد جیسی اور مرد کا عورت جیسی حالت بنانا 230

کچے عقیدے اور بدشگونیاں 231

عاملوں کے پاس جانا 231
منت ماننے سے بچو اور اگر جائز منت مان لو تو پوری کرو 234

زیب وزینت کے مسائل 237

مصنوعی بال اور اللہ کی خلق کو تبدیل کرنا 237
سونا، چاندی، لوہا اور ریشم پہننا 238
فالتو بال صاف کرنا اور ناخن کاٹنا 239

متفرق مسائل 240

عورتوں کی بیعت اور اس کا طریقہ 240

Islam The World Religion

گری ہوئی چیز اٹھانا 242
متبرک کا غذات کا ادب 243
عورتوں کا جانور ذبح کرنا 243
عقیقہ 244
کتا پالنا 244
رسوم اور ان کی اقسام 244
سگھڑ خواتین 245
چند اہم دوائیں 245
کچھ مزید تربیتی باتیں 246
عورت کی زندگی کے چار اہم دور 249

☆...... پانچواں باب: عظیم خواتین اسلام __ 251......☆

(1)۔ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنتِ خویلد 257
(2)۔اُمُّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 263
(3)۔سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا دختر ابوسفیان 277
(4)۔سیدہ فاطمہ بنتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 279
(5)۔سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 287
(6)۔سیدہ رقیہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 291
(7)۔سیدہ ام کلثوم بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 292
(8)۔حضرت اسماء بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا 295
(9)۔سیدہ اُمامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 297
(10)۔سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ عبد المطلب 298
(11)۔سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا دختر ابی طالب 299
(12)۔حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا 301

☆......☆......☆

Islam The World Religion

مقدمہ

مسلمان ہونے کے بعد خواتین کی زندگی میں انقلاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ!

اسلام سے پہلے دنیا کے مختلف علاقوں میں اور دنیا کے مختلف مذاہب میں عورتوں کو الگ الگ طریقے سے رسوا کیا جاتا تھا۔ ہندو مذہب میں اگر شوہر مرجاتا تو اس کی بیوی کو بھی اس کے ساتھ ماردیا جاتا تھا اور وہ بھی زندہ آگ میں جلادی جاتی بلکہ اسے حکم تھا کہ خود آگ میں کود جائے، اسے ستی کی رسم کہا جاتا تھا۔ جبکہ اسلام میں مرد اگر فوت ہوجائے تو اس کی بیوی مختصر سے سوگ کے بعد اپنے شوہر سے میراث بھی پاتی ہے اور نہایت باعزت طریقے سے آگے نکاح بھی کرسکتی ہے، بلکہ آگے نکاح کرنے میں اس پر کنواری عورت جیسی پابندی بھی نہیں۔

یہودی مذہب میں اگر عورت کو حیض آجائے تو اسے حکم ہے کہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جائے (مسلم:694، ابوداؤد:258)۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں ہی رہے گی، شوہر کے ساتھ گھل مل کر رہنا، کھانا، پکانا، اکٹھے کھانا پینا اس کا جھوٹا کھا پی لینا تک جائز ہے۔

عَنۡ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجۡرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقۡرَأُ الۡقُرۡآنَ (البخاری: 297)۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ میری گود میں ٹیک لگا کر قرآن مجید پڑھتے تھے حالانکہ میں حیض سے ہوتی تھی۔

عیسائی مذہب میں پادریوں اور ان کی راہبہ خواتین نے ترکِ دنیا اس انداز سے کیا کہ یہ لوگ زندگی بھر نکاح نہیں کرتے تھے بلکہ آج بھی ان کے کیتھولک فرقہ میں یہی طریقہ رائج ہے۔ اس کے برعکس اسلام ایسی رہبانیت سے منع کرتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُشَدِّدُوا عَلٰی أَنۡفُسِكُمۡ فَيُشَدَّدَ عَلَيۡكُمۡ، فَإِنَّ قَوۡمًا شَدَّدُوا عَلٰی

Islam The World Religion

أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ، فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ {وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ} (الحدید: 27) (ابوداود: 4904)۔

ترجمہ: اپنے آپ پر سختی مت کرو، ورنہ تم پر سختی لاگو کردی جائے گی۔ کچھ لوگوں نے اپنے اوپر سختی کی تھی تو اللہ نے ان پر سختی لاگو کردی، یہ نصاریٰ اور یہود کے عبادت خانوں میں انہی کی باقیات ہیں، (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ان لوگوں نے خود راہبانیت کو ایجاد کیا، یہ ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔

ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام نے ترکِ دنیا اور ترکِ نکاح کا ارادہ ظاہر کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً (البخاری: 7301)۔

مجوسی مذہب میں اگر کوئی آدمی مرجاتا تو اس کا بیٹا اپنی ماں سے نکاح کرلیتا تھا اور اسے بیچ بھی سکتا تھا۔ قرآن میں اس گندی حرکت سے منع کیا گیا ہے، فرمایا: وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا یعنی ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو، مگر جو ہو چکا اس کی معافی ہے، وہ سخت فحاشی والا کام ہے اور برا طریقہ ہے (النساء: 22)۔

عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ، سَنَةَ سَبْعِينَ، عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الأَحْنَفِ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ (البخاری: 3156)۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ: میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں بزرگوں سے بجالہ نے بیان کیا کہ ستر (70) ھ میں جس سال مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بصرہ والوں کے ساتھ حج کیا تھا۔ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس انہوں نے بیان کیا تھا کہ میں احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا جزء بن معاویہ کا کاتب تھا۔ تو وفات سے ایک سال پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب ہمارے پاس آیا کہ جس پارسی نے اپنی محرم عورت کو بیوی بنایا

Islam The World Religion

ہوتو ان کو جدا کر دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پارسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا۔

مشرکین مکہ تو اپنے ہاں بیٹی پیدا ہوتے ہی اسے زندہ دفن کر دیتے تھے۔قرآن فرماتا ہے:وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ. بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ(التکویر:8)۔

ترجمہ: اور جب زندہ دفنائی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم کی وجہ سے قتل کی گئی تھی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ:عرب قبائل میں مختلف طریقے رائج تھے۔ان میں سے بعض لوگ بچہ پیدا ہونے سے پہلے عورت کو ایک گڑھے پر بٹھا دیتے تھے،اگر لڑکا پیدا ہوتا تو اسے وہاں سے اٹھا لیا جاتا تھا اور اگر لڑکی پیدا ہوتی تو اسی گڑھے میں اس کے اوپر مٹی ڈال دی جاتی تھی (بغوی4/562)۔

اللہ کریم انہی کے بارے میں فرماتا ہے:وَإِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ(النحل:58،59)۔

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور غصہ سے بھر جاتا ہے،اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ ذلت برداشت کر کے اسے زندہ رہنے دے،یا اسے مٹی میں دبا دے؟ سن لو یہ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔

اسلام نے ان کی اس حماقت کی بھی اصلاح کی اور بیٹی کو برکت کا سبب قرار دیا۔نبی کریم نے چار بیٹیوں کی احسن ترین پرورش اور تربیت فرمائی۔حدیث شریف میں ہے کہ:بیٹی سے نفرت مت کرو،یہ بہت پیار کرنے والیاں اور آخرت میں باپ کی بخشش کا عظیم سرمایہ ہوتی ہیں (مسندِ احمد:17373)۔

عرب کے مشرکین بیٹی کو میراث سے بھی حصہ نہیں دیتے تھے،جبکہ اسلام نے ماں کی میراث سے،باپ کی میراث سے،شوہر کی میراث سے،بیٹے کی میراث سے یعنی ہر طرف سے عورت کو حصہ دار بنایا ہے۔بلکہ بیوی،بہن،ماں اور بیٹی سب کو ذوالفروض میں شامل کیا ہے(سورۃ النساء:11)۔ذوالفروض سے مراد یہ ہے کہ ان کا حصہ باقاعدہ قرآن میں بیان کر دیا گیا ہے۔

مشرکین عرب میں دس (10) قسم کا نکاح رائج تھا،ان میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ

Islam The World Religion

بدکار عورتوں کی طرف ہر کسی کو ان کے گھر میں آنے کی اجازت تھی اور انہوں نے اپنے گھر کے دروازوں پر جھنڈے لگائے ہوئے تھے جو اسی بات کی علامت ہوتے تھے کہ یہ اس قسم کی عورت کا اڈہ ہے (بخاری:5127،ابوداؤد:2272)۔

اسلام میں خواتین کے لیے پردے کے احکام میں اس جاہلی ماحول کا بھی اہم دخل ہے۔ جہالت کے زمانے میں یہ مختصر سی جھلک صرف عورتوں کے حوالے سے پیش کی گئی ہے۔اس کے علاوہ بے شمار جاہلانہ حرکتیں تھیں۔جن کی بنا پر واقعی اس زمانے کو جہالت کا زمانہ کہنا درست ہے اوراس کے مقابلے پر اسلام کے زمانے کو علم کا زمانہ کہنا بجا ہے۔

خواتین کی نسوانی مجبوریوں اور پردے کے احکام کے پیشِ نظر اسلامی شریعت میں عورتوں کے احکام مردوں کی نسبت آسان اور قدرے مختلف ہیں۔ جیسے حیض میں نماز کی معافی، روزے کی قضا، جہاد کی معافی، کمانا صرف مرد کی ذمہ داری وغیرہ۔آج کچھ مغرب زدہ بے دین لوگ یہ الفاظ بولتے ہیں کہ: عورت کو مرد کے شانہ بشانہ کام کرنا چاہیے۔ان بے وقوفانہ الفاظ کا مطلب یہ ہوا کہ عورت کو مزدوری کرنی چاہیے،ٹوکری اٹھانی چاہیے،معمار بننا چاہیے، پتھر اٹھانے چاہییں،ہل چلانا چاہیے، مچھلیاں پکڑنی چاہییں، ہر طرح کی مشقت اٹھا کر کمائی کرنا چاہیے،اور مغرب میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔لیکن اس کے برعکس اسلام عورت کو گھر بیٹھ کر باعزت طریقے سے شوہر کی کمائی کھلانا چاہتا ہے۔

خواتین کے مسائل کے متعلق علماء اسلام نے کثرت سے کتب تحریر فرمائی ہیں۔ ہمارے مطالعہ کے مطابق ان کتب میں خواتین سے متعلق فقہی مسائل نہایت احسن طریقے سے بیان کر دیے گئے ہیں۔لیکن قرآن وسنت کی اصل نصوص سے مرتب کی گئی درسی کتاب کی اشد ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اور کچھ مدرسین اور مہتمم حضرات کے پرزور مطالبہ کے بعد فقیر نے زیرِ نظر کتاب کو اللہ کریم کی توفیق سے مرتب کیا ہے۔تمام اسلامی عقائد اور اکثر شرعی احکام مردوں اور عورتوں کے لیے برابر ہیں۔

نوٹ: یہ تحریر شدہ مقدمہ خواتین کے تعلیمی نصاب کا حصہ ہے،انہیں سبقاً پڑھایا جائے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

پہلا باب:

علم اور بنیادی عقائد

Islam The World Religion

Islam The World Religion

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

علم اور اس کے متعلقات

علم کے بارے میں قرآنی آیات

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَـقُّ‌ ۚ وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰٓى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ‌ ۚ وَقُلْ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا (طٰهٰ: 114)۔

ترجمہ: اللہ بلند شان والا برحق بادشاہ ہے، اور قرآن کی وحی جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے، اس کے پورا ہونے سے پہلے قرآن کے پڑھنے کے لیے جلدی نہ کیا کریں اور دعا کریں کہ: اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‌ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (الزمر: 9)۔

ترجمہ: کہہ دیں، بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل والے ہی پکڑتے ہیں۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ‌ فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ (الانبیاء: 7)۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے، اگر تم لوگ نہیں جانتے تو جو علم والے ہیں ان سے پوچھ لو۔

كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡکُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ (البقرة: 151)۔

ترجمہ: جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ علم سکھاتا ہے جو تم پہلے

Islam The World Religion

نہیں جانتے تھے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ (الرحمٰن: 1،2)۔

ترجمہ: (اللہ) نہایت مہربان نے قرآن کی تعلیم دی۔

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ (النحل: 44)۔

ترجمہ: ہم نے آپ پر قرآن اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (محمد: 19)۔

ترجمہ: پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (ابراهیم: 52)۔

ترجمہ: یہ لوگوں کے لیے انتہا درجہ کی تبلیغ ہے اور اس کے نازل کیے جانے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو جوابدہی سے ڈرایا جائے اور تاکہ لوگ جان لیں کہ ایک اللہ ہی معبود ہے اور تاکہ قرآن سے عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ (یوسف: 76)۔

ترجمہ: اور ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر: 28)۔

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحبِ علم ہیں، بیشک اللہ غالب بخشنے والا ہے۔

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (المجادلة: 11)۔

ترجمہ: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ ان کے درجات بلند کرے گا، اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

Islam The World Religion

علم کے فضائل پر احادیث

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرَ الْجَوَاھِرَ وَاللُّؤْلُوءَ وَالذَّھَبَ (ابن ماجۃ:224)۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ اِلٰی قَوْلِہٖ ﷺ کُلِّ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونا پہنانے والا۔

عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ مَنْ یُرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللہُ یُعْطِی (البخاری:71، مسلم:2389)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

وَعَنْ اَبِی حَنِیْفَۃَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَۃَ ثَمَانِیْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِی سَنَۃَ سِتٍّ وَتِسْعِیْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتَّ عَشْرَۃَ سَنَۃً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَیْتُ حَلْقَۃً عَظِیْمَۃً، فَقُلْتُ لِاَبِی حَلْقَۃُ مَنْ ھٰذِہٖ؟ فَقَالَ حَلْقَۃُ عَبْدِ اللہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِیْدِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّہَ فِی دِیْنِ اللہِ کَفَاہُ اللہُ تَعَالٰی مُھِمَّہٗ وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (مسند الامام الاعظم صفحۃ20)۔

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اسی (۸۰) ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ چھیانوے ہجری میں حج ادا کیا۔ میں اس وقت سولہ برس کا جوان تھا۔ جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو میں نے ایک عظیم حلقہ دیکھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: صحابیِ رسول عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی کا۔ میں شوقِ زیارت میں جلدی سے آگے بڑھا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ: میں نے رسول اللہ

Islam The World Religion

ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: جس نے دین کی فقہ حاصل کی اللہ اس کے تمام مشکل کام حل کردے گا اوراسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ الدُّنيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا اِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَو مُتَعَلِّمٌ (الترمذی:2322،ابن ماجة:4112)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار دنیا پرلعنت ہے اوراس میں جوکچھ ہے اس پرلعنت ہے،سوائے اللہ کے ذکر کے اوراس چیز کے جو اس سے تعلق رکھے اور عالم یا طالب علم کے۔

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اُغْدُ عَالِماً اَوْ مُتَعَلِّماً اَوْ مُسْتَمِعاً اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةُ فَتَهْلِكُ(المعجم الاوسط للطبرانی:5171)۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: عالم بن جا، یا طالب علم بن جا، یا (علم کی باتیں) سننے والا بن جا، یا (علم والوں سے) محبت کرنے والا بن جا، پانچویں چیز نہ بننا ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِىْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهاً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِىْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً فِىْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيْهاً ، وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعاً شَهِيْداً (شعب الایمان للبیہقی:1726)۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: علم کی وہ حد کیا ہے جس سے آدمی فقیہ بن جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری امت کے دینی معاملات کے بارے میں چالیس حدیثیں محفوظ کرکے میری امت تک پہنچائیں، اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اوراس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

Islam The World Religion

وَعَن اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنسَانُ اِنْقَطَعَ عَنهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِن ثَلَاثَةٍ، اِلَّا مِن صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَو عِلمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَو وَلَدٍ صَالِحٍ یَدعُولَهٗ (مسلم: 4223، الترمذی 1376، النسائی: 3651)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ، یا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہا ہے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

علم کی پہچان تقویٰ ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ لَا یَکُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتّٰی لَا یَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهٗ وَلَا یَحْقِرَ مَن دُونَهٗ وَلَا یَبْتَغِیْ بِعِلْمِهٖ ثَمَناً (سنن الدارمی: 295)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی آدمی عالم نہیں ہوسکتا جب تک اپنے سے اوپر والے پر حسد نہیں چھوڑتا، اپنے سے نیچے والے کو حقیر سمجھنا نہیں چھوڑتا اور اپنے علم سے دولت کمانا نہیں چھوڑتا۔

عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَالِماً لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ (سنن الدارمی: 267)۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے شریر وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ قَالَ قِیلَ لَهٗ مَنْ أَفْقَهُ أَهْلِ الْمَدِینَةِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِرَبِّهٖ (سنن الدارمی: 300)۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابراہیم نے فرمایا: ان سے پوچھا گیا کہ مدینہ والوں میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَی الْیَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُولُ اللهِ ﷺ یُوصِیهِ وَمُعَاذٌ رَاکِبٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ یَمْشِی تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: یَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسٰی أَنْ لَا تَلْقَانِی بَعْدَ عَامِی هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ

Islam The World Religion

بِمَسْجِدِي هٰذَا، وَقَبْرِي ، فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا (المسند لاحمد بن حنبل:22052)۔صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو رسول اللہ ﷺ انہیں نصیحتیں فرماتے ہوئے ان کے ساتھ نکلے۔معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو ساتھ ہی میری قبر ہو۔یہ سن کر معاذ رسول اللہ ﷺ کے فراق کے جوش میں رونے لگے۔پھر آپ ﷺ پلٹے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: بلاشبہ لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللهَ (سنن الدارمی:301)۔

ترجمہ: حضرت مجاہد نے فرمایا: فقیہ وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو۔

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللهَ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا، أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ (سنن الدارمی:395)۔إسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت مسروق (تابعی) فرماتے ہیں کہ: کسی آدمی کے عالم ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہو اور کسی آدمی کے جاہل ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے علم پر عُجب (تکبر) کرتا ہو۔

وَعَنْ كَعْبِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ العِلمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْيَصرِفَ بِهٖ وُجُوهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ (الترمذی:2654)۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اس لیے حاصل کیا تاکہ علماء کو اپنے پاس بٹھائے یا بے وقوفوں سے بحث کرے، یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔

Islam The World Religion

وَعَن عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مَسۡعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: لَو اَنَّ اَهۡلَ الۡعِلۡمِ صَانُوا الۡعِلۡمَ وَوَضَعُوهُ عِنۡدَ اَهۡلِهٖ لَسَادُوا بِهٖ اَهۡلَ زَمَانِهِمۡ ، وَلٰكِنَّهُمۡ بَذَلُوهُ لِاَهۡلِ الدُّنۡيَا لِيَنَالُوا بِهٖ مِنۡ دُنۡيَاهُمۡ فَهَانُوا عَلَيۡهِمۡ سَمِعۡتُ نَبِيَّكُمۡ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنۡ جَعَلَ الۡهُمُومَ هَمّاً وَاحِداً هَمَّ اٰخِرَتِهٖ ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنۡيَاهُ ، وَمَن تَشَعَّبَتۡ بِهِ الۡهُمُومُ اَحۡوَالَ الدُّنۡيَا لَمۡ يُبَالِ اللّٰهُ فِي اَيِّ اَودِيَتِهَا هَلَكَ (ابن ماجة: 257 ، شعب الایمان للبیهقی: 1888)۔ ذَا ضَعِيۡفٌ وَشَاهِدُهٗ صَحِيۡحٌ (ابن ماجة :4105)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہل علم حضرات علم کی حفاظت کریں اور اسے علمی اہلیت والوں کے سامنے رکھیں تو وہ اس کے ذریعے اپنے ہم زمانہ لوگوں کی سیادت کریں۔ لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر خرچ کیا ہے تاکہ ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دنیا والوں کے سامنے ہلکے پڑ گئے۔ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے، فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگا دی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی میں چاہے بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔

عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ شُرَيۡحٍ يُحَدِّثُ عَنۡ عَمِيۡرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابۡنِهٖ اذۡهَبۡ اطۡلُبِ الۡعِلۡمَ ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنۡهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهٗ فَحَدَّثَهٗ بِأَحَادِيۡثَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوهُ يَا بُنَيَّ اذۡهَبۡ فَاطۡلُبِ الۡعِلۡمَ ، فَغَابَ عَنۡهُ أَيۡضًا زَمَانًا ثُمَّ جَاءَهٗ بِقَرَاطِيۡسَ فِيۡهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيۡهِ فَقَالَ لَهٗ أَبُوهُ هٰذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذۡهَبۡ اطۡلُبِ الۡعِلۡمَ ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنۡهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ لِأَبِيۡهِ سَلۡنِي عَمَّا بَدَا لَكَ ، فَقَالَ لَهٗ أَبُوهُ : أَرَأَيۡتَ لَوۡ أَنَّكَ مَرَرۡتَ بِرَجُلٍ يَمۡدَحُكَ وَمَرَرۡتَ بِآخَرَ يَعِيۡبُكَ ، قَالَ إِذاً لَمۡ أَلُمِ الَّذِي يَعِيۡبُنِي وَلَمۡ أَحۡمَدِ الَّذِي يَمۡدَحُنِي ، قَالَ أَرَأَيۡتَ لَوۡ مَرَرۡتَ بِصَفِيۡحَةٍ مِنۡ ذَهَبٍ أَوۡ وَرِقٍ ، فَقَالَ إِذاً لَمۡ أُهَيِّجۡهَا وَلَمۡ أَقۡرَبۡهَا ۔ فَقَالَ اذۡهَبۡ فَقَدۡ عَلِمۡتَ (سنن الدارمی: 392)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عمیرہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا چلا گیا اور کچھ عرصہ غائب رہا۔ جب واپس آیا تو اس نے اپنے والد کے سامنے کچھ احادیث بیان کیں۔ اسکے والد نے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا دوبارہ کچھ عرصہ غائب رہا۔ پھر وہ کچھ کاغذات لے کر واپس آیا جس میں تحریریں تھیں۔ اسکے والد نے اسے کہا: یہ محض سفید کاغذوں پر کالی سیاہی ہے۔ جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا پھر چلا گیا۔ پھر تیسری بار جب واپس آیا تو اپنے والد سے کہنے لگا: آپ جو چاہیں مجھ سے پوچھ لیں۔ والد نے کہا بتاؤ اگر تم کسی ایسے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہاری تعریف کرے اور دوسرے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہارے عیب بیان کرے تو تم کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: اس صورتِ حال میں عیب بیان کرنے والے کا برا نہیں مناؤں گا اور تعریف کرنے والے پر خوش نہیں ہوں گا۔ پھر والد نے کہا: اگر تم سونے یا چاندی کا ٹکڑا زمین پر گرا ہوا پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: میں اسے نہیں اٹھاؤں گا بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ والد نے کہا جاؤ! اب تم علم سیکھ چکے ہو۔

علم والوں کو محتاط اور ذمہ دار ہونا چاہیے

وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ العُذرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا العِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُولُهُ ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحرِيفَ الغَالِينَ وَانْتِحَالَ المُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الجَاهِلِينَ (اخرجه البيهقي في السنن الكبرىٰ 209/10) ۔ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن عذری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کی ذمہ داری ہر بعد میں آنے والے زمانے کے بہترین لوگ اٹھائیں گے، وہ اس میں سے غالیوں کی تحریف، تخریب کاروں کی موڑ توڑ اور جاہلوں کی ہیرا پھیری کی نفی کر کے دکھا دیں گے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلبُ مُسْلِمٍ ، إِخْلَاصُ العَمَلِ لِلّٰهِ

Islam The World Religion

وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَزُومُ جَمَاعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِن وَرَآءِ هِمْ (المسند لاحمد بن حنبل:21645، الترمذی:2656، 2657، 2658، ابو داؤد:3660، ابن ماجۃ:230، 231، 232، سنن الدارمی:234، 235)۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ آبادر کھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا اور اسے یادر کھا اور آگے پہنچا دیا۔ کتنے ہی علمی نکات رٹنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان نکات کی خود کوئی سمجھ نہیں ہوتی اور کتنے ہی علمی نکات جاننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ بیان کرتے ہیں تو اگلا ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کی خاطر مخلصانہ عمل، مسلمانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی اکثریت کا ساتھ دینا۔ بس بے شک انکی دعوت کی برکت ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ (سنن الدارمی:255)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلا عالم موجود ہے حتی کہ وہ اپنے بعد کوئی دوسرا آدمی تیار کر جائے، جب پہلا شخص دوسرے کو تیار کیے بغیر مر گیا تو لوگ ہلاک ہونے لگیں گے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَّقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللهُ أَعْلَمُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ} (البخاری:4809)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! جس شخص کو کسی بات کا علم ہو تو وہ بے شک بولے، اور جو نہ جانتا ہو اسے چاہیے کہ کہے: واللہ اعلم۔ کسی عالم کے علم کی شان یہ ہے کہ اگر اسے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتے ہوئے کہے: واللہ اعلم۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: کہہ دیں، میں تم لوگوں سے اس کا کوئی اجر نہیں مانگتا، اور

Islam The World Religion

میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

عَنِ الأَحْنَفِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا (البخاری کتاب العلم باب الاغتباط فی العلم والحکمة ترجمة الباب، الدارمی: 256)۔

ترجمہ: حضرت احنف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین کی سمجھ حاصل کرو، اس سے پہلے کہ تمہیں لیڈر بنا دیا جائے۔

وَعَنْ اَبِي الدَّرداءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ (سنن الدارمی: 267)۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ شریر وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِتَّقُوْا الْحَدِيْثَ عَنِّي اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (سنن الترمذی: 2951)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: میری حدیث بیان کرتے وقت سخت احتیاط کرو، وہی بات کہو جس کا تمہیں صحیح صحیح علم ہو، جس نے میرے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھ لے، اور جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھ لے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيْمِ اللِّسَانِ (المسند لاحمد بن حنبل: 144)۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے بارے میں ان منافقوں کی وجہ سے خوف رکھتا ہوں جو زبان چلانے میں ماہر ہوں گے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ : اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ (سنن الدارمی: 428)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: امام محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: بے شک یہ علم دین ہے، غور کر لیا کرو تم اپنا دین کس سے سیکھ رہے ہو۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ (الترمذی:2416)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: قیامت کے دن آدم کے بیٹے کہ قدم اپنے رب کے پاس سے نہیں ہلیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کہاں کھپائی۔ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں لگائی۔ اس کے رزق کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے علم پر عمل کتنا کیا۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَّسْكُتَ عَلَى عِلْمِهِ، وَلَا يَنْبَغِي لِلْجَاهِلِ أَنْ يَّسْكُتَ عَلَى جَهْلِهِ، قَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ} (المعجم الاوسط للطبرانی: 5365)۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کو زیب نہیں دیتا کہ علم ہوتے ہوئے بتانے سے خاموش رہے، اور جاہل کو زیب نہیں دیتا کہ جاہل ہوتے ہوئے پوچھنے سے خاموش رہے، اللہ تعالیٰ جل ذکرہٗ نے فرمایا: اہل علم سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ (سنن الدارمی: 220)۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اسلام کو تین چیزیں منہدم کر دیتی ہیں۔ عالم کا پھسل جانا اور منافق کا قرآن پڑھ کر بحث کرنا اور گمراہ حکمرانوں کی حکومت۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

Islam The World Religion

عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَایَقۡبِضُ الۡعِلۡمَ اِنۡتِزَاعًا یَنۡتَزِعُہٗ مِنَ الۡعِبَادِ وَلٰکِنۡ یَقۡبِضُ الۡعِلۡمَ بِقَبۡضِ الۡعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمۡ یُبۡقِ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوا ، فَاَفۡتَوا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا (البخاری:100، مسلم :6796)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے ایک ہی جھٹکے سے اُچک لے۔ بلکہ علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ پھر ان پر سوال کیے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اسلامی تعلیمات میں قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تصوف کا مطالعہ ایک عام مسلمان بہن بیٹی کے لیے اچھی مسلمان خاتون بننے کے لیے کافی ہے۔ ان پانچ چیزوں کا مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے:

(1)۔قرآن

قرآن مجید دنیا کی صحیح ترین کتاب، اللہ کا آخری پیغام اور انسانی راہنمائی سے بھرپور کتاب ہے۔ قرآن کے ترجمے دنیا کی ہر زبان میں ہو چکے ہیں اور اس کی بے شمار تفاسیر لکھ دی گئی ہیں۔ کسی مناسب اور مختصر سی تفسیر کا گھر میں موجود ہونا بہت مناسب ہے۔ خواتین کے لیے خاص طور پر سورۃ النساء، سورۃ النور اور سورۃ الاحزاب کو سمجھنا زیادہ ضروری ہے۔

(2)۔حدیث

قرآن مجید کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا نمبر آتا ہے۔ حدیث شریف کی بے شمار کتابیں دنیا میں دستیاب ہیں۔ سب سے پہلے ائمہ اربعہ (چار فقہی امام) کی کتابیں ہیں۔ امام ابو حنیفہ (متوفی 150 ھ) کی کتاب: مسندِ امام اعظم۔ امام مالک (متوفی 179 ھ) کی: کتاب موطا امام مالک۔ امام شافعی (متوفی 204 ھ) کی کتاب: مسندِ شافعی۔ اور امام احمد بن حنبلؒ (متوفی 242 ھ) کی کتاب: مسندِ احمد ہے۔ ان کے بعد زمانے میں اہل سنت کی چھ مشہور کتابیں لکھی

Islam The World Religion

گئیں۔ان میں سے امام محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 252ھ) کی کتاب: صحیح بخاری۔امام مسلم (متوفی 261ھ) کی کتاب: صحیح مسلم۔امام ابوداؤد (متوفی 275ھ) کی کتاب: سنن ابی داؤد۔ امام ترمذی (متوفی 279) کی کتاب: جامع الترمذی۔امام نسائی (متوفی 303ھ) کی کتاب: سنن النسائی اور امام ابن ماجہ (273) کی کتاب سنن ابن ماجہ ہے۔رحمہم اللہ

(3)۔فقہ

حدیث کے بعد فقہ کا نمبر آتا ہے۔قرآن وسنت کی روشنی میں شرعی مسائل کو ترتیب کے ساتھ آسان بنا کر بیان کر دینے کو فقہ کہا جاتا ہے۔فقہ کی چند مشہور کتابیں یہ ہیں:

علامہ حسن بن عمار بن علی بن یوسف (متوفی 1069ھ) کی کتاب: نور الایضاح۔احمد بن محمد القدوری (متوفی 428ھ) کی کتاب: مختصر القدوری۔علامہ برہان الدین مرغینانی (متوفی 593ھ) کی کتاب: الہدایہ۔بہت سے علماء کی مل کر لکھی گئی کتاب فتاویٰ عالمگیری وغیرہ۔رحمہم اللہ

(4)۔سیرت النبی ﷺ

نبی کریم ﷺ سے پہلے انسانی تاریخ سخت غیر محفوظ اور ناقابل اعتماد ہے۔البتہ انبیاء علیہم السلام اور اُمم سابقہ کے جو حالات قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں ان میں کوئی شک نہیں۔

تورات اور انجیل کا مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتابیں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی پیدائش سے لے کر فوت ہونے یا آسمان پر اٹھائے جانے تک کے بالترتیب حالاتِ زندگی پر مشتمل سیرت کی کتابیں ہیں۔مسلمانوں کے ہاں اپنے نبی کریم ﷺ کی سیرت کی کتابیں کسی حد تک ان کا مدِمقابل ہوسکتی ہیں۔حدیث کی کتب اور قرآن کا پایہ ان سے بہت بلند ہے۔

حدیث اور سیرت میں یہ فرق ہے کہ حدیث میں نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال واحوال مذکور ہوتے ہیں، جبکہ سیرت کی کتب میں تورات اور انجیل کی طرح بالترتیب حالاتِ زندگی مذکور ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت کے بہت سے پہلو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔اسی طرح کتبِ

Islam The World Religion

حدیث میں بھی سیرت کی بہت تفصیل میسر آتی ہے۔ اور سیرت کے بہت سارے پہلو ایسے ہیں جو صرف سیرت کی کتابوں میں ہی مذکور ہیں۔

پوری دنیا میں کسی شخصیت کے حالات اور سیرت پر اتنی کتب نہیں لکھی گئیں۔ جتنی ہمارے نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے چند اہم اور مشہور کتب کے نام یہ ہیں:

امام محمد بن اسحاق (متوفیٰ 150 ہجری) کی کتاب سیرتِ ابنِ اسحاق۔ ابن ہشام (متوفیٰ 218ھ) کی کتاب: سیرتِ ابن ہشام۔ حضرت علامہ نور بخش توکلی (متوفیٰ 1367ھ) کی کتاب سیرتِ رسولِ عربی ﷺ۔ حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی (متوفیٰ 1406ھ) کی کتاب: سیرتِ مصطفیٰ ﷺ۔ ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب کی کتاب: ضیاء النبی ﷺ۔ فقیر غلام رسول قاسمی کی کاوش: سید المرسلین ﷺ۔

(5)۔ تصوف

نفس کی اصلاح کرنے اور نیت کو درست رکھنے کے لیے مسلمان کے ہاں قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب شدہ ایک خاص علم کو تصوف کہا جاتا ہے۔ تصوف کے موضوع پر پانچ کتابیں اہم ترین ہیں: حضرت علامہ ابونصر سراج (متوفیٰ 378ھ) کی: کتابُ اللُّمع فِي التَّصَوُّفِ۔ حضرت امام ابوالقاسم قشیری (متوفیٰ 465ھ) کی کتاب: رسالہ قشیریہ۔ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش (متوفیٰ 465ھ) کی کتاب: کشف المحجوب۔ حضور غوثِ اعظم قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (متوفیٰ 561ھ) کی کتاب: فتوح الغیب اور حضرت شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی (متوفیٰ 632ھ) کی کتاب: عوارف المعارف۔ رحمہم اللہ

★ ★ ★

Islam The World Religion

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بنیادی عقائد اور ان کے متعلقات

توحید اور اس کے متعلقات

اللہ کریم فرماتا ہے: وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا (النساء: 136)۔

ترجمہ: جو کفر کرے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روزِ قیامت کا تو بے شک وہ گمراہ ہوکر حق سے بہت دور جا پڑا۔

اور فرماتا ہے: اِنَّا کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰہُ بِقَدَرٍ (القمر: 49)۔

ترجمہ: بے شک ہم نے ہر چیز کو طے شدہ تقدیر (حکمتِ عملی) کے تحت پیدا کیا ہے۔

اور فرماتا ہے: قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾ (الانعام: 162،163)۔

ترجمہ: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالص اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ قَالَ: بَیۡنَمَا نَحۡنُ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوۡمٍ، إِذۡ طَلَعَ عَلَیۡنَا رَجُلٌ قَالَ فَأَخۡبِرۡنِیۡ عَنِ الۡإِیۡمَانِ، قَالَ: أَنۡ تُؤۡمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡآخِرِ، وَتُؤۡمِنَ بِالۡقَدَرِ خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ (مسلم: 93)۔

ترجمہ: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں، فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان رکھو۔

عَنۡ طَاوُسٍ سَمِعَ ابۡنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیۡلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ: اَللّٰہُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ أَنۡتَ قَیِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالۡأَرۡضِ

Islam The World Religion

وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ. لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (البخاری : 1120، مسلم :1809)۔

ترجمہ: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جب رات کو نبی کریم ﷺ تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تو ہی آسمانوں کا اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے، آسمانوں اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا تو ہی مالک ہے، اور تیرے لیے ہی حمد ہے اور تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور (سیدنا) محمد (ﷺ) حق ہیں، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی وجہ سے لڑا، اور تجھے ہی حاکم مانا، سو تو میرے ان کاموں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے جو بعد میں کیے، اور جن کو میں نے چھپا کر کیا اور جن کو میں نے دکھا کر کیا، تو ہی مقدم کرنیوالا ہے اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ (البخاری:8، مسلم:114، الترمذی:2609)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

Islam The World Religion

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ ، فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ ، آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ ، لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ائْتِنِي بِهَا ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ اللهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ ، قَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ: أَعْتِقْهَا ، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ (مسلم: 1199)۔

ترجمہ: حضرت معاویہ بن حکم سلمی فرماتے ہیں کہ: میری ایک لونڈی تھی جو اُحد اور جوانیہ کے اطراف میں میری بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں اس طرف جا نکلا تو بھیڑیا اس کی بکری لے جا چکا تھا، میں بھی بنی آدم میں سے ایک آدمی ہوں، مجھے بھی اسی طرح غصہ آتا ہے جس طرح ان کو آتا ہے (مجھے صبر کرنا چاہیے تھا) لیکن میں نے اسے زور سے ایک تھپڑ مار دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میری اس حرکت کو میرے لیے بڑی (غلط) حرکت قرار دیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لے آؤ۔'' میں اسے لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے اس سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا: آسمان میں۔ آپ نے پوچھا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو، یہ مومنہ ہے۔''

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ. فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ (البخاری: 18، مسلم: 4461، 4463)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

Islam The World Religion

فرمایا: جب کہ آپکے اردگرد صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے، اپنے پاس سے گھر کے کسی فرد پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا اسکا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور دنیا میں ہی سزا دیا گیا تو یہ اس کیلئے کفارہ ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اسکی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا (البخاري: 1330، مسلم: 1184)۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے مرض وفات کے دوران فرمایا: اللہ کی لعنت ہو یہودیوں اور نصرانیوں پر، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ: رَسُولُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ (ابو داود: 2140)۔ ورواه الترمذي عن ابي هريرة برقم: 1159۔

ترجمہ: سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حیرہ گیا، تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میں حیرہ گیا،

Islam The World Religion

تو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ اے اللہ کے رسول! اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ آپ نے فرمایا" بھلا بتا کہ اگر تو میری قبر پر گزرتا تو کیا اسے سجدہ کرتا؟" میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا" تو ایسا نہ کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا کہتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیوی پر شوہر کا بہت حق رکھا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تُطْرُونِي، كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ (البخاري: 3445)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: انہوں نے حضرت عمر کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: مجھے میرے مرتبے سے زیادہ مت بڑھاؤ جیسے عیسائیوں نے ابن مریم کو بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اس کا بندہ ہوں، اس لیے میرے متعلق یہی کہا کرو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ، قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ، قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قَالَ: لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ (مسلم: 5124، النسائی: 4434)۔

ترجمہ: حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: نبی ﷺ آپ کو رازداری سے کیا فرماتے تھے؟ آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے کوئی راز نہیں بتایا جس کو لوگوں سے چھپایا ہو۔ البتہ آپ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی تھیں۔ اس نے پوچھا: امیر المومنین! وہ کیا باتیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور

Islam The World Religion

جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس شخص نے زمین (کی حد بندی) کا نشان بدلا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ، يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللّٰہَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰہِ أَوْ لِيَصْمُتْ (البخاری: 6646)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خبردار تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، جسے قسم کھانی ہے اسے چاہئے کہ اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فِينَا فَقَالَ: اللّٰہُ أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ (الترمذی: 2165)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مقام جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا، انہوں نے فرمایا: لوگو! میں تمہارے درمیان اسی طرح (خطبہ دینے کے لیے) کھڑا ہوا ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اپنے صحابہ کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، پھر ان کے بعد آنے والوں (تابعین) کی، پھر ان کے بعد آنے والوں (یعنی تبع تابعین) کی، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی قسم مانگے بغیر قسم کھائے گا اور گواہ گواہی طلب کیے جانے کے بغیر گواہی دے گا، خبردار! جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، تم لوگ

Islam The World Religion

جماعت کو لازم پکڑو اور فرقہ بندی سے بچو، کیوں کہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ رہتا ہے، اور دو سے بہت دور ہوتا ہے، جو شخص جنت کے اعلیٰ حصہ میں جانا چاہتا ہو وہ جماعت سے لازمی طور پر جڑا رہے اور جسے اپنی نیکی سے خوشی ملے اور گناہ سے غم لاحق ہو حقیقت میں وہی مومن ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور ختمِ نبوت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا (الاعراف: 158)۔

ترجمہ: فرمادو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسۡمَعُ بِیۡ اَحَدٌ مِنۡ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ يَهُوۡدِیٌّ وَلَا نَصۡرَانِیٌّ ثُمَّ يَمُوۡتُ وَلَمۡ يُؤۡمِنۡ بِالَّذِیۡ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّارِ (مسلم: 386)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اس امت دعوت کا کوئی بھی فرد خواہ یہودی ہو یا عیسائی، میرے بارے میں سن کر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ ضرور ہی دوزخی ہوگا۔

وَعَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلۡتُ عَلَى الۡاَنۡبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعۡطِيۡتُ جَوَامِعَ الۡكَلِمِ وَنُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ وَاُحِلَّتۡ لِیَ الۡغَنَائِمُ وَجُعِلَتۡ لِیَ الۡاَرۡضُ مَسۡجِدًا وَّطَهُوۡرًا وَاُرۡسِلۡتُ اِلَى الۡخَلۡقِ كَافَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوۡنَ (مسلم: 1167، الترمذی: 1553، ابن ماجة: 567)۔ صحیح، و فی روایة: بُعِثۡتُ اِلٰى كُلِّ اَحۡمَرَ وَاَسۡوَدَ (مسلم: 1163)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلام عطا ہوا ہے اور مجھے رُعب کے ذریعے مدد دی گئی ہے اور میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیے گئے ہیں اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعے سے انبیاء کا

Islam The World Religion

سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں ہر گورے اور کالے کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب: 40)۔

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

اور فرماتا ہے: اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدة: 3)۔

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ (البخاری: 3535، مسلم: 5961)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے حسین وجمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ گھوم پھر کر مکان دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ مگر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی محبت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا

Islam The World Religion

حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ(التوبة : 24)۔

ترجمہ: فرما دو کہ اگر تمہارے آباء واجداد اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور مال جنہیں تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش گاہیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنی طرف سے سزا نافذ کردے۔

اور فرماتا ہے: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب:6)۔

ترجمہ: نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کا مالک ہے، اور اسکی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ(البخاري: 15، مسلم: 169، النسائي: 5013، 5014، ابن ماجة: 67)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ، اَنْ يَّكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ (البخاري: 16، مسلم: 165، الترمذي: 2624)۔ صحيح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس بندے میں پائی جائیں اس نے ایمان کی چاشنی پالی۔ (ایک یہ کہ) اللہ اور اسکا رسول اسے باقی سب سے زیادہ پیارے ہوں۔ (دوسری یہ کہ) وہ کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو۔ (تیسری یہ کہ) کفر کی طرف لوٹ جانا اسے اتنا ناپسند ہو جس طرح آگ میں گرائے جانا اسے ناپسند ہے۔

Islam The World Religion

وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ ؟ قَالَ : وَمَا اَعْدَدتَّ لِلسَّاعَۃِ قَالَ حُبَّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ : فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحاً أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَنَسٌ : فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَھُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِھِمْ (البخاری: 3688،مسلم: 6713)۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے،فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟اس نے کہا (میں نے اس کیلئے کوئی تیاری نہیں کی،مگر) اللہ اور اسکے رسول سے محبت۔فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے تھے جتنا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر خوش ہوئے کہ تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں اللہ اور اس کے رسول اور ابوبکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان سے محبت کرنے کی برکت سے ان کے ساتھ رہوں گا اگر چہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْہِ فَخَنَقَھَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَمَھَا (ابو داود: 4362،السنن الکبریٰ للبیھقی: 13376)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور بے ادبی کرتی تھی ایک آدمی نے اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں جانے دیا (قاتل کو سزا نہیں دی)۔

وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰی كَانَتْ لَہٗ اُمُّ وَلَدٍ تَسُبُّ النَّبِیَّ ﷺ فَیَزْجُرُھَا فَلَا تَنْزَجِرُ . فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِی النَّبِیِّ ﷺ وَتَشْتُمُہٗ فَقَتَلَھَا وَاَعْلَمَ النَّبِیَّ ﷺ بِذٰلِكَ فَاَھْدَرَ دَمَھَا (ابو داود: 4361، النسائی: 4070،

المستدرك للحاكم: 8210، الشفاء المجلد 2 صفحته 196)۔ صحیح

ترجمہ: ایک نابینا آدمی کی لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر وہ باز نہیں آتی تھی۔ ایک رات وہ یہی حرکت کر رہی تھی۔ اس نے اسے قتل کر کے نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے اسکا خون رائیگاں جانے دیا (اور قاتل کو کوئی سزا نہیں دی)۔

صحابہ کرام کی شان اور ان کا ادب

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبة:100)۔

ترجمہ: اور سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جو مہاجرین اور انصار ہیں اور جو لوگ اچھے طریقے سے اِن کی تابعداری کرتے رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح: 29)۔

ترجمہ: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں جو لوگ اُنکے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا (النساء:95)۔

ترجمہ: جو مسلمان (گھروں میں) بیٹھ رہتے ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے اور وہ جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے، مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے درجے میں فضیلت بخشی ہے اور (گو) نیک وعدہ سب سے ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت فضیلت بخشی ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ

أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ (البخاري:3673، مسلم:6488، الترمذي:3861، ابن ماجة:161، ابوداؤد:4658)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے مُد (تقریباً سات سو گرام، یا دونوں ہاتھوں کی لپ) یا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي (الترمذي:3858)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی ایسے مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔ (گویا صرف ایک نظر دیکھنے سے صحابیت ثابت ہو جاتی ہے)۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ (البخاري: 2652، مسلم: 6472، الترمذي:3859، ابن ماجة:2362)۔

ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں میں سے سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو اُن سے ملیں گے اور پھر جو اُن سے ملیں گے۔ پھر ایسی قوم آ جائے گی کہ اُس کی گواہی قسم سے آگے نکل جائے گی اور قسم گواہی سے آگے نکل جائے گی (یعنی لوگ اِن دو کاموں میں جلدی کریں گے)۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ، فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ، أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ، اِنْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ (البخاري:3704)۔ صحيح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا، اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے حضرت عثمان کے نیک اعمال بیان کیے فرمایا: شاید اس بات سے تمہیں تکلیف ہوئی ہے؟ اس آدمی نے کہا: ہاں۔ (حضرت ابن عمر نے) فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناک کو خاک آلودہ کرے، پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا، تو حضرت ابن عمر نے ان کے نیک اعمال بیان کیے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے گھروں میں سے یہ متوسط گھران کا ہے۔ پھر فرمایا: شاید اس بات سے بھی تمہیں تکلیف ہوئی ہے! اس نے کہا: ہاں! حضرت ابن عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناک کو خاک آلودہ کرے، دفع ہو جا! اور میرے خلاف جو کر سکتا ہے وہ کر۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَبَكَى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ؟ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدَ، وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ، اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ، اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ (البخاری:466، 3654، 3904، مسلم:6170، 6171، الترمذی:3659، 3660)۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطاب فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا کہ دنیا اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے، ان میں سے ایک کو اختیار کر لے، تو اس نے اسے اختیار کیا جو کچھ اللہ کے ہاں ہے۔ ابوبکر رونے لگے، میں نے دل میں کہا اگر اللہ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور اپنے ہاں کی چیز کے درمیان اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اللہ کے ہاں کی چیز کو اختیار کر لیا ہے تو اس میں اس بزرگ کو کون سی چیز نے رلایا؟ دراصل وہ بندہ رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والا تھا۔ آپ ﷺ نے

Islam The World Religion

فرمایا: اے ابوبکر مت رو، مجھ پر صحبت اور مال کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر کے ہیں، اگر میں اپنی امت میں کسی کو (اپنا خلیل یعنی تنہائی کا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور مودت (یعنی یہ میرا بھائی ہے اور ہم میں باہم مودت و محبت ہے)۔ مسجد کو آنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: رَأٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ ، تَمْشِيْ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ ؟ (فضائل الصحابة : 137، المعجم الاوسط للطبرانی: 7306، مجمع الزوائد: 14313)۔ لَهٗ شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوْهٍ اُخَرَ تَقْضِيْ لَهٗ بِالصِّحَّةِ اَوِ الْحُسْنِ وَقَدْ اَشَارَ ابْنُ كَثِيْرٍ اِلَى الْحُكْمِ بِصِحَّتِهٖ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابودرداء کو ابوبکر صدیق کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے ابودرداء تم اس شخص کے آگے چل رہے ہو جس سے افضل شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي ، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي ، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَاْخُذَهٗ (الترمذی: 3862)۔

ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اِن سے محبت رکھی اور جس نے اِن کے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اِن سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَحِبُّوا اللهَ لِمَا

Islam The World Religion

يَغْذُو كُمْ وَاَحِبُّونِي بِحُبِّ اللهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي (الترمذی: 3789)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ شِرَارَ أُمَّتِي أَجْرَؤُهُمْ عَلَى صَحَابَتِي یعنی بے شک میری امت کے شریر ترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہ کے خلاف جرأت کریں گے (الجامع الصغير: 2281)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِي فَعَلَى الْعَالِمِ اَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً (السنة للخلال: 787)۔

ترجمہ: جب فتنے یا بدعات ظاہر ہو جائیں، اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں، تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے، جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی لعنت، تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت، اللہ اس کی طرف سے کوئی عوض اور بدلہ قبول نہیں کرے گا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَا نَذْكُرُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ إِلَّا بِخَيْرٍ یعنی ہم رسول اللہ کے صحابہ میں سے کسی ایک کا بھی ذکر جب کرتے ہیں تو اچھے لفظوں سے کرتے ہیں (فقہ اکبر صفحہ 3)۔ عقائد نسفی میں ہے: وَيُكَفُّ عَنْ ذِكْرِ الصَّحَابَةِ إِلَّا بِخَيْرٍ صحابہ کا ذکر کرتے وقت زبان پر قابو رکھا جائے، صرف اچھے لفظوں سے یاد کیا جائے (صفحہ 6)۔

سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اِتَّفَقَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى وُجُوبِ الْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَالْاِمْسَاكِ عَنْ مَسَاوِيْهِمْ، وَاِظْهَارِ فَضَائِلِهِمْ وَمَحَاسِنِهِمْ (غنية الطالبين جلد 1 صفحته 163)۔

ترجمہ: اس پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کے باہمی جھگڑوں کے بارے میں خاموش رہنا اور ان کی لغزشوں کے بارے میں زبان کو لگام دینا اور ان کے فضائل اور محاسن کو ظاہر کرنا واجب ہے۔

Islam The World Religion

فتنوں کا ظہور اور قیامت کی نشانیاں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دِوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا ، وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّینِ ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ، وَاَدْنٰی صَدِیْقَهُ وَاَقْصٰی اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ ، وَكَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ ، وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا ، فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآیَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ(الترمذی: 2211)۔ وله شواهد (انظر الترمذی: 2210، 2212)۔ ولجمیع اجزائه شواهد صحیحة فیرتقی الی درجة الصحة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔ دین کی غرض کے علاوہ کسی دوسری غرض سے تعلیم حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو قریب کرے اور اپنے باپ کو دور کرے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا برا آدمی اسکی قیادت کرے، قوم کا گھٹیا آدمی ان کا قائد بن جائے، آدمی کا احترام اسکے شر سے ڈرتے ہوئے کیا جائے، گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرِ عام آجائیں، شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو اس طرح مسلسل آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹے تو دانے متواتر گرتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِیْثًا لَا یُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِی، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ یَقِلَّ العِلْمُ، وَیَظْهَرَ الجَهْلُ، وَیَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَیَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتّٰی یَكُونَ لِخَمْسِینَ امْرَأَةً القَیِّمُ الوَاحِدُ(البخاری: 81)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں تم لوگوں سے ایک ایسی حدیث

Islam The World Religion

ضرور بیان کروں گا جسے میرے بعد تمہیں کوئی نہ بتائے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: قیامت کی نشانیوں میں یہ شامل ہے کہ علم کم ہوجائے گا، جہالت غالب آجائے گی، بدکاری عام ہوجائے گی، عورتیں زیادہ ہوجائیں گی، مرد کم ہوجائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی ذمہ داری ایک مرد اٹھائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّ أَهْلِ الْبَيْتِ. لَهُمْ نَبَزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ. قَاتِلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ (المعجم الكبير للطبرانی: 12822، مجمع الزوائد المجلد 9 صفحته 749، حدیث: 16434)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن س عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس حضرت علی بھی تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہل بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، انکا ایک خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ اِخْتَارَنِي وَ اخْتَارَ لِي أَصْحَاباً فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ، وَأَنْصَاراً وَ أَصْهَاراً فَمَنْ سَبَّهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (المعجم الاوسط للطبرانی: 456)۔ قَالَ الْهَيْثَمِي صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے صحابہ کو چن لیا، ان میں سے کچھ کو میرے لیے وزراء بنایا، اور انصار، اور سسرال بنایا، جس نے اُن کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَتْ لَيْلَتِي ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدِي ، فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ ، فَسَبَقَهَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّهُ

Islam The World Religion

مِمَّنْ يَزْعُمُ اَنَّهُ يُحِبُّكَ اَقْوَامٌ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ، ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهُ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمْ: اَلرَّافِضَةُ، فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ، فَجَاهِدْهُمْ، فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ؟ قَالَ: لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً، وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ الْاَوَّلِ (المعجم الاوسط للطبرانی: 6605، مجمع الزوائد: 16431). فِيْهِ: اَلْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَظْهَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ (المسند لاحمد بن حنبل: 811، السنة لعبد الله ابن احمد: 1197، 1198، 1199، 1200، مسند البزار: 2776، مجمع الزوائد: 16435). وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بِسَنَدٍ آخَرَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَنْتَحِلُوْنَ حُبَّنَا اَهْلِ الْبَيْتِ وَلَيْسُوْا كَذٰلِكَ وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَشْتُمُوْنَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ (السنة: 1201)۔ حسن

ترجمہ: ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میری باری کی رات تھی، اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ کے پاس (سیدہ) فاطمہ حاضر ہوئیں، علی ان سے پہلے پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہیں، مگر تمہاری محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کچھ اقوام ایسی ہوں گی جو اسلام سے نکل چکے ہوں گے، صرف زبانی اسلام کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوں گے، اور نہ ہی جماعت کے وقت حاضر ہوں گے، اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جنہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ فرمایا: یہ لوگ ہم اہل بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائیں گے، حالانکہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں، اور اس محبت کے جھوٹا ہونے کی

Islam The World Religion

نشانی یہ ہے کہ ابوبکر اور عمر کو گالیاں دیں گے۔

قیامت کے دن پانچ بنیادی سوال

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ (الترمذی: 2417، الدارمی: 554) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔

شریعت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑانا

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۝۶۵ (التوبة: 65)۔

ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھو تو یہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو مذاق کرتے اور گپ شپ لگاتے تھے، کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق کرتے تھے؟

حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے ایک ملحد فرقہ ہامیہ کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

ہمارے زمانے میں ایک فرقہ ہامیہ ہے جو کہتا ہے کہ علم کی ضرورت نہیں۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ طریقت کا قرآن شعر و شاعری ہے۔ یہ فرقہ خود کو اہل سنت کہتا ہے اور یہ فرقہ خود کو قلندری اور حیدری کہتا ہے: يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلُ السُّنَّةِ وَلَيْسُوْا مِنْهُمْ. اِنْتَسَبَ بَعْضُهُمْ اِلٰى قَلَنْدَرَ، وَبَعْضُهُمْ اِلٰى حَيْدَرَ (سر الاسرار صفحہ 58)۔

Islam The World Religion

اسلام سے خارج کر دینے والے کام

(1)۔شرک ۔(2)۔غیر اللہ کو سجدہ عبادت ۔(3)۔ختم نبوت کا انکار ۔(4)۔اللہ یا اس کے رسول کی بے ادبی ۔(5)۔ام المومنین عائشہ صدیقہ پر بہتان ۔(6)۔اہل بیت کو نبیوں سے افضل ماننا ۔(7)۔قرآن کو محرف ماننا ۔(8)۔قطعی احکام کا انکار ۔(9)۔شرعی احکام کا مذاق ۔(10)۔امت کے بزرگوں کی اجتماعی توہین یا سب کو غلط کہنا۔

وساوس کا علاج

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۰۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝۲۰۱ (الاعراف:200،201)۔

ترجمہ: اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگو، بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ جو لوگ متقی ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو نصیحتوں کو یاد کرتے ہیں اور چوکنّے ہو جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ زُمَيْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي؟ قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: وَاللهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ لِي: أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ؟ قَالَ: وَضَحِكَ، قَالَ: مَا نَجَا مِنْ ذٰلِكَ أَحَدٌ، قَالَ: حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ} الْآيَةَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ {هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} (الحدید: 3) (ابو داؤد: 5110)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوزُمیل (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے سوال کیا، تو میں نے کہا: یہ کیا چیز ہے جسے میں اپنے سینے میں محسوس کرتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ کی قسم میں زبان پر نہیں لاؤں گا۔ فرمایا: کوئی شک یا وسوسہ ہے؟ وہ ہنس پڑے فرمایا: اس چیز

Islam The World Religion

سے کوئی نہیں بچا۔

پھر فرمایا: جب کوئی وسوسہ آئے تو یہ آیت پڑھا کرو: هُوَ الْأَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (الحدید: 3)۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُولَنَّ: اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ (البخاری: 6338)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے وثوق سے مانگے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا (مسلم: 6784، ابوداؤد: 4608)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باریکیوں میں پڑنے والے ہلاک ہوگئے۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔

اَلتَّنَطُّعُ: کلام میں تکلف سے کام لینا، بال کی کھال اتارنا۔

ایمان کی حفاظت کا بہترین طریقہ

اللہ کریم فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللهَ ۚ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ (الحشر: 18)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، چاہیے کہ ہر انسان غور کرتا رہے کہ اس نے قیامت کے لیے کیا عمل تیار کیے ہیں، اور اللہ سے (اس لیے بھی) ڈرو کہ وہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

اور فرماتا ہے: فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (التغابن: 16)۔

ترجمہ: جس قدر ہو سکے اللہ سے ڈرو، اور شریعت کا حکم سنو اور اطاعت کرو، اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے حق میں بہت اچھا ہے، اور جو اپنے نفس کی سرکشی سے بچا لیے گئے وہی لوگ

Islam The World Religion

فلاح پانے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے: وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۤئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ۝۳۶ (الاسراء: 36)۔

ترجمہ: اور (اے مخاطب) اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تمہیں علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل (قیامت کے دن) ان سب سے پوچھا جائے گا۔

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُونِي مَا تَرَكۡتُكُمۡ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنۡ كَانَ قَبۡلَكُمۡ بِسُؤَالِهِمۡ وَاخۡتِلَافِهِمۡ عَلَى أَنۡبِيَائِهِمۡ، فَإِذَا نَهَيۡتُكُمۡ عَنۡ شَيۡءٍ فَاجۡتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرۡتُكُمۡ بِأَمۡرٍ فَأۡتُوا مِنۡهُ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ (البخاری: 7288، مسلم: 3257)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک میں تم کو خود حکم نہ دوں، مجھ سے سوال نہ کرو، کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے غیر ضروری سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو۔

عَنۡ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيۡشًا، وَأَمَّرَ عَلَيۡهِمۡ رَجُلًا فَأَوۡقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادۡخُلُوهَا، فَأَرَادُوا أَنۡ يَدۡخُلُوهَا، وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَرۡنَا مِنۡهَا، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنۡ يَدۡخُلُوهَا: لَوۡ دَخَلُوهَا لَمۡ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوۡمِ الۡقِيَامَةِ، وَقَالَ لِلۡآخَرِينَ: لَا طَاعَةَ فِي مَعۡصِيَةٍ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الۡمَعۡرُوفِ (البخاری: 7257، مسلم: 4265، السنن الکبری للبیہقی: 16609)۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ایک آدمی عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو بنایا، تو (سفر کے دوران) اس نے آگ جلوائی اور (ساتھیوں سے) کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ جس پر بعض لوگوں نے داخل ہونا چاہا لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم اسی آگ سے بھاگ کر مسلمان ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے اس کا ذکر نبی

Islam The World Religion

کریم ﷺ سے کیا تو جنھوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا، آپ نے ان سے فرمایا: کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس میں قیامت تک رہتے۔ اور دوسرے لوگوں سے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔

اور فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ (مشکوٰۃ:176)۔

ترجمہ: جس نے فسادِ امت کے وقت میری سنت کو مضبوط پکڑا اُسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

حدیث کی کتابوں میں ایک باب ہوا کرتا ہے جس کا نام ہے: بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۔ اس باب میں بیان کی گئی احادیث میں ایک یہ ہے کہ: كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى ۔ قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى ؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى (البخاری:7280)۔

ترجمہ: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

اور فرمایا: مَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ (البخاری:7291)۔

ترجمہ: جس نے محمد کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے محمد کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ محمد سے لوگوں کے درمیان اچھے اور برے کی تمیز ہوتی ہے۔

اور فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ (شرح السنہ:104)۔

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى اِنْ كَانَ

Islam The World Religion

مِنۡهُمۡ مَنۡ اَتٰى اُمَّهُ عَلَانِيَةً ، لَكَانَ فِيۡ اُمَّتِيۡ مَنۡ يَّصۡنَعُ ذٰلِكَ ، وَاِنَّ بَنِيۡ اِسۡرَائِيۡلَ تَفَرَّقَتۡ ثِنۡتَيۡنِ وَسَبۡعِيۡنَ مِلَّةً ، وَتَفۡتَرِقُ اُمَّتِيۡ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبۡعِيۡنَ مِلَّةً ، كُلُّهُمۡ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً، قَالُوۡا: مَنۡ هِيَ يَا رَسُوۡلَ اللهِ ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَيۡهِ وَاَصۡحَابِيۡ (الترمذی: 2641)۔ وَ رَوَاهُ اَبُوۡ دَاوُدَ عَنۡ مُعَاوِيَةَ ابۡنِ اَبِيۡ سُفۡيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُمَا وَزَادَ "وَهِيَ الۡجَمَاعَةُ" (ابو داؤد: 4597)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر قدم بہ قدم وہی حالات گزریں گے جو بنی اسرائیل پر گزرے، حتیٰ کہ اُن میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا جو یہی حرکت کرے گا، اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، وہ سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

وَعَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ يَقُوۡلُ اِنَّ اُمَّتِيۡ لَا تَجۡتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَأَيۡتُمُ الۡاِخۡتِلَافَ فَعَلَيۡكُمۡ بِالسَّوَادِ الۡاَعۡظَمِ (ابن ماجۃ: 3950)۔ صحیح، ورواہ ابن ابی عاصم فی السنۃ: 84 بسند ضعیف، و رواہ الحاکم عن ابن عمر (المستدرک للحاکم: 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

یہی اسلام کے چھ بنیادی عقائد ہیں۔ باقی تمام عقائد ان کے تحت آجاتے ہیں:

(1)۔ توحید کو ماننا۔ (2)۔ فرشتوں کو ماننا۔ (3)۔ آسمانی کتابوں کو ماننا۔ (4)۔ اللہ کے تمام رسولوں کو ماننا۔ (5)۔ اللہ کی تقدیر کو ماننا۔ (6)۔ قیامت کو ماننا۔

ان چھ چیزوں کو ماننا ایمانِ مفصل کہلاتا ہے۔ ایمانِ مفصل کو عربی زبان میں اس طرح

Islam The World Religion

یاد کر لینا چاہیے۔

ایمانِ مفصل

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: میں نے مانا اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور اسکی کتابوں کو اور اسکے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر اور شر کی تقدیر کو اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو۔

اس ایمانِ مفصل کو مختصر بھی کیا جا سکتا ہے۔ جسے ایمانِ مُجمل کہتے ہیں۔ ایمانِ مجمل کو عربی زبان میں اس طرح یاد کر لینا چاہیے۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ۔

ترجمہ: میں نے اللہ کو اس کے تمام ناموں اور صفات کے ساتھ مانا اور اس کے تمام احکام کو قبول کیا۔ زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق کی۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion

دوسراباب:

احکام وعبادات

Islam The World Religion

Islam The World Religion

احکام وعبادات

شریعت کے احکام دو قسم کے ہیں۔ایک وہ جن کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور ایک وہ جن سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا۔جن کا حکم دیا ان میں سے کچھ فرض ہیں، کچھ واجب، کچھ سنتِ موکدہ اور کچھ سنتِ غیر موکدہ۔جن سے منع فرمایا ان میں سے کچھ حرام ہیں، کچھ مکروہِ تحریمی، کچھ مکروہِ تنزیہی اور کچھ خلافِ اولیٰ۔جن کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی وہ مباح ہیں۔

فرض وہ ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس کا ثبوت اور دلالت قطعی ہوں اور اس میں عمل کا سخت مطالبہ کیا گیا ہو مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ۔اس کا الٹ حرام ہے۔

واجب وہ ہے جو کسی ایسی دلیل سے ثابت ہو جس کے ثبوت یا دلالت میں سے ایک ظنی ہو اور اس پر عمل کا سخت مطالبہ کیا گیا ہو مثلاً وتر، قربانی، فطرانہ وغیرہ اس کا الٹ مکروہِ تحریمی ہے۔

سنتِ مؤکدہ وہ ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے اکثر کیا ہو یا اسکے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مثلاً اذان، اقامت اور مٹھی بھر داڑھی وغیرہ، اسکا الٹ اساءت ہے۔

سنتِ غیر موکدہ وہ ہے جسے نبی کریم ﷺ نے اکثر چھوڑا ہو اور کبھی کبھی کیا ہو یا اسکی تاکید نہ کی ہو مثلاً عشاء اور عصر کی چار سنتیں۔اسکا الٹ مکروہِ تنزیہی ہے۔

مستحب وہ ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں عمل کا سخت مطالبہ نہ کیا گیا ہو یا وہ حدیثِ ضعیف سے ثابت ہو یا وہ علماءِ امت کے عمل سے ثابت ہو یا وہ سنتِ زائدہ ہو۔ لَا فَرْقَ بَيْنَ النَّفْلِ وَسُنَنِ الزَّوَائِدِ مِنْ حَيْثُ الْحُكْمِ (شامی جلد ا صفحہ ۷۶)۔مثلاً مسافر کے لیے روزہ رکھنا، نبی کریم ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا، محافل میلاد کا انعقاد، گیارہویں، سوئم، چالیسواں، عرس منانا، کھانے پینے کے آداب یعنی داہنے ہاتھ سے کھانا، اپنے سامنے سے کھانا، ایک گھٹنا کھڑا کر کے کھانا یا التحیات کی طرح یا اکڑوں بیٹھ کر کھانا، کھانا کھا کر انگلیاں چاٹنا، اوّل وآخر ہاتھ دھونا اور پانی تین سانس میں پینا، سر کے بال، لباس، عمامہ وغیرہ۔اس کا الٹ خلافِ اولیٰ ہے۔

مباح وہ کام ہے جس کا شریعت میں حکم نہ ہو اور نہ اس سے منع کیا گیا ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خاموشی اختیار کی اس کی معافی ہے (ترمذی:

Islam The World Religion

۱۷۲۶،ابن ماجہ:۳۳۶۷)۔

مثلاً سردی، گرمی کے لباس،مختلف نظام ہائے حکومت، پکی مسجد بنوانا،قرآن چھاپہ خانہ پر چھپوانا،لاؤڈ سپیکر کا استعمال وغیرہ۔

طہارت کے مسائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (الفرقان: 48)۔

ترجمہ: ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

بارش، چشمہ، کنواں، بڑی جھیل، نہر، دریا، سمندر، نلکا اور ٹیوب ویل کا پانی پاک ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دھونے سے ناپاک چیزیں بھی پاک ہوجاتی ہیں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ (مؤطا الامام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم:12، الترمذی:69، ابو داؤد:83)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ تو عرض کیا یارسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ، وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ (مسلم:535)۔

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر، ابن عامر کے پاس

Islam The World Religion

ان کی عیادت کے لیے گے، وہ بیمار تھے۔ابن عامر نے کہا: اے ابن عمر کیا آپ میرے لیے اللہ سے دعانہیں کرتے؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز پاکیزگی کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور صدقہ ناجائز طریقے سے حاصل کیے ہوئے مال سے قبول نہیں ہوتا اور آپ بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو (مبادہ کہ آپ کے پاس کوئی ایسا مال آ گیا ہوگا)۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ(شرح معانی الآثار للطحاوی المجلد 1 صفحته 13، مسلم:657،656، البخاري:239، ابو داؤد:69، الترمذی:68، النسائی:58، المسند لاحمد بن حنبل:8579)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے جو بہتا نہ ہو، پھر اسی میں غسل کرے گا۔

پاک اور پلید پانی کی وضاحت

پانی میں اگر کوئی ایسا جانور مر گیا ہو جس میں بہنے والا خون نہیں ہوتا جیسے: مکھی، مچھر، بھڑ، شہد کی مکھی، بچھو، برساتی کیڑے مکوڑے تو ان جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

جو جانور پانی میں ہی پیدا ہوتے ہیں اور پانی میں ہی رہتے ہیں جیسے مچھلیاں اور پانی کے مینڈک وغیرہ، ان کے پانی میں مرجانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔

دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا حوض یا جھیل ہو تو اسے: دَہ دردَہ (دس ضرب دس) کا حوض، یا بڑا حوض کہتے ہیں۔ایسے ہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا ہو تب بھی وہی بات ہوئی۔اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی ساڑھے 35 ہاتھ ہو۔اگر لمبائی ضرب چوڑائی سو ہاتھ نہ بنے تو اسے چھوٹا حوض کہتے ہیں خواہ کتنا ہی گہرا ہو۔بڑے حوض میں اگر نجاست پڑ گئی تو اس وقت تک پاک مانا جائے گا جب تک اس نجاست کے اثر سے اس کے پانی کا رنگ یا بو یا ذائقہ نہ بدل جائے۔اور چھوٹا ہو

Islam The World Religion

توایک قطرہ نجاست پڑھ جائے جانے سے بھی ناپاک ہوجائے گا۔

جو پانی وضو یا غسل کرتے ہوئے بدن سے گرا، وہ پاک ہے مگر اس سے وضواور غسل جائز نہیں۔ایسے ہی اگر بے وضوانسان کا ہاتھ یا انگلی یا کوئی عضو جو وضو میں دھویا جاتا ہو، دَہ دردَہ سے کم پانی میں بغیر دھوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضواور غسل کے قابل نہ رہا۔اسی طرح جس خاتون پر نہانا فرض ہےاس کے جسم کا کوئی اَن دُھلا حصہ پانی سے چھوجائے تو وہ پانی وضواور غسل کے قابل نہ رہا،لیکن اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اگر ہاتھ دُھلا ہوا تھا، مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانا کھانے کے لیے یا وضو کے لیے، تو یہ پانی وضو کے قابل نہ رہا، بلکہ **مُستَعمَل** (استعمال شدہ) ہوگیا، اس کا تو پینا بھی مکروہ ہے۔

نجاستوں کا بیان

نجاست کی دوقسمیں ہیں: ایک غلیظہ (بھاری نجاست) دوسری خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ

جیسے: پیشاب، پاخانہ، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھر کے آئی ہوئی قے، دُکھتی ہوئی آنکھ کا کیچڑ یا پانی، دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب، بچے نے جو منہ بھر کے قے کی، مرد یا عورت کی منی، حرام جانوروں جیسے: کتا، شیر، سور، وغیرہ کا پیشاب، پاخانہ اور گھوڑے گدھے خچر کی لید، اور حلال جانوروں کا گوبر اور اونٹ کی مینگنی، مرغی اور بطخ کی بیٹ، درندہ جانوروں کا تھوک، شراب، مردار کا گوشت، یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔

نجاستِ خفیفہ

جیسے: حلال جانوروں کا پیشاب، گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ یہ سب نجاستِ خفیفہ ہیں۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ: اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو

Islam The World Religion

اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ اگر پاک کیے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے۔ پاک کیے بغیر نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کو دہرانا واجب ہے۔ اگر قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوئیں۔ اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے اور پاک کیے بغیر نماز ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوئی اور اس نماز کو دہرالینا بہتر ہے۔

نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو، جیسے: پاخانہ، لید، گوبر۔ تو درہم کے برابر یا کم زیادہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں درہم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو۔ درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے۔ اگر نجاستِ غلیظہ پتلی ہو، جیسے: پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے، یعنی روپے کی لمبائی چوڑائی کے برابر۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ: کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس حصے کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً: آستین میں لگی ہے تو آستین کے چوتھائی سے کم میں لگی ہو) تو اس کی معافی ہے (اس سے نماز ہوجائے گی) اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو دھونا ضروری ہے۔

جو نجاست کپڑے یا بدن میں لگی ہے اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست دانے دار ہو، جیسے: لید، گوبر، پاخانہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اگر ایک بار دھونے سے دور ہوجائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑا پاک ہوجائے گا، اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہوجائے تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہوجائے تو تین بار دھولینا بہتر ہے اور اگر نجاست دانے دار نہ ہو بلکہ پتلی ہو، جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھوئے، تینوں مرتبہ خوب نچوڑنے سے کپڑا پاک ہوجائے گا۔

نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ اگر کسی پتلی چیز مثلاً دودھ یا سرکہ یا پانی میں پڑ جائے تو خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ بہر حال پتلی چیز ناپاک ہوجائے گی، خواہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑ گئی ہو۔

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

انسان اور حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے۔ حرام جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے۔
گھروں اور بلوں میں رہنے والے جانور مثلاً بلی، چھپکلی اور وہ مرغی جو اِدھر اُدھر پھر کر نجاستوں پر منہ

Islam The World Religion

ڈالتی ہواور گائے بھینس جو گند کھاتی ہوان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔

گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے لہٰذا اِس سے وضواور غسل نہیں ہوسکتا۔لیکن اگر گدھے یا خچر کے جھوٹے کے سوا کوئی دوسرا پانی موجود ہی نہ ہو اور نماز کا وقت آ گیا تو اسی پانی سے وضو بھی کرے اور پھر تیمم بھی کر کے نماز پڑھ لے۔اگر صرف وضو کیا اور تیمم نہیں کیا یا صرف تیمم کیا اور وضو نہیں کیا تو نماز نہ ہوگی۔گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے اس سے اور وضو غسل جائز ہے۔

سالن، پانی یا شربت میں اگر مکھی گر جائے تو اس کو غوطہ دے کر باہر پھینک دیں اور سالن ، پانی، شربت کو کھا پی لیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ: اگر کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کو کھانے میں غوطہ دے کر مکھی کو پھینک دیں، پھر اس کھانے کو کھائیں، کیونکہ مکھی کے پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں اس کی شفا ہے اور مکھی اس پر کو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے اس لیے غوطہ دے کر دوسرا شفا والا پر بھی کھانے میں پہنچا دیں (مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الصيد والذبائح اكله وما يحرم ،الفصل الثانی رقم: 4143، 4144)۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوا حَوْضاً .فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا ، فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا (مؤطا الامام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم: 14، مؤطا لامام محمد صفحته 66) ۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ساتھ نکلے جس میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔حتیٰ کہ سب ایک حوض پر پہنچے۔حضرت عمرو بن عاص نے حوض کے مالک سے فرمایا: اے صاحبِ حوض! کیا تیرے حوض پر درندے آتے رہتے ہیں؟ حضرت عمر بن خطاب نے اسے فرمایا اے صاحبِ حوض! ہمیں مت بتاؤ ہم درندوں

Islam The World Religion

(والے حوض) پر جاتے رہتے ہیں اور وہ ہمارے (حوض) پر آتے رہتے ہیں۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (ابن عدی المجلد 2 صفحته 366، سنن الدارقطنی:190، 191، 193، 194، شرح معانی الآثار: 65)۔رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الدَّارقُطْنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ مَرْفُوعاً بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَمَوْقُوفاً عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

ترجمہ: زہری سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتالاک لے تو اسے بہادے اور برتن کو تین مرتبہ دھوئے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ (البخاری:227، 307، مسلم:675، ابوداؤد:361، النسائی:394، ابن ماجة:629)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے مل دے، پھر وہ اسے پانی کے ساتھ دھو کر پاک کرلے، پھر نماز پڑھ لے۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوبِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ (البخاری:223، مسلم:665، ابو داؤد:374، الترمذی:71، النسائی:302، ابن ماجة:524، مؤطا الامام مالك كتاب الطهارة:110)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر جس نے

Islam The World Religion

ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی گود مبارک میں بٹھایا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور بہا دیا اور اسے دھویا نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یُدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْئِهٖ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ (البخاری:162، مسلم : 560، ابو داؤد: 140، النسائی:86)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے جاگے تو اپنے وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھولے۔ تم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ اسکے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

وضو کے مسائل

وضو کے چار فرض ہیں: منہ دھونا، دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ: بسم اللہ کر کے ہاتھ دھوئے جائیں، پھر تین بار کلی کی جائے اور مسواک کی جائے، پھر تین تین بار دونوں نتھنوں میں پانی ڈال کر ناک کو جھاڑا جائے، پھر منہ کو اس طرح دھویا جائے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور کانوں کی ابتدا تک دھل جائے، پھر دونوں ہاتھ کلائیوں سمیت دھوئے جائیں، پھر دونوں ہاتھوں پر تازہ پانی لگا کر پیشانی سے لے کر سر کے آخر تک مسح کیا جائے، پھر کانوں کا بھی مسح کیا جائے، گردن کا مسح کرنا مستحب ہے، پھر دایاں پاؤں اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے جائیں۔ اب اس کے بارے میں قرآن وسنت سے دلائل دیکھیے!

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (المائدہ:6)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت۔

Islam The World Religion

عَنۡ عُثۡمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ تَوَضَّأَ فَأَحۡسَنَ الۡوُضُوءَ خَرَجَتۡ خَطَايَاهُ مِنۡ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخۡرُجَ مِنۡ تَحۡتِ أَظۡفَارِهٖ (مسلم: 578 ، المسند لاحمد بن حنبل: 478 ، شعب الایمان للبیہقی: 2731)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، اس کے جسم سے گناہ نکل گئے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل گئے۔

عَنۡ عُثۡمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَأَفۡرَغَ عَلٰى يَدَيۡهِ ثَلٰثاً ، ثُمَّ تَمَضۡمَضَ وَاسۡتَنۡثَرَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجۡهَهٗ ثَلٰثاً ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الۡيُمۡنٰى إِلَى الۡمِرۡفَقِ ثَلٰثاً ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الۡيُسۡرٰى إِلَى الۡمِرۡفَقِ ثَلٰثاً ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأۡسِهٖ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجۡلَهُ الۡيُمۡنٰى ثَلٰثاً ، ثُمَّ الۡيُسۡرٰى ثَلٰثاً ، ثُمَّ قَالَ رَأَيۡتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحۡوَ وُضُوئِي هٰذَا (البخاری:159، مسلم:539، ابو داؤد:106، النسائی:85)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔

عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِيَ اللهُ عَنۡهُمَا فِي صِفَةِ الۡوُضُوءِ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ بِرَأۡسِهٖ وَأَدۡخَلَ إِصۡبَعَيۡهِ السَّبَّاحَتَيۡنِ فِي أُذُنَيۡهِ وَمَسَحَ بِإِبۡهَامَيۡهِ ظَاهِرَ أُذُنَيۡهِ (ابو داؤد:135، النسائی:140، ابن ماجۃ:422)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے وضو کے طریقے کے بارے میں مروی ہے کہ: پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سر کا مسح فرمایا اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں

Islam The World Religion

ڈالیں اور اپنے انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے باہر کے حصے پر مسح فرمایا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمَذِي اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (مسلم: 553، الترمذي:55، النسائي:148، ابن ماجة:470)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اچھی طرح مبالغے کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ایک روایت میں وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ کا اضافہ بھی ہے۔ تو اسکے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ان الفاظ کا اضافہ بھی فرمایا ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ یعنی اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے کر دے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (البخاري: 159، مسلم: 538، 539، ابوداؤد: 106)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں اپنے آپ سے باتیں نہ کرتا رہا ہو، اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَالَ جَرِيْرٌ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ: تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ

Islam The World Religion

عَلٰی خُفَّیۡهِ (البخاری: 387، مسلم: 622،623، ابو داؤد: 154، الترمذی: 93، النسائی: 118، 774، ابن ماجة: 543)۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ مُتَوَاتِرٌ

ترجمہ: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا، آپ سے کہا گیا کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب فرمایا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

ناخن پالش لگی ہو تو وضو اور غسل نہیں ہوتے۔ البتہ مہندی لگی ہو تو ہو جاتے ہیں۔

مسواک کی اہمیت

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ (البخاری قبل: 1934)۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: مسواک منہ کو پاک رکھنے کا ذریعہ ہے اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ نَبِیُّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَاكُ، فَیُعْطِیْنِی السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ، فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ، ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَیْهِ (ابو داود: 52، الترمذی: 377)۔

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کر رہے ہوتے تھے اور مجھے عنایت فرماتے کہ میں اسے دھودوں، مگر میں پہلے اسے اپنے منہ میں پھیرتی پھر اسے دھو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس دے دیتی۔

غسل کب واجب ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ (البخاری: 291، مسلم: 783)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھے اور پھر باقاعدہ مباشرت کرے تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ انزال نہ بھی ہو۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ (ابوداؤد:179، الترمذی: 86، النسائی:170، ابن ماجة:502)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو بوسہ دے لیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور دوبارہ وضو نہیں فرماتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ (البخاری:299، 300، مسلم: 688، ابو داؤد: 77، 268، الترمذی: 132، النسائی: 234، 285، ابن ماجة: 636)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے، حالانکہ دونوں جنبی ہوتے اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی، پھر آپ میرے ساتھ گھل مل کر رہتے، اس وقت میں حائضہ ہوتی۔

غسل کا طریقہ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ (مسلم: 744، ابو داؤد: 251، الترمذی: 105، النسائی: 241، ابن ماجة: 603)۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ کس کر سر کے بالوں کی چوٹی باندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اس کو کھولوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، تمہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو، پھر

Islam The World Religion

اپنے آپ پر پانی بہالوتم پاک ہوجاؤ گی۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ(ابو داؤد : 93، المسند لأحمد بن حنبل : 14250، شرح معاني الآثار : 3152، المعجم الاوسط : 5598)۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مُد سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

غسل کے تین فرض ہیں کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور سارے بدن کو دھونا۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کیا جائے، پھر وضو کیا جائے، پھر سارے بدن کو دھویا جائے۔ ننگے بدن غسل کر لینے کے بعد کپڑے پہن کر دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تیمم کی اجازت اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ (المائدۃ : 6)۔

ترجمہ: اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہوکر آیا ہو یا تم نے بیویوں سے صحبت کی ہو۔ اب پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔ پس اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلیا کرو۔

اسی طرح کا حکم قرآن میں ایک اور جگہ پر بھی دیا گیا ہے (النساء:43)۔

تیمم میں تین فرض ہیں: (1)۔ تیمم کی نیت ۔ (2)۔ پورے چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔ (3)۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا۔

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ: بسم اللہ پڑھ کر دل میں تیمم کی نیت کرے اور زبان سے بھی کہہ دینا بہتر ہے کہ: نَوَيْتُ اَنْ اَتَيَمَّمَ تَقَرُّبًا اِلَى اللهِ تَعَالىٰ ۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر اس طرح پھیرے کہ جہاں تک وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے پورے چہرہ پر ہر جگہ ہاتھ پہنچ جائے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین یا دیوار پر مار کر اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں

Islam The World Religion

ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھ کا دھونا فرض ہے وہاں تک ہاتھ کے ہر حصے پر ہاتھ پہنچ جائے اور اگر ہاتھوں میں چوڑیاں وغیرہ زیور پہنے ہوئے ہوتو ان کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔اگر چہرہ اور دونوں ہاتھ پر ایک بال کے برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہ پھیرا تو تیمم نہیں ہوگا۔

حیض کے مسائل

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا، وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ} (البقرة: 222) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ ، فَقَالُوا: مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ ، فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، فَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا (مسلم: 694، ابو داؤد: 258، الترمذی: 2977، النسائی: 287، ابن ماجة: 644، المسند لأحمد بن حنبل: 12354)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہودی، جب ان کی کوئی عورت حائضہ ہوتی تو نہ وہ اس کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ اس کے ساتھ گھر میں اکٹھے رہتے ۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے اس بارے میں پوچھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری: ”یہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجیے، یہ اذیت (کا وقت) ہے، اس لیے حیض کے دنوں میں عورتوں کے ساتھ مجامعت سے دور رہو“ آیت کے آخر تک ۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جماع کے سوا سب کچھ کرو۔“ یہودیوں تک یہ بات پہنچی تو کہنے لگے: یہ آدمی ہمارے دین کی ہر بات کی مخالفت ہی کرنا چاہتا ہے۔(یہ سن کر) اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول

Islam The World Religion

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہوداس اس طرح کہتے ہیں تو کیا ہم اپنی عورتوں سے جماع بھی نہ کرلیا کریں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا حتی کہ ہم نے سمجھا کہ آپ دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں۔ وہ دونوں نکل گئے، آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ہدیہ آ رہا تھا، آپ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا اور ان کو بلوا کر دودھ پلایا، وہ سمجھ گئے کہ آپ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَقَلُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْحَيْضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ ثَلَاثٌ، وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَحِيضِ عَشَرَةُ أَيَّامٍ، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ، تَقْضِي مَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا، وَدَمُ الْحَيْضِ لَا يَكُونُ إِلَّا دَمًا أَسْوَدَ عَبِيطًا تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ، وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ رَقِيقٌ تَعْلُوهُ صُفْرَةٌ، فَإِنْ كَثُرَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا فَإِنْ ظَهَرَ الدَّمُ عَلَيْهَا بِأُخْرَى، فَإِنْ هُوَ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعِ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ (سنن الدار قطنی: 846)۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان لڑکی اور بڑی عورت کے لیے کم از کم حیض تین دن ہوا کرتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ حیض دس دن تک ہوتا ہے، جب عورت دس دنوں سے اوپر خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہے، عورت اپنے حیض کے دنوں سے زائد دنوں میں نماز کی قضاء کرے، اور حیض کا خون صرف تازہ کالا ہوتا ہے جس پر سرخی غالب ہوتی ہے، اور استحاضہ والی عورت کا خون پتلا ہوتا ہے جس پر پیلاہٹ غالب ہوتی ہے، تو اگر نماز کے وقت اس کی کثرت ہوجائے تو عورت کو چاہیے کہ روئی رکھ لے، تو اگر خون ظاہر ہوجائے تو دوسرا ٹکڑا رکھ لے، اور اگر نماز کے دوران خون غالب آجائے تو نماز نہ توڑے خواہ قطرے ٹپکنے لگیں، اس کے پاس اس کا شوہر جا سکتا ہے اور ایسی عورت روزے بھی رکھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَتْ فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ (مسلم: 689)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ’’مجھے مسجد سے جائے نماز پکڑا دو۔‘‘ کہا: میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ’’تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔‘‘

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ (البخاری :299، 300، مسلم : 688، ابو داؤد : 77، النسائی : 234، ابو داؤد : 268، الترمذی : 132، النسائی : 285، ابن ماجۃ : 636)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے، حالانکہ دونوں جنبی ہوتے۔ اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی، پھر آپ میرے ساتھ گھل مل کر رہتے، اس وقت میں حائضہ ہوتی۔ اور آپ اعتکاف کے دوران اپنا سر مبارک باہر نکالتے تھے، تو میں دھو دیتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض سے ہوتی تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ (ابو داؤد : 264، النسائی : 289، الترمذی : 136، ابن ماجۃ: 640، المصنف لابن أبی شیبۃ: 12375، المسند لأحمد بن حنبل : 2121، الدارمی : 1146، المعجم الکبیر للطبرانی: 12130، السنن الکبری للبیہقی: 1513)۔

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں مجامعت کرتا ہے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے یا آدھا دینار۔

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ. فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلٰكِنِّي أَسْأَلُ. قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ

Islam The World Religion

(البخاری:321، مسلم:763، ابو داؤد:262، الترمذی:130، النسائی:382، ابن ماجۃ:631)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ میں نے عرض کیا حیض والی عورت کا مسئلہ کس طرح ہے، یہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ فرمایا کیا تم حروری فرقے سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں بلکہ میں تو پوچھ رہی ہوں۔ فرمایا: ہمیں یہ چیزیں پیش آتی تھیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

مستحاضہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ (ابن ماجۃ: 624، المصنف لابن أبي شيبة: 1345، المسند لأحمد بن حنبل: 25681، الدار قطنی: 821)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: سیدہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں، اس لئے میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، یہ تو (پھٹی ہوئی) ایک رگ ہے، یہ حیض (کا خون) نہیں۔ حیض کے ایام میں نماز سے اجتناب کرو، اس کے بعد غسل کرلو اور ہر نماز کے لئے وضو کرلیا کرو اگرچہ چٹائی پر خون ٹپکتا رہے۔“

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي (ابو داؤد: 297، الترمذی: 126، ابن ماجۃ: 625، المعجم الصغیر للطبرانی: 1187)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ اس کے نانا سے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: اپنے حیض کے ایام کی نمازیں چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھنا شروع کر دے اور ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے۔" امام ابوداودؒ نے کہا: عثمان نے زیادہ کیا: "روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ، فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي (ابو داؤد: 304، النسائی: 215، الدار قطنی: 789، السنن الکبری للبیہقی: 1552)۔ صحیح

ترجمہ: سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں استحاضہ ہوتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا "جب حیض کا خون آئے اور یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے، تو جب یہ شروع ہو تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرا ہو تو وضو کرو اور نماز پڑھو۔

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: الْحَائِضُ إِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي (الدار قطنی: 816)۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی نے فرمایا: کہ جب عورت دس دن سے اوپر (حیض میں) چلی جائے تو یہ مستحاضہ کی طرح ہے، وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا، فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ؟ قَالَ: أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَتَلَجَّمِي قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ: أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ، فَإِنْ

Islam The World Religion

قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا، وَصُومِي وَصَلِّي، فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ، وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي، كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ، لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ، وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ، وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَافْعَلِي، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ، وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي، وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ (الترمذی: 128، ابو داؤد: 287، ابن ماجة: 622) ۔صحیح

ترجمہ: حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا رہتی تھی، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مسئلہ پوچھنے اور آپ کو یہ بات بتانے کے لیے حاضر ہوئی، میں نے آپ ﷺ کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر پایا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا رہتی ہوں، اس سلسلہ میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں، اس نے تو مجھے روزہ اور نماز دونوں سے روک دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں تجھے روئی رکھنے کا حکم دے رہا ہوں، اس سے خون بند ہوجائے گا، انہوں نے عرض کیا: خون بہت زیادہ ہے، روئی رکھنے سے نہیں رکے گا۔ آپ نے فرمایا: تو لنگوٹ باندھ لیا کرو، عرض کیا: خون اس سے بھی زیادہ آرہا ہے، تو آپ نے فرمایا: تم لنگوٹ کے نیچے ایک کپڑا رکھ لیا کرو، عرض کیا: یہ اس سے بھی زیادہ ہے، مجھے بہت تیزی سے خون بہتا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان دونوں میں سے تم جو بھی کرلو تمہارے لیے کافی ہوگا اور اگر تم دونوں پر قدرت رکھ سکو تو تم زیادہ بہتر جانتی ہو، آپ نے فرمایا: یہ تو صرف شیطان کی چوٹ ہے، چھ یا سات دن جو اللہ کے علم میں ہیں انہیں حیض کے دن شمار کرکر پھر غسل کرلے اور جب تو سمجھ لے کہ تم پاک وصاف ہوگئی ہو تو چوبیس یا تیئیس دن نماز پڑھ اور روزے رکھ، یہ تمہارے لیے کافی ہے، اور اسی طرح کرتی رہو جیسا کہ حیض والی عورتیں کرتی

Islam The World Religion

ہیں۔حیض کے اوقات میں حائضہ اور پاکی کے وقتوں میں پاک رہتی ہیں، اور اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کو کچھ دیر سے پڑھو اور عصر کو قدرے جلدی پڑھ لو تو غسل کر کے پاک صاف ہو جاؤ اور ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھ لیا کرو، پھر مغرب کو ذرا دیر کر کے اور عشاء کو کچھ پہلے کر کے پھر غسل کر کے یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھ لو تو ایسا کر لیا کرو، اور صبح کے لیے الگ غسل کر کے فجر پڑھو، اگر تم قادر ہو تو اس طرح کرو اور روزے رکھو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے یہ دوسری صورت مجھے زیادہ پسند ہے۔

نفاس

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِلنُّفَسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ(ابن ماجة : 649، المعجم الاوسط : 462، المعجم الكبير للطبراني :8383)۔له شواهد

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے نفاس والی عورت کے لئے چالیس دن کی حد مقرر کی ہے، سوائے اس کے کہ اس مدت سے پہلے طہر نظر آ جائے۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي الْأَزْدِيَّةُ يَعْنِي مُسَّةَ قَالَتْ: حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلَاةَ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ: لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ (ابو داؤد : 312، المستدرك للحاكم : 622)۔

ترجمہ: کثیر بن زیاد کہتے ہیں مجھ سے ازدیہ یعنی مسہ نے بیان کیا، وہ کہتی ہیں کہ میں حج کو گئی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، میں نے کہا: اے ام المؤمنین! سمرہ بن جندب (صحابیِ رسول) عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ ایام حیض کی نمازوں کی قضاء کیا کریں۔ انہوں نے کہا: کوئی قضاء نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ کی عورتوں میں سے کوئی نفاس سے ہوتیں تو چالیس رات بیٹھی رہتیں۔ نبی

Islam The World Religion

کریم ﷺ اسے ان دنوں کی نمازوں کی قضاء کا حکم نہ دیتے تھے۔

حائضہ قرآن نہ پڑھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقْرَأُ الحَائِضُ، وَلَا الجُنُبُ شَيْئًا مِنَ القُرْآنِ (الترمذی: 131، ابن ماجة: 595، 596)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔

عَنْ أَبِي الْغَرِيفِ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِوَضُوءٍ، فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ، ثُمَّ قَرَأَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا لِمَنْ لَيْسَ بِجُنُبٍ فَأَمَّا الْجُنُبُ فَلَا، وَلَا آيَةً (المسند لأحمد بن حنبل: 872، مسند ابی یعلیٰ: 365)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوغریف سے روایت ہے کہ فرمایا: سیدنا علی کے پاس وضو کا برتن لایا گیا، آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں تین تین بار پانی ڈالا، اور تین بار اپنا چہرہ دھویا، اور اپنے ہاتھ اور کلائیاں تین تین بار دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح فرمایا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر فرمایا کہ: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے، پھر قرآن میں سے کچھ پڑھا، پھر فرمایا: یہ (قرآن پڑھنا) اس کے لیے ہے جو جنبی نہ ہو، اور وہ جو جنبی ہے اس کے لیے نہیں، یہاں تک کہ ایک آیت بھی نہیں۔

حائضہ کا قرآن کو چھونا

وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ: يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ، فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ، فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ (البخاری قبل: 297)۔

ترجمہ: ابو وائل اپنی خادمہ کو رزین کے ساتھ بھیجتے تھے جبکہ وہ خادمہ حیض سے ہوتی تھی۔ وہ رزین سے قرآن کا صحیفہ لے کر آتی تھی اور اسے غلاف کے بندھن سے پکڑتی تھی۔

Islam The World Religion

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ (موطا امام مالك: 468)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ: جو خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن حزم کو لکھا تھا، اس میں تحریر تھا کہ: قرآن پاک کو پاک انسان کے سوا کوئی ہاتھ نہ لگائے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا (البخاری: 326، ابو داؤد: 308، النسائی: 366)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ، وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ (ابو داؤد: 1744، الترمذی: 945)۔

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "حیض اور نفاس والی عورتیں جب میقات پر پہنچیں تو غسل کر کے احرام باندھ لیں اور حج کے سارے مناسک (اعمال) سرانجام دیں، سوائے بیت اللہ کے طواف کے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ: فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي (البخاری: 1650، السنن الکبری للبیہقی: 9301)۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مکہ آئی تو اس وقت میں حائضہ تھی۔ اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی اور نہ صفا مروہ کی سعی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی اسی طرح ارکان حج ادا کرلو، مگر بیت اللہ کا طواف پاک ہونے سے پہلے نہ کرنا۔

Islam The World Religion

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قالت: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ: وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ (ابو داؤد: 232، الترمذی: 146، النسائی: 265، ابن ماجة: 594)۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور (دیکھا کہ) بعض اصحاب کے گھروں کے دروازے مسجد کی جانب کھلتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا "ان گھروں (کے دروازوں) کو مسجد کے رخ سے پھیر دو۔" آپ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور ان لوگوں نے کوئی تبدیلی نہ کی تھی، اس امید پر کہ شاید کوئی رخصت نازل ہو جائے۔ تو آپ ﷺ ان کی طرف نکلے اور فرمایا "ان گھروں کے رخ مسجد کی جانب سے پھیر لو۔" بیشک میں مسجد کو حائضہ عورت اور جنبی مرد کے لیے حلال نہیں ٹھہراتا۔

حیض کے مسائل کا فقہی خلاصہ

حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں۔ جو خون اس سے کم عرصے کے لیے آئے وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدّت دس دن ہے۔ جو خون اس سے زیادہ ہو وہ بھی استحاضہ ہے۔ حیض کے دنوں میں سرخ، کالا، مٹیالا اور زرد رنگ کا خون سب حیض ہی شمار ہوتا ہے۔ البتہ خالص سفید رنگ کی رطوبت ہو تو یہ حیض نہیں ہے لیکوریا وغیرہ ہے۔

حیض کے دنوں میں عورت کو نماز معاف ہے، حتیٰ کہ نماز کی قضا بھی اس پر لازم نہیں۔ روزے کی حالت میں حیض آ جائے تو وہ روزہ توڑ دینا ضروری ہے۔ اور حیض کے دنوں کے روزے بعد میں قضا کر کے رکھنا لازم ہے۔

حیض والی عورت مسجد میں نہیں جا سکتی۔ کعبہ شریف کا طواف بھی نہیں کر سکتی۔ اسلئے کہ کعبۃ اللہ مسجدِ حرام میں واقع ہے۔ حج کے باقی سارے ارکان ادا کر سکتی ہے۔ ایسی عورت کو بعد میں کسی سال موقع مل جائے تو بہتر ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور غفور و رحیم ہے۔ نیتوں کا

Islam The World Religion

جاننے والا ہے۔حالات سے آگاہ ہے اور اپنے بندوں پر اُنکی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

حیض والی عورت قرآن شریف کی تلاوت نہیں کرسکتی اور غلاف کے بغیر چھو بھی نہیں سکتی۔اگر بچوں کو پڑھاتی ہوتو صرف ہجے کراسکتی ہے۔البتہ کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھنا اس کے لیے جائز ہے۔اور شکر کے طور الحمد للہ کہنا اور کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھی جائز ہے۔حیض کے دنوں میں مباشرت جائز نہیں۔

حیض کے دنوں کے درمیان عورت تھوڑے وقت کے لیے اگر پاک ہو جائے تو سب حیض ہی سمجھنا چاہیے۔

تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون ہوتو یہ بیماری ہے۔عورت کی عام عادت (روٹین) جتنے دنوں کی ہو،دس دنوں سے زائد خون آنے کی صورت میں وہ عادت والے دن نکال کر باقی سارے دن بیماری کے تصور کیے جائیں۔اس بیماری (استحاضہ) کے دنوں میں نماز،روزہ ضروری ہے اور مباشرت کی بھی شرعاً اجازت ہے۔

نفاس وہ خون ہے جو بچے کی پیدائش کے بعد آتا ہے۔اس کی کم از کم مدّت مقرر نہیں ہے۔یہ ایک منٹ کا بھی ہوسکتا ہے۔اس کی زیادہ سے زیادہ مدّت چالیس دن ہے۔لہٰذا چالیس دن سے پہلے پہلے عورت جب بھی پاک ہوجائے،نہا کر اپنا نماز روزہ شروع کردے۔

نفاس کے دوران مباشرت،نماز،روزہ اور مسجد میں داخل ہونا سب منع ہیں۔

اگر چالیس دن سے زیادہ نفاس رہے تو یہ استحاضہ (بیماری) ہے۔یہ سب باتیں قدوری میں ہیں (مع التوضیح)۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

نماز کے مسائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنی بیشک وقتِ مقررہ پر نماز مومنوں پر فرض کردی گئی ہے(النساء:۱۰۳)۔

اور فرماتا ہے: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو(البقرۃ:۱۱۰)۔ یہ الفاظ قرآنِ پاک میں کئی بار استعمال ہوئے ہیں۔

اور فرماتا ہے:اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی بے شک نماز فحاشی اور گناہ سے روکتی ہے(العنکبوت:45)۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ(الترمذی: 2621، النسائی: 462، ابن ماجۃ: 1079، المسند لأحمد بن حنبل: 22937، الدار قطنی: 1751، المستدرك للحاكم: 11)۔

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان نماز کا فرق ہے،تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اسی حدیث کو یوں روایت کرتے ہیں کہ آخری وقت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی میں تمہیں نماز کی اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں، میں تمہیں نماز کی اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہی فرماتے فرماتے آپ ﷺ کا وصال ہوگیا(مسندِ احمد:12108)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ(ابو داود:1450)۔صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس بندے پر جو رات کو اٹھا اور نماز پڑھی، اور اپنی بیوی کو جگایا تو اس نے بھی نماز پڑھی، اگر عورت نے انکار کیا تو اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مار دیا۔ اللہ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی اور نماز پڑھی، اور اپنے شوہر کو جگایا، اگر شوہر نے انکار کیا تو اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مار دیا۔

عورتوں کا طریقۂ نماز

عورت کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائے بلکہ کندھوں تک ہی ہاتھ اٹھا کر بائیں ہتھیلی سینہ پر رکھ کر اس کی پشت پر داہنی ہتھیلی رکھ دے۔ اپنے ہاتھ سینے پر باندھے۔

رکوع میں زیادہ نہ جھکے بلکہ تھوڑا جھکے، تاکہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں سیدھی رکھے۔ پاؤں کو بھی مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کرے۔

پاؤں داہنی طرف نکال کر سمٹ لپٹ کر سجدہ کرے۔ مردوں کی طرح سجدہ نہ کرے۔

قعدہ میں التحیات کے لیے بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، مردوں کی طرح نہ بیٹھے۔ اب اس بارے میں احادیث پڑھیے:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا (المعجم الکبیر: 17497، مجمع الزوائد: 2594، 16005)۔ حسن

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھا، اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر اٹھائے۔

وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتَجَافُوْا فِيْ سُجُوْدِهِمْ وَ يَأْمُرُ النِّسَآءَ أَنْ يَنْخَفِضْنَ فِيْ سُجُوْدِهِنَّ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 3198)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ: آپ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں نیچی رہا کریں۔

وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كُنَّ النِّسَآءُ يُصَلِّيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ، ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ يَّحْتَفِزْنَ (مسند امام اعظم صفحہ73)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ فرمایا: چوکڑی مارتی تھیں اور بعد میں حکم ہوا کہ سمٹ جایا کریں۔

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْأَةَ فِيْ ذٰلِكَ لَيْسَتْ كَالرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ وَالْبَيْهَقِيْ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 3201، مراسیل ابی داؤد صفحہ8)۔ الحدیث صحیح مرسل

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ لگا دیا کرو، بے شک اس معاملے میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

وَعَنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا (المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 1 صفحہ 302)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو سمیٹے۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تُؤْمَرُ اِذَا سَجَدَتْ اَنْ تُلْزِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا كَيْلَا تَرْتَفِعَ عَجِيْزَتُهَا وَلَا تُجَافِيْ كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ (المصنف لابن أبی شیبۃ المجلد 1 صفحہ 303 حدیث رقم: 2782، المصنف لعبدالرزاق:

Islam The World Religion

5071)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ چپکا دے تاکہ اس کے سرین اٹھے نہ رہیں اور اس طرح اونچا سجدہ نہ کرے جس طرح مرد اونچا سجدہ کرتا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا، وَلْتَضَعْ بَطْنَهَا عَلَيْهِمَا (المصنف لابن أبي شيبة: 2779)۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم (نخعی) فرماتے ہیں کہ: جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی رانیں سمیٹے اور اپنا پیٹ ان کے اوپر رکھ دے۔

وَ قَالَ عَطاءٌ لَا تَرْفَعُ بِذٰلِكَ يَدَيْهَا وَاَشَارَ فَخَفِضَ يَدَيْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا اِلَيْهِ جِدًّا وَ قَالَ اِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 270)۔

ترجمہ: حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں کہ عورت اس (نیت) کے لیے اپنے ہاتھ بلند نہ کرے اور اشارہ کر کے سمجھایا اور اپنے ہاتھ بالکل پست رکھے اور انہیں اپنی طرف خوب سمیٹ لے اور فرمایا بے شک عورت کے لیے ایک مخصوص ہیئت ہوتی ہے جو مرد کی نہیں ہوتی۔

عورتیں مسجد میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ (ابو داؤد: 567، المسند لأحمد بن حنبل: 5468، صحيح ابن خزيمة: 1684، المستدرك للحاكم: 755)۔

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی عورتوں کو مساجد سے مت روکو، مگر ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ

Islam The World Religion

مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا (ابو داؤد: 570، الترمذی: 1173، المستدرك للحاكم: 757، السنن الكبرى للبيهقي: 5361)۔

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: عورت کی نماز اس کے اپنے صحن کی بجائے کمرے کے اندر زیادہ افضل ہے، اور کمرے کی بجائے اندرونی کوٹھری میں زیادہ افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَوَمُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ (البخاری: 869، مسلم: 999، ابو داؤد: 569)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج عورتوں میں جو نئی باتیں پیدا ہوگئی ہیں اگر رسول کریم ﷺ انہیں دیکھ لیتے تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا رَأَى النِّسَاءَ قَالَ: أَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللهُ، وَقَالَ: إِنَّهُنَّ مَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَصُفُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَ فَتَطَالُ لِخَلِيلِهَا، فَسُلِّطَتْ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِدُ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا رَآهُنَّ قَالَ: أَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللهُ (المصنف العبد الرزاق: 5115، صحيح ابن خزيمة: 1700)۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب خواتین کو دیکھتے تو فرماتے: ان کو پچھلی صف میں کھڑا ہونے دو جیسا کہ اللہ نے ان کا ذکر کرتے وقت ان کا نام مردوں کے بعد لیا ہے اور فرمایا: یہ بنی اسرائیل میں مردوں کے ساتھ صف میں شامل ہوتی تھیں۔ عورت لمبا لباس پہنتی تھی اور اسے اپنے غلط دوست کے لیے پھیلا دیتی تھی۔ تو ان پر حیض مسلط کر دیا گیا اور ان پر مسجدیں حرام کر دی گئیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود جب انہیں دیکھتے تو

Islam The World Religion

فرماتے: ان کو پیچھے رکھو جہاں اللہ نے انہیں حکم دیا ہے۔

عورتوں پر آسانیاں

عورت پر جماعت، جمعہ، عیدین، جنازہ اور اعتکاف لازم نہیں۔ اوّل تو عورت کو چاہیے کہ جب شریعت نے یہ عبادات اس پر لازم نہیں کیں تو شریعت کی مصلحت کا احترام کرے۔ اور اپنے لیے مشکل نہ بنائے۔ بعض مساجد میں جمعہ کے دن عورتوں کے لیے پردے کا الگ انتظام ہوتا ہے۔ وہاں اگر عورت جانا ہی چاہے تو اس کے لیے پردہ، راستے کا محفوظ ہونا اور کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہونا ضروری ہے۔

عورتوں کا عورت کی امامت میں الگ جماعت کرانا مکروہ تحریمی ہے، فقہ کی ہر کتاب میں لکھا ہے کہ: یَکْرَہُ جَمَاعَۃُ النِّسَاءِ وَحْدَھُنَّ (قدوری صفحہ ۲۰، کنز الدقائق صفحہ ۲۸، عالم گیری جلد ا صفحہ ۸۵، شامی جلد ا صفحہ ۴۱۸ وغیرہ)۔

تہجد اور دیگر اہم نوافل

تہجد کے نوافل رات سوکر اٹھنے کے بعد صبح کی اذان سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔ کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت۔ ان میں کوئی خاص سورتیں متعین نہیں ہیں۔ اشراق کے نفل صبح سورج طلوع ہونے کے بیس منٹ بعد پڑھے جاتے ہیں۔ یہ صرف دو نفل ہوتے ہیں۔

عَنْ مُعَاذَۃَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی صَلٰوۃَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَیَزِیْدُ مَاشَآءَ اللهُ (مسلم : 1663، ابن ماجۃ: 1381)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے کتنے نفل پڑھتے تھے۔ فرمایا: چار رکعتیں اور اس سے زیادہ جتنا اللہ چاہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللهُ لَهٗ قَصْرًا مِنْ ذَھَبٍ فِی الْجَنَّۃِ (الترمذی: 473، ابن ماجۃ: 1380)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن کی نماز بارہ رکعتیں پڑھی، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَي الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ یعنی جو صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس نے اشراق کے دو نفل پڑھے۔ اس نے اچھی بات کے سواء کوئی بات نہیں کی تو اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں (ابوداؤد: ۱۲۸۷)۔ اسنادہ ضعیف وعلیہ عمل اهل العمل۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ، عَدَلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً (الترمذی: 435، ابن ماجة: 1167، 1374)۔ حسن لطرقه، وعليه العمل

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کے درمیان اس نے کوئی بری بات نہیں بولی تو یہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر ہیں۔

تحیۃ الوضو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيْ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهٗ وَرَأَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا (البخاری: 1149، مسلم: 6324، الترمذی: 3689،

Islam The World Religion

المسند لاحمد بن حنبل :8424)۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا: اے بلال اپنا سب سے پُر امید عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام میں آ کر کیا ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تھی۔ عرض کیا میں نے اس سے زیادہ پُر امید عمل کبھی نہیں کیا کہ رات اور دن کے کسی بھی وقت جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو کے ساتھ نفل پڑھتا ہوں جو میری قسمت میں لکھ دیے گئے ہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں نے اللہ کے لیے دو رکعتیں اپنے اوپر لازم کر رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ ہے۔

نمازِ تسبیح

نمازِ تسبیح کی چار رکعتیں ہوتی ہیں۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد پندرہ بار تیسرا کلمہ پڑھا جاتا ہے۔ پھر فاتحہ اور سورۃ پڑھ چکنے کے بعد دس بار، پھر رکوع میں تسبیحات کے بعد دس بار، پھر رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد دس بار، پھر پہلے سجدے میں دس بار، پھر دو سجدوں کے درمیان دس بار، پھر دوسرے سجدے میں دس بار۔ یہ ایک رکعت میں پچھتر بار ہوا۔ پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ بار اور باقی پہلی رکعت کی طرح پڑھا جاتا ہے۔ دونوں قعدوں کے دوران تیسرا کلمہ نہیں پڑھا جاتا۔ اگر سجدۂ سہو کرنا پڑ جائے تو سہو کے سجدوں میں بھی تیسرا کلمہ نہیں پڑھا جاتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس نماز سے تین سو گناہِ کبیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔

سجدہِ تلاوت

قرآنِ پاک میں سجدے کی آیات کی تعداد چودہ ہے۔ انہیں پڑھنے اور سننے والی پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ سجدے کا ارادہ کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلی جائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھا لیں۔ تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھانے، تشہد پڑھنے اور سلام پھیرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک خاتون کی تلاوت کا سجدہ دوسری

Islam The World Religion

خاتون ادانہیں کرسکتی۔

استخارہ

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو استخارہ اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قُلْ یَاۤ اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں۔ پھر یہ دُعا سات بار پڑھیں اور اس کے بعد جدھر کو شرح صدر ہو، اُدھر کو چل دیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَستَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَستَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِن فَضْلِكَ العَظِيمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ، قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ (البخاري: 6382، الترمذي: 480، ابو داؤد: 1538، النسائي: 3253، ابن ماجة: 1383) ۔صحيح

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق مشورہ لیتی ہوں۔ اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتی ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتی ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتی اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتی اور تو غیب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے اچھا ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے نصیب میں بھلائی کر دے وہ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ فرمایا کہ اب بندہ اپنی حاجت کا نام لے۔

Islam The World Religion

مریضہ کی نماز

مریضہ اپنے مرض کی شدت کے مطابق بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشارے سے نماز پڑھ سکتی ہے۔

مسافر خاتون کی نماز

جو مسلمان مرد یا عورت اپنی بستی سے ۹۸ کلومیٹر کے سفر کے ارادہ سے نکلے وہ مسافر ہے (بمطابق شامی ۱ / ۵۸۰)۔ اب وہ چار فرضوں کی بجائے دو پڑھے۔ دو فرضوں کو دو اور تین کو تین ہی پڑھنا ہوگا۔ سنت اور وتر بھی پورے ہی پڑھے۔ جس شہر میں گئیں ہوں وہاں اگر پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہے تو قصر پڑھیں۔ اگر اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہے تو اب آپ مسافر نہیں رہیں۔ پوری نماز پڑھیں۔

مسافر مسافر ہی ہے خواہ وہ سفر جہاز کے ذریعے کر رہا ہو۔ مسافری اپنی بستی سے نکلتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ عارضی رہائش اور مستقل رہائش کے درمیان اگر فاصلہ ۹۸ کلومیٹر کا ہو تو صرف راستے میں مسافری ہوگی۔

کشتی، بحری جہاز، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ مسافر ایک مرتبہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کر دے بعد میں اگر سواری کا رخ بدل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، نماز جائز ہے۔ سفر میں آخری وقت کا اعتبار ہوتا ہے یعنی نماز کے آخر وقت میں اگر آپ مسافر ہو گئیں تو نماز قصر پڑھیں گی۔ اور اگر آخری وقت میں مقیم ہو گئیں تو پوری نماز پڑھیں گی۔ قصر کی قضا بھی قصر ہی پڑھی جائے گی۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

میت کے احکام

عَنۡ اَبِي سَعِيۡدٍ وَاَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوتَاكُمۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ (مسلم:2123، الترمذی:976، ابو داؤد:3117)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کولا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کیا کرو۔

عَنۡ مُعَاذِ بۡنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: مَنۡ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الۡجَنَّةَ (ابو داؤد:3116)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوئے۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔

عَنۡ مَعۡقِلِ بنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ، اِقۡرَؤُا سُورَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوتَاكُمۡ (ابوداؤد: 3121، ابن ماجة : 1448، المسند لاحمد بن حنبل : 20178)۔ و رواه احمد عنه بسند آخر (20192) و هذا حسن

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۃ یاسین پڑھا کرو۔

میت کا غسل، کفن اور قبر

عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ حُسَيۡنٍ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُمَا قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثۡوَابٍ: أَحَدُهَا حِبَرَةٌ (المصنف لعبد الرزاق: 6163)۔

ترجمہ: حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں سے ایک حبرہ تھی (یعنی یمنی چادر)۔

عَنۡ لَيۡلَى بِنۡتِ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتۡ: كُنۡتُ فِيمَنۡ غَسَّلَ أُمَّ كُلۡثُومٍ

Islam The World Religion

بِنْتَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِہَا، فَکَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ، قَالَتْ: وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَہُ کَفَنُہَا یُنَاوِلُنَاہَا ثَوْبًا ثَوْبًا (ابو داؤد: 3157)۔ صحیح

ترجمہ: سیدہ لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ بیان کرتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے سیدہ ام کلثوم بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات کے وقت غسل دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ان کے کفن کے لیے) سب سے پہلے اپنا تہبند عنایت فرمایا' پھر قمیص' پھر اوڑھنی' پھر ایک چادر ان کو لپیٹنے کے لیے' پھر ان (کپڑوں) کے بعد ان کو ایک دوسرے کپڑے میں لپیٹا گیا۔ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن لیے دروازے کے پاس تشریف فرما تھے اور ہمیں ایک ایک کپڑا دیتے جاتے تھے۔

میت کو کیسے سنبھالنا ہوتا ہے

قریب المرگ کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف کر کے اس کے سر کو قبلہ کی طرف موڑ دیں۔ اس کے پاس کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھیں۔ جب موت واقع ہو جائے تو اس کے جبڑے باندھ دیں اور آنکھیں بند کر دیں۔

غسل میّت

سب سے پہلے بیری کے چند پتے ڈال کر گرم پانی تیار کریں، بیری کے پتے نہ ملیں تو سادہ پانی کافی ہے۔ غسل کا تختہ اچھی طرح صاف کریں۔ اسے تین مرتبہ عود یا لوبان کی دھونی دیں یعنی تختے کے اردگرد اس دھونی کو گھمائیں، یا ویسے ہی پاک صاف کر لیں۔

غسل دینے والی میّت کی قریبی ترین رشتہ دار ہو تو بہتر ہے ورنہ کوئی بھی نیک خاتون غسل دے سکتی ہے۔ غسل دینے والی کا بدن پاک ہو۔ اگر باوضو ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

میّت کو تختے پر اس طرح لٹائیں کہ سر شمال کو اور پاؤں جنوب کو رہیں۔ میت کے پورے بدن پر کپڑا ڈال کر اس کے پہنے ہوئے کپڑے اتار دیں۔ غسل دینے والی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر

Islam The World Religion

یا تھیلی چڑھا کر ستر کے کپڑے کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر استنجا کرائے۔

منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالیں اور باقی وضو کرائیں۔ البتہ روئی یا کپڑا بھگو کر دانت، منہ اور ناک صاف کر دیں۔ وضو کے بعد میّت کی ناک، مُنہ اور کان میں روئی رکھ دیں تا کہ پانی اندر نہ جائے۔ سر کے بالوں کو پاک صابن سے دھوئیں۔ پہلے بائیں کروٹ دے کر پانی نیچے تک بہائیں اور پھر دائیں کروٹ دے کر پانی نیچے تک بہائیں۔ پھر سہارا دے کر بٹھا دیں اور پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں۔ جو کچھ باہر نکلے اُسے دھو دیں۔ دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ بدن کپڑے سے خشک کر دیں۔ اب میّت کو تختے سے اُٹھا کر کفن پر رکھیں اور اس کے مُنہ، ناک اور کان سے روئی نکال دیں۔ اس کے سر اور سجدے کے اعضاء پر خوشبو لگائیں۔ بالوں میں کنگھی نہ کریں اور نہ ہی اس کے بال اور ناخن کاٹیں۔

کفنِ میّت

میّت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن سفید رنگ کا ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفید لباس پہنا کرو، یہ سب سے بہتر لباس ہے اور اسی کا اپنے مردوں کو کفن دیا کرو (مسند احمد: ۲۰۱۷۵، ترمذی: ۲۸۱۰، نسائی: ۱۸۹۶، ابن ماجہ: ۳۵٦۷)۔

عورت کے کفن کے پانچ کپڑے ہوتے ہیں: اِزار (چادر) قمیض (کفنی)، لفافہ، اوڑھنی (ایک طرح کا دوپٹہ) اور سینہ بند۔

لفافہ میّت کے قد سے اتنا زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھا جا سکے۔ ازار میّت کی چوٹی سے قدم تک لمبا ہو اور قمیض گردن سے لے کر گھٹنوں تک لمبی ہو۔ قمیض آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر لمبی ہو۔ قمیض میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ عورت کی قمیض کو سینے کی طرف چیرا جائے۔ اس کی اوڑھنی ڈیڑھ گز (تین ہاتھ) لمبی اور ایک بالشت چوڑی ہو اور سینہ بند پستان سے ران تک ہو۔

لفافہ اور اِزار اکٹھے بچھائے جائیں، نیچے لفافہ اور اس کے اوپر ازار۔ پھر میّت کو ازار کے اوپر رکھا جائے۔ پھر اسے قمیض پہنائی جائے۔ پھر اس کے بالوں کی دو لٹیں کر کے اس کے سینے پر قمیض کے اوپر رکھ دیے جائیں۔ پھر اس کے سر اور بالوں پر اوڑھنی کرا دی جائے۔ پھر ازار اور پھر لفافہ لپیٹ دیے جائیں اور آخر میں سینہ بند باندھ دیا جائے۔ سینہ بند کو قمیض کے اوپر یا ازار کے اوپر باندھنا بھی جائز ہے۔

Islam The World Religion

میّت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والی خاتون کے لیے مستحب ہے کہ خود بھی غسل کر لے۔ اگر غسل نہیں کرے گی تو کوئی گناہ نہیں۔

تین دن سے زیادہ سوگ منع ہے

وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (البخاری:1281، مسلم:3734، ابو داؤد:2299، الترمذی:1195، النسائی:3500، ابن ماجة:2084)۔

ترجمہ: حضرت اُمِ حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ میّت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے، اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ جَعفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ (ابو داؤد:4192، سنن النسائی:5227) صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔

صبر کا حکم

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ (البقرة:155، 156)۔

ترجمہ: اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

Islam The World Religion

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝١٠ (الزمر:10)۔

ترجمہ: کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو، جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے، صبر کرنے والوں کو ضرور بے حساب اجر ادا کیا جائے گا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ، اِنَّهَا رَحْمَةٌ ، ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى ، فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ (البخاری:1303،مسلم:6025،ابو داؤد:3126،ابن ماجة:1589)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابوسیف القین کے گھر داخل ہوئے جو حضرت شہزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو گود میں لیا، انہیں چوما اور سونگھا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ ابوسیف کے گھر گئے۔ اس وقت حضرت سیدنا ابراہیم حالتِ نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ اب آپ ﷺ نے ایک بات بھی فرمائی کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ اس کے باوجود ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم ہم تیرے بچھڑنے سے غمگین ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي ، قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي ،

Islam The World Religion

فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى (البخاری: 1283)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک عورت کسی قبر کے پاس رو رہی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اللہ سے ڈر، اور صبر کر۔ وہ کہنے لگی آپ پر میرے جیسی مصیبت نہیں آئی، اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں تھا، جب اسے بتایا گیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درِ اقدس پر حاضر ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کوئی دربان نہیں تھے، تو عرض کرنے لگی میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر وہ جو صدمے کے پہلے جھٹکے پر کیا جائے (بخاری: 1283، مسلم: 2139)۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ: {إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ} (البقرة: 156)، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا (مسلم: 2127)۔

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ وہی کچھ کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے کہ: یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر دے اور مجھے اس کا اس سے بہتر بدل عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اسے اس (ضائع شدہ چیز) کا بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ المُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ (البخاری: 5641، مسلم: 6566)۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم

Islam The World Religion

ﷺ نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی وبیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ، وَقَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الوَلَدِ، كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ (البخاری:1249)۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ ہمیں بھی نصیحت کرنے کے لیے آپ ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ آنحضور ﷺ نے ان کو وعظ فرمایا اور فرمایا کہ: جس عورت کے تین بچے مر جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جاتے ہیں۔ اس پر ایک عورت نے پوچھا، حضور! اگر کسی کے دو ہی بچے مریں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھی۔

رونا جائز مگر نوحہ اور واویلا کرنا گناہ ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (البقرۃ:155، 156)۔

ترجمہ: صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور فرمایا: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرۃ:45)۔

ترجمہ: صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ابْنَتًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ، وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ: أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلاَمَ، وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَجَقْجَقُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ

Islam The World Religion

لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذِهٖ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ، وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهٖ إِلَّا الرُّحَمَاءَ (البخاری: 5655)۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا۔ اس وقت حضورِ اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی فوت ہونے کے قریب ہے، اس لیے آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے ہر چیز اس کے یہاں متعین و معلوم ہے۔ اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امید رکھو اور صبر کرو۔ صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بلانے کو بھیجا۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر بچی آنحضرت ﷺ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانکنی کے عالم میں پریشان تھی۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! یہ کیا ہے؟ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (البخاری: 1297، مسلم: 285، الترمذی: 999، النسائی: 1862)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رخساروں کو پیٹا اور کپڑوں کو پھاڑا اور جاہلانہ چیخ پکار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِ، فَيَقُولُ: وَا جَبَلَاهُ وَا سَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ، إِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ: أَهٰكَذَا كُنْتَ؟ (الترمذی: 1003)۔ حسنٌ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

Islam The World Religion

بھی کوئی مرنے والا مرتا ہے تو اس کے رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے: اے پہاڑ! اے سردار! یا اس جیسے الفاظ۔ تو دو فرشتے اس پر مقرر ہوتے ہیں جو اسے جھنجھوڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم اسی طرح کے تھے؟

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهْ ، وَا كَذَا وَا كَذَا ، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: آنْتَ كَذٰلِكَ؟ (البخاری: 4267)۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت عبداللہ بن رواحہ پر غشی طاری تھی، تو ان کی ہمشیرہ عمرۃ رونے لگیں: اے پہاڑ! اور ایسے اور ایسے، کمالات گننے لگیں۔ پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا: تم نے جو بات بھی کہی مجھ سے پوچھا گیا کہ: کیا تم اسی طرح کے ہو؟

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ تَقُولُ: وَاجَبَلَاهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: مَا زِلْتِ مُؤْذِيَةً لِي مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَعِزُّ عَلَيَّ أَنْ أُؤْذِيَكَ ، قَالَ: مَا زَالَ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ كُلَّمَا قُلْتِ: وَا كَذَا قَالَ: أَكَذٰلِكَ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ لَا (المعجم الكبير للطبرانی: 50)۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر غشی آ گئی تو ان کی ہمشیرہ کہنے لگیں: اے پہاڑ! یا کچھ دوسرے الفاظ بولے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا: تم مجھے سارا دن اذیت دیتی رہی۔ انہوں نے کہا: میرے لیے بہت بھاری بات ہے کہ میں آپ کو اذیت دوں! فرمایا: تم جب بھی تم ہائے ایسے! کہتی تھی تو ایک شدید طاقتور فرشتہ کہتا تھا: کیا تم اسی طرح کے ہو؟ میں کہتا تھا: نہیں۔

عَنْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، إِذَا قَالُوا: وَاعَضُدَاهُ، وَاكَاسِيَاهُ، وَانَاصِرَاهُ، وَاجَبَلَاهُ ، وَنَحْوَ هٰذَا، يُتَعْتَعُ ، وَيُقَالُ: أَنْتَ كَذٰلِكَ؟ أَنْتَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ أَسِيدٌ: فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: {وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى} [الأنعام: 164] قَالَ: وَيْحَكَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ أَبَا مُوسَى حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَرَى

Islam The World Religion

أَنَّ أَبَا مُوسَى كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَوْ تَرَى أَنِّي كَذَبْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى؟(ابن ماجة:1594)۔حسن

ترجمہ: حضرت موسیٰ اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مرنے والے کو زندہ کے رونے کی وجہ سے تکلیف دی جاتی ہے۔ جب یہ کہتے ہیں: ہائے مضبوط! ہائے پہاڑ کی چوٹی، ہائے مددگار، ہائے پہاڑ اور اس طرح کے الفاظ، تو اسے جھنجھوڑا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ: کیا تم اسی طرح کے ہو؟ حضرت اُسید کہتے ہیں کہ: میں نے کہا: سبحان اللہ! اللہ تو فرماتا ہے کہ: کوئی شخص کس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا؟ تو موسیٰ نے کہا: تیرا برا ہو، میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ مجھے ابوموسیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا تھا! تو تم کیا سمجھتے ہو کہ ابوموسیٰ نے نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھا تھا، یا یہ سمجھتے ہو کہ: میں ابوموسیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کر رہا ہوں؟

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ(البخاري: 1292، مسلم: 2143)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ (کافر) میت کو اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ(البخاري: 1286، مسلم: 2149)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے کہا: رونے سے کیوں نہیں روکتے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت پر گھر والوں کے رونے سے اسے عذاب ہوتا ہے۔

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ۔ وَالنَّقْعُ: التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ، وَاللَّقْلَقَةُ: الصَّوْتُ(بخاری ترجمة الباب قبل:1291)۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان خواتین کو ابوسلیمان پر رونے دو جب تک

Islam The World Religion

سر میں مٹی نہ ڈالیں اور رواویلا نہ کریں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: رَحِمَ اللهُ عُمَرَ، وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: {وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى} [الأنعام: 164] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى، قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا (بخاری: 1288)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی، انہوں نے فرمایا: اللہ عمر پر رحمت کرے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے بلکہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ: اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے اضافہ کرتا ہے۔ اور فرمانے لگیں: تمہارے لیے قرآن کا فیصلہ کافی ہے کہ: کوئی انسان کسی دوسرے کے گناہ کا ذمہ دار نہ ہوگا (انعام 164)۔

اور ابن عباس نے اس موقع پر فرمایا: وہ اللہ ہی ہے جس نے ہنسایا اور جس نے رُلایا۔
ابن ابی مُلیکہ کہتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ابن عمر نے اس کے جواب میں کچھ بھی نہ کہا۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا (بخاری: 1289)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے تو فرمایا: یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا

Islam The World Religion

شَدِيدًا، فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِءَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ (البخاري: 1296، مسلم: 287)۔

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو بردہ بن ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے، ان پر غشی طاری تھی اوران کا سران کی ایک بیوی کی گود میں تھا (وہ ایک زور کی چیخ مار کر رونے لگی) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے، لیکن جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے چلا کر رونے والی، سر منڈانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا تھا۔

وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ، اَلْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ، وَقَالَ، اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ (مسلم: 2160) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار کام جہالت کے لیے میری امت میں جاری رہیں گے وہ انہیں ترک نہیں کریں گے۔ خاندان پر فخر، دوسرے کے نسب پر طعن کرنا، ستاروں کی چال سے بارش کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: بین کرنے والی عورت جب اپنی موت سے پہلے پہلے توبہ نہیں کرتی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کی قمیض میں ملبوس ہوگی۔

آپ نے پڑھ لیا کہ گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب والی احادیث کئی ہیں جن کے راوی بھی ایک نہیں، کئی ہیں: حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت نعمان بن بشیر، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبد

Islam The World Religion

اللہ بن عباس، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم۔ مذکورہ بالا تمام احادیث کی روشنی میں یہ نتیجہ سامنے آتا ہے:

(1)۔میت پر نوحہ کرنا منع ہے(مسلم: 2160)۔(2)۔میت پر صبر کے ساتھ رونا جائز ہے، یہ خود فاروقِ اعظم کا فرمان ہے(بخاری ترجمۃ الباب قبل:1291)۔

(3)۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ: کافر پر نوحہ کرنے سے اس کے عذاب میں اضافہ ہوتا ہے(بخاری:1288، 1289)۔(4)۔میت کے گھر والے اس کے بارے میں غلو اور مبالغہ کریں تو میت کو عذاب نہیں ہوتا مگر پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم ایسے ہی تھے؟(بخاری:4267)۔اس پوچھے جانے کی وجہ سے میت کو کوفت اور بوریّت ہوتی ہے، اسے انتہار، لہز اور اذیت کہا گیا ہے(ترمذی:1003، المعجم الکبیر للطبرانی:50)۔اسے ایک طرح کا عذاب بھی کہا جا سکتا ہے۔سیدنا فاروقِ اعظم کی بات اور سیدہ ام المومنین کی بات دونوں اپنے اپنے مفہوم میں درست ہیں رضی اللہ عنہما۔(5)۔مسلمان اگر خود نوحہ کرنے کی وصیت کرے تو اسے عذاب ہوتا ہے۔(6)۔مسلمان کو اگر علم ہو کہ میرے گھر کی خواتین نوحہ کریں گی اور وہ انہیں منع کر کے نہ مرے تو وہ عذاب کا حقدار ہوگا۔(7)۔نوحہ کرنے سے منع کرنے کا فریضہ ادا کرنے والے مسلمان کو عذاب نہیں ہوتا اور ایسے مسلمان کے ساتھ ان عذاب والی احادیث کا کوئی تعلق نہیں، علماء نے چندلفظوں میں بات سمجھا دی ہے، فرمایا: إِذَا رَضِيَ بِهِ یعنی یہ اس کے بارے میں ہے جو اس طرح رونے پر راضی ہو۔

چنانچہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو منع فرمایا تھا، اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا فرمان شیعہ کی اپنی کتاب میں ہے:

وَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُغسِلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي أَنتَ وَأُمِّي، لَوْلَا أَنَّكَ أَمَرتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيتَ عَنِ الْجَزَعِ لَأَنفَدنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّؤُونِ وَلَكَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلاً وَالْكَمَدُ مُحَالِفاً وَكَلَّا لَكَ! وَلٰكِنَّهُ مَا لَا يُملَكُ رَدُّهُ وَلَا يُستَطَاعُ دَفعُهُ، بِأَبِي أَنتَ وَأُمِّي أُذْكُرنَا عِندَ رَبِّكَ وَاجْعَلنَا مِن بَالِكَ (نہج البلاغة خطبة:235)۔

Islam The World Religion

حضرت علی علیہ السلام (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جب کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو غسل دے رہے تھے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی آپ ﷺ پر ختم کر دیتے۔ لیکن یہ دکھ ہمیشہ ہمارے اندر رہے گا۔ اور ہمارا اندوہ جاوِدانہ ہوگا کہ یہ سب چیزیں آپ کے وصال کی مصیبت کے سامنے ناچیز ہیں۔ کیا کریں کہ زندگی کو لوٹایا نہیں جا سکتا اور موت کو ٹالا نہیں جا سکتا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں اپنے رب کے ہاں ہمیں بھی یاد رکھنا اور ہم پر نگاہ رکھنا۔

موت کی تمنا کرنا

عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ(البخاری: 7233، مسلم: 6757)۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو، تو میں موت کی تمنا کرتا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟، قَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَرْجُو اللهَ، وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ (الترمذی: 983، ابن ماجة: 4261، شرح السنة للبغوی: 1455)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس آئے اور وہ سکرات کے عالم میں تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے کو کیسا پا رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! مجھے اللہ سے امید بھی ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر بھی رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں اس جیسے وقت میں جس بندے کے دل میں جمع ہو جاتی ہیں تو اللہ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے جس کی وہ اس سے امید رکھتا ہے اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھتا

Islam The World Religion

ہے جس سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے۔

خودکشی منع ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (النساء : 29)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ، ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین جائز ہے، اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرۃ : 195)۔

ترجمہ: اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ (مسلم : 302)۔

ترجمہ: حضرت ثابت بن ضحاک نے فرمایا کہ انہوں نے (حدیبیہ کے مقام پر) درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کے مطابق جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا (اس نے کافروں والا کام کیا)، اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا قیامت کے دن اس کو اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور کسی شخص پر اس چیز کی نذر پوری کرنا لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔''

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ (البخاری : 6607، مسلم : 306)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک

Islamic The World Religion

بندہ جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے مگر وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے، اور جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے مگر وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے، اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

عورتوں کا قبروں کی زیارت کو جانا

عورت پردہ کر کے محرم کے ہمراہ قبروں کی زیارت کے لیے جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ وہاں جا کر واویلا اور خلافِ شرع حرکت نہ کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قال النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ(مسلم : 2259)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسلِم عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ابن ماجة : 1571، مسلم :2260 الی قوله ﷺ :فَزُورُوهَا) ۔حديث ابن ماجة ضعيف و حديث مسلم صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب ان کی زیارت کرو۔ یہ چیز دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ ، وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَ كَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ (الترمذی:1056)۔صحيح

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے کی بات ہے۔ جب آپ نے اس کی اجازت دے دی تو اب اس

Islam The World Religion

اجازت میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں، بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت ان کی قلتِ صبر اور کثرتِ جزع وفزع کی وجہ سے مکروہ ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُونَ، أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم: 2257)۔صحیح

ترجمہ: سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد (حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی، انہوں نے کہا: جب لوگ قبرستان جاتے تو رسول اللہ ﷺ ان کو تعلیم دیا کرتے تھے تو (سیکھنے کے بعد) سکھایا ہوا آدمی کہتا: سلامتی ہو تم پر مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانوں میں رہنے والو اور ہم ان شاء اللہ ضرور (تمہارے ساتھ) ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتا ہوں۔

ایصالِ ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر: 10)۔

ترجمہ: جو لوگ ان کے بعد میں آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ مت ڈال۔ اے ہمارے رب بے شک تو لطف والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے: رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراهيم: 41)۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! میری بخشش فرما اور میرے ماں باپ کی بخشش فرما اور قیامت کے دن مومنوں کی بخشش فرما۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

Islam The World Religion

اِذَا مَاتَ الْاِنسَانُ اِنْقَطَعَ عَنهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِن ثَلَاثَةٍ ، اِلَّا مِن صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَو عِلمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَو وَلَدٍ صَالِحٍ يَدعُولَهٗ (مسلم :4223، ابوداؤد :2880)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے یا نیک اولاد کے جو اس کے لیے دعا کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ ، وَ وَلَداً صَالِحاً تَرَكَهٗ ، وَمُصْحَفاً وَرَّثَهٗ ، أَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ ، أَوْ بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ ، أَوْ نَهْراً أَجْرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِن مَّالِهٖ فِي صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ يَلْحَقُهٗ مِن بَعْدِ مَوْتِهٖ (ابن ماجة :242، شعب الايمان للبيهقى : 3448)۔ إسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز پہنچتی رہتی ہے وہ علم ہے جو اس نے سکھایا اور پھیلایا، اور نیک اولاد ہے جو اس نے پیچھے چھوڑی، اور وہ قرآن کا صحیفہ ہے جو اس نے وراثت کے طور پر چھوڑا، یا وہ مسجد ہے جو اس نے تعمیر کی یا وہ مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لیے بنایا، یا وہ نہر ہے جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ ہے جو اس نے صحت اور زندگی کے دوران نکالا، یہ سب چیزیں اس کی موت کے بعد اسے پہنچتی ہیں۔

وَعَن شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقِيلَ لَهَا اَوْصِيْ فَقَالَتْ فِيمَ اُوصِيْ اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُكِرَ لَهٗ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ، فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَ كَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ (البخارى: 2756، ابوداؤد: 2882، الترمذى: 669) ۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ : حضرت شرحبیل بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی غزوہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ان کی والدہ مدینہ میں فوت ہوگئیں۔ان سے کہا گیا وصیت کرو۔انہوں نے فرمایا میں کس چیز کے بارے میں وصیت کروں۔سارا مال تو سعد کا ہے۔وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔جب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بات بتائی گئی تو حضرت سعد نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں والدہ کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا وہ انہیں فائدہ دے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔آپ نے باغ کا نام لیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

:مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيقٍ، فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ (شعب الایمان للبیہقی :9295)۔

ترجمہ: قبر میں میّت ڈوبنے والے غوطہ زن کی طرح ہوتی ہے۔اسے دعا کا انتظار ہوتا ہے جو اسے باپ یاماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔جب وہ اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا میں سے اہل قبور پر پہاڑوں کی مقدار میں داخل کرتا ہے اور زندہ لوگوں کا مرے ہوئے لوگوں کیلیے بہترین تحفہ ان کے حق میں استغفار ہے۔

قرآن شریف، درود شریف، استغفار، کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھ کر میّت کو ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔فتاویٰ شامی میں ہے کہ:مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ یعنی جو قبرستان میں سے گزرا اور گیارہ مرتبہ قل ھواللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان والوں کو ہدیہ کر دیا، اُسے مردوں کی تعداد کے برابر اَجر ملے گا (فتاویٰ شامی جلد ۲ صفحہ ۲۵۷)۔

میّت کی طرف سے کھانے پینے کی اشیاء کی خیرات جائز ہے۔خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Islam The World Religion

دوقربانیاں دیں ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے (ابن ماجۃ:3122)۔ اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو آپ نے حکم دیا کہ ہر سال دوقربانیاں دینا۔ ایک اپنی طرف سے اور ایک میری طرف سے (ابوداؤد:۲۷۹۰، ترمذی:۱۴۹۵)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ دوقربانیاں دیا کرتے تھے، میں بھی دوقربانیاں دیتا ہوں (نسائی:4385)۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ میں اپنی ماں کی طرف سے کون سا صدقہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور اسکا نام ''بِئْرُ اُمِّ سَعْدٍ'' رکھا۔ یعنی ''سعد کی ماں کا کنواں'' (مسند احمد: ۲۲۵۲۰، ابوداود:۱۶۸۱، نسائی: ۳۶۶۴، ابن ماجہ: ۳۶۸۴)۔

حضرت سعد نے نبی کریم ﷺ سے پوچھ کر پھلوں کا باغ والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا (مؤطا امام مالک، کتاب الاقضیة، باب صدقة الحی عن المیت حدیث نمبر:۵۲، سنن النسائی:۳۶۵۰، ترمذی:۶۶۹، ابوداؤد:۲۸۸۲، بخاری:۲۷۵۶)۔

فوت شدہ لوگوں کو اچھے لفظوں سے یاد کرو

اللہ کریم فرماتا ہے: تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (البقرة:141)۔

ترجمہ: یہ (تم سے پہلے) ایک طبقہ تھا جو گزر چکا، اُن کے اعمال اُن کے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، اور تم سے نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا عمل کرتے رہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ (ابوداؤد:4900)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدگان کی خوبیاں بیان کرو، اور ان کی خطاؤں کے بارے میں خاموش رہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا (البخاری:1393، النسائی 1936)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فوت شدہ لوگوں کو گالی مت دو، وہ اپنے کیے ہوئے اعمال کو پہنچ چکے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الأَحْيَاءَ(الترمذي:1982)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فوت شدہ لوگوں کو گالی مت دو، اس طرح زندہ کا بھی دل دکھاؤ گے۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ(ابن ماجة:162)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ: محمد ﷺ کے صحابہ کو گالی مت دو، ان کا ایک لمحہ قیام کرنا تمہارے ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے قیامت کی نشانی بتائی ہے کہ: لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ اَوَّلَهَا (الترمذي:2211)۔

ترجمہ: اس امت کے آخری لوگ پہلے والوں پر لعنت بھیجیں گے۔

میراث کی تقسیم

عورت کا میراث میں باقاعدہ حصہ موجود ہے۔ بیٹی، بیوی، ماں، بہن، دادی، نانی، پوتی سب ذوالفروض میں شامل ہیں۔ عورتوں کو میراث سے محروم رکھ کر علاقائی رسم ورواج نبھانا سخت گناہ ہے۔ مرد یا عورت اگر خود میراث سے دستبردار ہونا چاہیں تو یہ جائز ہے۔ اسے تخارج کہتے ہیں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسَى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِي (ابن ماجة:2719)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ۔ یہ نصف علم ہے۔ یہ بھلا دیا جاتا ہے اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت میں سے نکال لی جائے گی۔

Islam The World Religion

میراث کے موضوع پر لکھی گئی بہترین درسی کتاب کا نام: سراجی ہے، جسے پڑھنے سے اس موضوع پر مکمل دسترس حاصل ہوجاتی ہے۔اس کے مصنف: حضرت سراج الدین محمد سجاوندی رحمہ اللہ ہیں۔اس موضوع پر قرآن مجید کی دوآیتیں اور نبی کریم ﷺ کی صرف چنداحادیث پیش خدمت ہیں:

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوۡلَادِكُمۡ ۖ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَـكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱﴾

وَلَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصٰى بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ ؕ ﴿۱۲﴾ (النساء: 12،11)۔

ترجمہ: اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے اور اگر میت کی اولاد صرف لڑکیاں ہی ہوں دو یا دو سے زیادہ، تو سارے ترکے میں ان کا دو تہائی اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف۔ اور میت کے ماں باپ دونوں میں سے ہر ایک کا ترکے میں چھٹا حصہ بشرطیکہ میت کی اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی حصہ ماں کا ہے، اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو اس صورت میں ماں کا چھٹا حصہ، اور یہ تقسیم میت کی وصیت کی تعمیل کے بعد ہوگی جو اس نے کی ہو یا اگر قرض ہو تو اس

Islam The World Religion

کے ادا کرنے کے بعد ہوگی جو اس کے ذمے ہو۔تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں، پوتوں میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے اللہ کے مقرر کیے ہوئے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ جائیں، اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے نصف حصہ تمہارا ہے، اور اگر ان کی اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا چوتھائی حصہ ہے، یہ تقسیم وصیت پر عمل کرنے کے بعد ہوگی جو انہوں نے کی ہو یا اگر قرض ہو تو اس کی ادیگی کے بعد ہوگی۔ اور جو مال تم مرد چھوڑ جاؤ، اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ ہے، اور اگر تمہاری اولاد ہو تو اس صورت میں ان کا آٹھواں حصہ ہے، یہ تقسیم بھی تمہاری وصیت پر عمل کرنے کے بعد ہوگی جو تم نے کی ہو یا قرض ہو تو اس کی ادیگی کے بعد ہوگی۔ اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو جس کا نہ باپ ہو نہ بیٹا مگر اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ۔ اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے، یہ حصے بھی وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد تقسیم ہوں گے، بشرطیکہ میت نے وصیت کرنے میں کسی کا نقصان نہ کیا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے تقسیم میراث کا حکم ہے اور اللہ نہایت علم والا نہایت حلم والا ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ (الترمذی:2109،ابن ماجة:2735)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ (مؤطا امام محمد صفحته 320، البخاری:6764،مسلم:4140،ابو داؤد:2909،الترمذی:2107)۔صحیح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ:

Islam The World Religion

اِنَّمَا وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ عَقِيْلٌ وَ طَالِبٌ ، وَ لَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ ، قَالَ: فَلِذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشِّعْبِ (موطا الامام مالك:1084) صحيح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) فرماتے ہیں کہ :ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے اور علی انکے وارث نہیں بنے، یہی وجہ ہے کہ ہم نے گھاٹی میں اپنا حصہ ترک کر دیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصَى فِيْهِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ (البخاری : 2738، مسلم: 4204، ابو داؤد: 2862، الترمذی: 2118، النسائی:3618). صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کا یہ حق نہیں ہے کہ اسکے پاس وصیت کے قابل مال دو راتوں تک پڑا رہے مگر اسکی وصیت اسکے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضاً اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْراً وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرِ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَالثُّلُثِ، قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ (البخاری: 4409، مسلم: 4209).

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں فتح مکہ کے سال بیمار ہو گیا اور مجھے موت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ہے سوائے میری بیٹی کے۔ میں اپنے سارے مال کے لیے وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میرے مال کا دو تہائی حصہ! فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی حصہ۔ فرمایا: تہائی ٹھیک ہے ویسے تہائی بھی ہے تو بہت۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

زکوٰۃ اور صدقات

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (البقرة: 110)۔

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اور فرماتا ہے: وَفِيٓ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذاريات: 19)۔

ترجمہ: ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا بھی حق ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرٰى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ (البخاری: 2271، مسلم: 2290، النسائی: 3565)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی سونے اور چاندی کا مالک ان میں سے (یا ان کی قیمت میں سے) ان کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا انہیں اس کے لئے آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا اور انہیں جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور پھر ان سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا، جب وہ تختیاں پھر سے آگ میں جائیں گی، انہیں پھر سے اس کے لئے واپس لایا جائے گا، اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے، حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا، وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا، فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

Islam The World Religion

وَقَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ (ابو داؤد: 1563، الترمذی: 637، النسائی: 2479)۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں۔ ان کے ساتھ ان کی بیٹی بھی تھی اور بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اس خاتون سے پوچھا: کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تمہیں ان کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے؟ چنانچہ اس عورت نے ان کو اتارا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے ڈال دیا اور کہنے لگی، یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں (یعنی دینی کاموں پر لگا دیں)۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ، فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (ابو داؤد: 1564)۔ حسن

ترجمہ: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں سونے کے ہار پہنا کرتی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ ناجائز ذخیرہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ ذخیرہ نہیں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا (البخاری: 1425، مسلم: 2364، الترمذی: 672)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے اور اس کی نیت شوہر کی دولت برباد کرنے کی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو بھی اس کا ثواب ملے گا اس وجہ سے کہ اس نے کمایا ہے اور خزانچی کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

Islam The World Religion

کتنے مال پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے

7½ تولے سونا یا 52½ تولے چاندی یا اِن میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامانِ تجارت یا نقدرقم جس کے پاس موجود ہواور وہ قرض سے فالتو ہواور اس پر ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

اگرسونااور چاندی دونوں موجود ہوں توسونے کی قیمت کو چاندی کی قیمت میں تبدیل کیا جائے گااور چاندی کوزکوٰۃ کے لیے بنیاد بنایا جائے گا۔مثلاً دوتولے سونااور تیس تولے چاندی ہوتو ہم معلوم کریں گے کہ دوتولے سونا کتنی چاندی کے برابر ہے۔سونے کی چاندی بنا کر پھر تیس تولے چاندی اس میں جمع کریں گے، پھر دیکھیں گے کہ کیا یہ 52½ تولے چاندی بنتی ہے یا نہیں۔اگر بن جائے توزکوٰۃ دینا پڑے گی ورنہ نہیں۔

گھریلو استعمال کے برتن، کپڑے، رہائشی مکان، کرائے پر دیا ہوا مکان، فیکٹری یا گھریلومشین، فریج، ٹی وی، کار، سائیکل وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَنِ ابْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكوٰةٌ ،فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثقَالًا فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِأَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِأَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دِرَاهِمَ ،فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ (کتاب الآثار:292)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔جب سونا بیس مثقال ہو جائے تواس پر آدھا مثقال زکوٰۃ ہے اور جواس سے زیادہ ہواس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی اور دوسو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔پھر جب چاندی دوسو درہم تک پہنچ جائے تواس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جواس سے زیادہ ہواس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائیگی۔

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَمَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ (المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد3 صفحته 12)۔صحیح

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کو لکھا کہ جو دوسو درہم سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ ہے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهٗ حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْهَا الزَّكٰوةَ (مؤطا محمد صفحتہ 172)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے (یعنی رجب) جس کے ذمے قرض ہو وہ اپنا قرض ادا کرے حتیٰ کہ (قرض منہا کرنے کے بعد) تمہارے مال حاصل ہو جائیں۔ اب ان میں سے زکوٰۃ دو۔

عَنْ يَزِيْدِ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهٗ مِنَ الدَّيْنِ اَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ؟ فَقَالَ لَا (مؤطا محمد صفحتہ 173)۔

ترجمہ: حضرت یزید بن خصیفہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال بھی ہو اور اس کے ذمے اتنا ہی قرض بھی ہو، کیا اس کے ذمے زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں۔

زکوٰۃ کسے دی جائے؟

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبۃ:60)۔

ترجمہ: صدقات صرف فقراء اور مساکین اور محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین اور جن کے دل اسلام کے لیے نرم کرنا مقصود ہوں اور مقروضوں اور اللہ کی راہ میں جہاد اور مسافروں کے لیے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے عائد کیا گیا فریضہ ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

اس آیت میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں: (1)۔ فقیر وہ ہے جس کے پاس نصاب سے کم دولت ہو۔ (2)۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ (3)۔ عاملین کی تنخواہ ان کے کام کے مطابق مقرر کی جائے گی۔ (4)۔ مولفۃ القلوب سے مراد نئے مسلمان ہیں

جن کی حوصلہ افزائی مقصود ہو۔(5)۔غلام آزاد کرانے سے مراد مکاتب کی مدد ہے خواہ اس کا مولا امیر ہو یا غریب مگر زکوٰۃ دینے والے کا اپنا مکاتب یا ہاشمی کا مکاتب نہیں ہونا چاہیے۔ (6)۔مقروض سے مراد ایسا آدمی ہے جس کے قرض سے فالتو اس کے پاس نصاب نہ ہو۔(7)۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مراد جہاد اور دینی طالب علموں پر خرچ کرنا ہے۔(8)۔مسافر خواہ اپنے وطن میں امیر ہو،سفر کے دوران اس کے پاس کچھ نہیں تو وہ حقدار ہے۔

ان سب اصناف کو زکوٰۃ دینا یا ان میں سے کسی ایک صنف کو دینا جائز ہے،ضرورت کے مطابق ترجیح دی جائے گی۔لِلْفُقَرَاءِ کی لام سے ظاہر ہے کہ جسے زکوٰۃ دی جائے اسے اس کا مالک بنا دینا ضروری ہے۔اسی لیے زکوٰۃ کے مال سے مسجد نہیں بنائی جاسکتی۔اس مال سے میت کو کفن نہیں دیا جاسکتا۔

امیر آدمی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔اصول وفروع یعنی اپنے باپ، دادا اور اوپر تک اپنے بیٹے، پوتے اور نیچے تک کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی بیوی کی طرف سے شوہر کو۔عام حالات میں ایک ملک والے دوسرے ملک میں زکوٰۃ نہیں بھیج سکتے ،ہاں اگر کسی کے قرابت دار دوسرے ملک میں رہتے ہوں یا دوسرے ملک پر کوئی مصیبت آئی ہو تو وہاں زکوٰۃ بھیجی جاسکتی ہے (اللباب فی شرح الکتاب جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ تا ۱۶۷، اختصار الروایہ شرح مختصر الوقایہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ تا ۲۵۷)۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔جسے زکوٰۃ دی جائے اسے یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے۔زکوٰۃ کے مستحق کو چاہیے کہ زیادہ کُرید نہ کرے اور تکبر نہ کرے۔وکیل کو اگر عام اختیار دیا گیا ہو تو زکوٰۃ کا مستحق ہونے کی صورت میں وہ خود بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینا منع ہے، بنی ہاشم پانچ قسم کے افراد ہیں: اولادِ علی المرتضیٰ، اولادِ عباس، اولادِ جعفر طیار، اولادِ عقیل اور اولادِ حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم۔

مدارس میں دی جانے والی زکوٰۃ طلباء کے وظیفہ، کتب، لباس یا ادویہ وغیرہ کی صورت میں طلباء کو ان چیزوں کا مالک بنا کر خرچ کی جاسکتی ہے۔اساتذہ کی تنخواہ اور مسجد یا مدرسہ کی تعمیر پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ نہیں کیا جاسکتا، البتہ شرعی حیلہ کر لینے کے بعد جائز ہے۔حیلے کا جواز قرآن کی آیت

Islam The World Religion

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِهٖ وَلَا تَحْنَثْ (ص: ۴۴)، اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے صدقے والی حدیث (بخاری: ۲۵۷۸، مسلم: ۲۴۸۸) سے ثابت ہے، یہ حدیث چند سطروں کے بعد آ رہی ہے۔ ایسا حیلہ جائز نہیں جس سے نفس فریضہ ہی ساقط کرنا مقصود ہو، جیسا کہ یہودیوں نے ہفتہ کے دن کے معاملے میں کیا تھا۔

صدقہِ فطر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ، وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ (المستدرك للحاكم: 1519)۔ صحیح ووافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ کو فرض قرار دیا، روزوں کو لغویات اور جھوٹ سے پاک کرنے کے طور پر، اور غریبوں کو کھلانے کی غرض سے، جس نے نمازِ عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے، اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو وہ (بھی) صدقات میں سے صدقہ ہے (یعنی وہ بھی مقبول ہے مگر پہلے ادا کرنے میں ثواب زیادہ ہے)۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ فَقَالَ: أَدُّوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ، أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ (المصنف لعبد الرزاق: 5802، ابو داؤد: 1619، 1620)۔ إِسْنَادُهُ صَحِيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید الفطر کے ایک یا دو دن پہلے خطاب فرمایا اور فرمایا: گندم میں سے ایک صاع ادا کرو، یا ایک قمحہ دو بندوں کی طرف سے ادا کرو، یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع۔ اسے ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔

گھر کے تمام بالغ اور نابالغ افراد حتیٰ کہ عید کے دن صبح صادق سے پہلے پیدا ہونے والے

Islam The World Religion

بچے کی طرف سے بھی اسکے والدین پر صدقۂ فطر واجب ہے۔فطرانہ کی مقدار دوسیر تین چھٹانک چھ ماشے گندم ہے۔ جوتقریباًدوکلوگرام بنتی ہے۔فطرانہ نمازِعید سے پہلے پہلے دے دینا چاہیے۔

فطرانہ اس شخص پر واجب ہے جو صاحبِ نصاب ہو یعنی زکوٰۃ دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ اس وقت فرض ہوتی ہے جب مال ایک سال تک جمع رہے۔مگر فطرانے پر سال گزرنا ضروری نہیں۔اگر آپ عید کے دن صبح مالدار ہوئے ہیں تو فطرانہ واجب ہوجائے گا۔

فضائل صدقات

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ، وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا، قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ: سَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي، وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ، لَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ (البخاری: 1466، مسلم: 2318، الترمذی: 635)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب نے بیان کیا کہ: میں مسجد نبوی میں تھی، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ فرما رہے تھے: صدقہ کرو خواہ تمہارے زیور ہی میں سے ہو۔اور زینب اپنا صدقہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان یتیموں پر بھی جو اُن کی پرورش میں تھے خرچ کیا کرتی تھیں۔راوی کہتے ہیں کہ: انہوں نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھیے کہ: کیا وہ صدقہ میری طرف سے کافی ہوگا جو میں آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کروں جو میری سپردگی میں ہیں۔لیکن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم خود جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لو۔آخر میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کو پایا۔ جو میری ہی جیسی

Islam The World Religion

ضرورت لے کر موجود تھیں (وہ زینب ابومسعود انصاری کی بیوی تھیں)۔ پھر ہمارے سامنے سے بلال گذرے۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیجیے کہ کیا وہ صدقہ مجھ سے کفایت کرے گا جسے میں اپنے شوہر اور اپنی زیر کفالت چند یتیم بچوں پر خرچ کردوں۔ ہم نے بلال سے یہ بھی کہا کہ ہمارا نام نہ لینا۔ وہ اندر گئے اور آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں مسئلہ دریافت کرتی ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: یہ دونوں کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: زینب نام کی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی (آپ ﷺ نے پوچھ لیا تو بتانا پڑا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ہاں! اورانہیں دوگنا ثواب ملے گا۔ ایک قرابت داری کا اور دوسرا خیرات کرنے کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی، اَنْفِقْ یَا ابْنَ آدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ (البخاری: 4684، مسلم: 2308)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ آدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (مسلم: 2388)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر اپنا بچا ہوا خرچ کردو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر جمع رکھو گے تو تمہارے لیے برا ہوگا اور اپنی ضرورت کی حد تک پاس رکھو گے تو تم پر کوئی ملامت نہیں ہوگی اور اپنے عیال سے شروع کر۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیتَةَ السَّوْءِ (الترمذی: 664)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور موت کی شدت کو دفع کرتا ہے۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

روزہ اوراس کے مسائل

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:۱۸۳)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اورفرماتا ہے: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ:۱۸۵)۔

ترجمہ: تم میں سے جوبھی اس مہینے (رمضان) کو پالے اُسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ ، فَقَالَتْ اَ حَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَلٰكِنِّيْ اَسْأَلُ، قَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ (البخاری:321،مسلم:763،ابو داؤد:262)۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ میں نے عرض کیا حیض والی عورت کا مسئلہ کس طرح ہے، یہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ فرمایا کیا تم حروری فرقے سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں بلکہ میں تو مسئلہ پوچھ رہی ہوں۔ فرمایا: ہمیں یہ چیزیں پیش آتی تھیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلاَ تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ (البخاری: 5195،السنن الکبری للنسائی:2933)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور

IslamThe World Religion

عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی صریح اجازت کے بغیر خرچ کر دے تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى، قَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ: إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ، وَرَخَّصَ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ (النسائی:2277)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابوقلابہ نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ: میں کسی کام کے سلسلے میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا۔آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔آپ نے فرمایا:''آؤ کھانا کھاؤ۔'' میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔آپ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نصف نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے۔اسی طرح حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی۔''

رمضان شریف کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا ہر مسلمان کیلئے سنتِ مؤکدہ ہے۔اپنے ملک کی رؤیت ہلال کمیٹی کے اعلان پر روزہ رکھنا اور عید کرنا جائز ہے۔اگر کوئی شخص رمضان کا چاند دیکھ لے تو لوگ اسکی بات مانیں یا نہ مانیں، وہ خود روزہ ضرور رکھے (کنز الدقائق صفحہ ۶۷، قدوری صفحہ ۴۵)۔

روزے کا وقت طلوعِ فجر ثانی سے لے کر سورج غروب ہو جانے تک ہے۔سحری کا وقت ختم ہوتے ہی روزہ رکھ لینا چاہیے۔سحری آخری وقت میں کھانا اور افطار کا وقت ہوتے ہی فوراً افطار کر دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

سُرمہ لگانے، تیل لگانے، خوشبو لگانے، تھوک نگلنے، بیوی کو بوسہ دینے، ٹیکہ لگوانے (خواہ گوشت میں ہو یا رگ میں) اور سطحی زخم پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔کسی چیز کا صرف ذائقہ چکھ کر تھوک دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔اگر قدرتی طور پر خود بخود قے آ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ نہاتے وقت کان میں پانی پڑ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔البتہ کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔سگریٹ، حقّہ، بیڑی، نسوار، ہر قسم کے مشروب (دودھ، پانی، جوس وغیرہ)، طعام اور

Islam The World Religion

کسی بھی چیز کے حلق کے اندر چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔میاں بیوی کے صحبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جس نے جان بوجھ کر قے کردی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا،مگر اس پر کفّارہ ادا نہیں کرنا پڑے گا صرف ایک روزہ قضا کر کے رکھنا پڑے گا۔مسافر اگر روزہ رکھ سکے تو اچھی بات ہے ورنہ اسے بعد میں قضا کر کے رکھنے کی اجازت ہے۔ایسا ضعیف یا بیمار عورت یا مرد جو فی الحال بھی روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ اس کے صحت یاب ہونے کی توقع بھی نہیں،اس کی طرف سے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین آدمی کو صبح وشام کا کھانا بطور فدیہ کے کھلانا چاہیے۔عام صحت مند یا وقتی طور پر مجبور انسان ایسا نہیں کرسکتا۔بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو ساٹھ روزے مسلسل رکھے،یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے،یا ایک غلام آزاد کرے۔

افطار کا وقت

سورج کی ٹکیہ کے غائب ہونے کے فوراً بعد افطار کا وقت بلا تاخیر شروع ہوجاتا ہے۔یہ بات احادیث شریفہ سے ثابت ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ: **وَغَابَتِ الشَّمْسُ** یعنی سورج غائب ہوجائے تو افطار کا وقت ہوگیا(مسلم حدیث:۲۵۵۸)۔اور احکام القرآن میں ہے کہ: **اِذَا سَقَطَ الْقُرْصُ اَفْطَرَ وَلَا خِلَافَ فِيْ اَنَّهُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدِ انْقَضٰى وَقْتُ الصَّوْمِ** یعنی جب ٹکیہ گرجائے تو افطار ہوگیا اور اس پر اجماع ہے کہ جب سورج غائب ہوجائے تو روزے کا وقت ختم ہو جاتا ہے(احکام القرآن جلد ا صفحہ ۲۴۲)۔

اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعتَكِفُ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعدِهِ (البخاری: 2026،مسلم:2784،ابو داؤد:2462،الترمذی: 790)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دنوں میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

حضرت ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِن بَعدِهِ أَيْ فِي بُيُوتِهِنَّ لِمَا سَبَقَ مِنْ عَدَمِ رِضَائِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِفِعْلِهِنَّ وَ كَذَا قَالَ الْفُقَهَاءُ يُسْتَحَبُّ لِلنِّسَاءِ أَنْ تَعْتَكِفْنَ فِي مَكَانِهِنَّ یعنی ازواجِ مطہرات کے اعتکاف سے مراد ان کا اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا ہے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کا مساجد میں اعتکاف بیٹھنا ناپسند فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے فقہاء نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے لیے اپنے گھروں میں اعتکاف بیٹھنا مستحب ہے (مرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۳۲۶)۔

اگر عورت اعتکاف بیٹھنا چاہے تو گھر میں ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں بیٹھے۔ اور اگر اعتکاف کے دوران حیض شروع ہو جائے تو فوراً اعتکاف توڑ دے۔

لیلۃ القدر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (القدر: 3)۔

ترجمہ: لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (مسلم: 2788، الترمذی: 796)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری دس دنوں میں وہ مجاہدہ کرتے تھے جو ان کے علاوہ دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ شَدَّ مِيْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ (البخاری: 2024، مسلم: 2787، النسائی: 1639، ابن ماجۃ: 1768، ابو داؤد: 1376)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا تہبند کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور گھر والوں کو جگاتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى تَلَاحَى الرَّجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ (مؤطا الامام مالك كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة القدر حديث رقم:13)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے رمضان کی یہ رات دکھائی گئی حتیٰ کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے تو یہ رات بھلا دی گئی۔ اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

حج اور عمرہ کے مسائل

عورت کے حج اور عمرے کا طریقہ مرد جیسا ہی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ عورت کا احرام اس کا عام لباس ہوتا ہے، عورت نے سر ڈھانپنا ہوتا ہے، چہرے کو نہیں ڈھانپنا ہوتا، تلبیہ بلند آواز سے نہیں پڑھنا ہوتی بلکہ اسطرح پڑھے جسے اسکے اپنے کان سن سکیں۔ طواف میں رمل نہیں کرنا ہوتا، صفا و مروہ کے سبز ستونوں کے درمیان دوڑنا نہیں ہوتا اور سر نہیں منڈانا ہوتا بلکہ تھوڑے سے بال کترنا ہوتے ہیں۔

(1)۔عمرہ کی تفصیل

زندگی میں ایک بار عمرہ کرنا سنتِ مؤکدہ ہے(شامی جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ ، طحطاوی صفحہ ۷۴۰)۔ یہ حج کے دن کے سواء سال کے کسی بھی دن کیا جا سکتا ہے۔ میقات سے احرام باندھ کر کعبہ کا طواف کرنے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے اور سعی کے بعد قصر کرانے سے عمرہ مکمل ہو جاتا ہے۔ خواہ ایک دن میں کئی عمرے کر لیے جائیں یا روزانہ عمرہ کرتی رہیں۔ اب اس موضوع پر قرآن وسنت ملاحظہ کریں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آلِ عمران:۹۷)۔

ترجمہ: اور اللہ کی خاطر لوگوں پر کعبہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

اور فرماتا ہے: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ(البقرة: 196)۔

ترجمہ: اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے مکمل کرو۔

اور فرماتا ہے: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾(البقرة: 158)۔

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جس نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا

IslamTheWorldReligion

تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان دونوں کے چکر لگائے، اور جس نے خوشدلی سے جو کام کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا علم والا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ لَا وَاَنْ تَعتَمِرَ فَهُوَ اَفْضَلُ (الترمذی: 931، سنن الدار قطنی: 2698)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ فرمایا: نہیں، اور اگر تم عمرہ کرو تو یہ افضل ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِعْتَمِرْ مَا اَمْكَنَكَ (المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 4 صفحتہ 199)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قتادہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب بھی تیرے لیے ممکن ہو عمرہ کر لیا کر۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ (البخاری: 1774)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عکرمہ فرماتے ہیں کہ: ابن عمر نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا۔ (یعنی عمرہ کرنے کے لیے پہلے حج کرنا شرط نہیں اور عمرہ کر لینے کی وجہ سے حج لازم نہیں ہو جاتا)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجَاوِزُ اَحَدٌ الْمِيْقَاتَ اِلَّا مُحْرِماً (المعجم الکبیر للطبرانی: 12236، المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 4 صفحتہ 509 مرسلا)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص میقات سے آگے نہ جائے بغیر احرام باندھے۔

Islam The World Religion

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَ كَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا (البخاری:1526،مسلم :2803،ابو داؤد :1738،النسائی :2657)۔صحیح

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، اور اہل شام کے لیے جحفہ کو، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو۔ یہ سب ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو کسی دوسری جگہ سے آ کر ان مواقیت سے گزریں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرے کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہوں تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اٹھے ہیں، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ (ابوداؤد:1739،النسائی:2656)۔صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات قرار دیا۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ (الترمذی:830)۔حسن

ترجمہ : حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ : میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ نے احرام باندھنے کے لیے پہلا لباس اتار دیا اور غسل فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّداً ، يَقُوْلُ:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، لَا يَزِيْدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ (البخاری :1540 ، 5915،

Islam The World Religion

مسلم: 2814)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بال کسی چیز کے ذریعے خوب جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ بلند آواز سے فرمارہے تھے: لَبَّيكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيكَ لَبَّيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، آپ نے ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْنَا مَكَّةَ عِنْدَ اِرْتِفَاعِ الضُّحىٰ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَبَدَأَ بِالْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثاً وَمَشٰى أَرْبَعاً حَتّٰى فَرَغَ فَلَمَّا فَرَغَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ (المستدرك للحاكم: 1706)۔ وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم دن نکلنے کے بعد مکہ میں داخل ہوئے تو نبی کریم مسجد کے دروازے پر تشریف لائے اور اپنی سواری کو بٹھایا، پھر مسجد میں داخل ہوئے، تو حجر اسود سے ابتداء فرمائی، اسے استلام کیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر آپ نے تین چکروں میں رمل فرمایا، اور چار چکر محض چلتے رہے، حتیٰ کہ فارغ ہو گئے۔ جب فارغ ہوئے تو حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور اس پر اپنے دونوں ہاتھ مبارک رکھ کر اپنے چہرہ انور پر مسح فرمایا۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ (البخاری: 1609، مسلم: 3061)۔

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ از والد خود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دو رکن یمانی کے سوا کعبہ کے اور کسی کونے کو استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

Islam The World Religion

عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَأَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ (المسند لاحمد بن حنبل: 15361، الترمذی: 960، النسائی: 2922)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت طاوس ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے ملا (ابن عباس مراد ہیں) فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز ہے، باتیں کم کیا کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (المسند لاحمد بن حنبل: 15335، ابو داؤد: 1892، السنن الکبری للنسائی: 3934)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھتے ہوئے سنا: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (البخاری: 1616، مسلم: 3049)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے جب حج یا عمرہ کا طواف کیا تو پہلے تین چکر دوڑ کر لگائے (یہ خواتین کا کام نہیں) اور چار چکر معمول کے مطابق چل کر لگائے پھر (مقام ابراہیم پر) دو رکعت نماز پڑھی پھر صفاء اور مروہ کے درمیان سعی کی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَصَبَّ عَلَى رَاسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الصَّفَا فَقَالَ: اِبْدَءُ وْا بِمَا بَدَأَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ (المسند لاحمد بن

Islam The World Religion

حنبل: 15181،15108)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین چکروں میں حجر سے حجر تک رمل فرمایا (یہ خواتین کا کام نہیں)، پھر (سات چکر مکمل کرنے کے بعد) حجرِ اسود کی طرف پلٹے، پھر زمزم کی پاس تشریف لے گئے اور اس میں سے پیا اور اپنے سر مبارک پر انڈیلا، پھر پلٹے اور حجرِ اسود کا استلام فرمایا، پھر صفا کی طرف پلٹے اور فرمایا: اسی سے شروع کرو جس سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے (یعنی اس آیت میں: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ (البخاری:1637)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا، تو آپ نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَرِبَ مَآءَ زَمْزَمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ (المصنف لعبد الرزاق:9112، المستدرك للحاكم :1774)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زمزم پیتے تو یہ دعا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ (الترمذی:963)۔حسن

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا آبِ زمزم اپنے ساتھ اٹھالاتی تھیں اور بتاتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ساتھ اٹھالاتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً (البخاری: 1782، مسلم: 3038)۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

Islam The World Religion

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي (البخاری :1863، مسلم :3039)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے حج سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہیں حج پر جانے سے کیا چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ابوفلاں، انکی مراد تھی ان کا شوہر، اسکے پاس پانی لاد کر لانے والے دو اونٹ تھے، ایک اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج پر چلا گیا اور دوسرے اونٹ کے ذریعہ ہم اپنی زمین کو پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(2)۔ حج کی تفصیل

حج پانچ دنوں میں مکمل ہوتا ہے، ان پانچ دنوں کی تفصیل یوں ہے:

8 ذوالحج

(1)۔ ظہر سے پہلے پہلے مکہ سے منیٰ۔ (2)۔ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر یعنی پانچ نمازیں۔

9 ذوالحج

(1)۔ ظہر سے پہلے پہلے منیٰ سے عرفات۔ (2)۔ ظہر اور عصر کی نماز عرفات میں اکٹھی۔ (3)۔ اس کے بعد زیادہ سے زیادہ دعائیں۔ (4)۔ زوال سے لے کر غروبِ آفتاب تک وقوفِ عرفات کا وقت ہے۔ (5)۔ غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ جانا ہے۔ (6)۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھنا ہے خواہ کتنی ہی دیر ہو جائے۔ (7)۔ رات کو مزدلفہ میں قیام کرنا ہے اور خوب دعائیں کرنا ہیں۔

Islam The World Religion

10 ذوالحج

(1)۔مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے اندھیرے پڑھ کر سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کو روانہ ہو جانا ہے۔(2)۔منیٰ میں بڑے جمرہ کو رمی کرنا ہے۔(3)۔قربانی کرنا ہے۔(4)۔قصر کرانا ہے۔(5)۔احرام سے نکلنا ہے۔(6)۔کعبہ چلے جانا ہے اور طوافِ زیارت کرنا ہے اور صفا مروہ کی سعی کرنا ہے(7)۔واپس منیٰ آ کر یہاں رات گزارنا ہے۔

11 ذوالحج

منیٰ میں ظہر کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا ہیں۔

12 ذوالحج

منیٰ میں ظہر کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا ہیں۔

صحت اور تقویٰ والے لوگ 13 تاریخ کو بھی ظہر کے بعد جمرات کو کنکریاں ماریں تو اچھا ہے، لیکن اگر نہ ماریں بلکہ 12 تاریخ کو ہی واپس چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔رخصت ہونے سے پہلے طوافِ صدر کریں۔اس میں صرف طواف ہوتا ہے، صفا مروہ کی سعی نہیں۔حج کے پانچ دن مکمل ہوئے۔

اب اس موضوع پر قرآن وسنت ملاحظہ کریں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو سال تک مدینہ میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کو جانے والے ہیں۔چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپکی اقتداء کریں۔ہم سب لوگ آپکے ساتھ گئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Islam The World Religion

مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے منتہائے نظر تک اپنے آگے دیکھا تو مجھے سوار اور پیادے نظر آرہے تھے۔ اور دائیں اور بائیں جانب اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اسکی مراد کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ ﷺ نے رکن کی تعظیم کی، پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق طواف کیا۔ پھر مقامِ ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی قرأت کی۔ پھر آپ نے رکن کے پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا) دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی، اور فرمایا: اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، اسکے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپکے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتیٰ کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔ حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا (مسلم :

Islam The World Religion

2950، ابو داؤد: 1905، ابن ماجة: 3074، سنن الدارمی: 1856)۔ صحیح

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الإِحْرَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لاَ تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ، وَلاَ الْعَمَائِمَ، وَلاَ الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلاَنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلاَ الْوَرْسُ، وَلاَ تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ(البخاری: 1838، ابو داؤد: 1825، الترمذی: 833)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حالت احرام میں ہمیں کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے اور نہ ٹوپیاں۔ اگر کسی کے جوتے نہ ہوں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ اسی طرح کوئی ایسا لباس نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگا ہو۔ احرام کی حالت میں عورتیں منہ پر نقاب نہ ڈالیں اور دستانے بھی نہ پہنیں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلاَ تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ (ابوداؤد: 1825، 1826، البخاری: 1838، الترمذی: 833)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: احرام والی عورت نقاب نہ کرے اور دستانے نہ پہنے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلاَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ: اخْرُجْ مَعَهَا(البخاری: 1862)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی عورت اپنے محرم رشتہ دار کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ

Islam The World Religion

جائے جب تک وہاں ذی محرم موجود نہ ہو۔ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ! میں فلاں لشکر میں جہاد کے لیے نکلنا چاہتا ہوں، لیکن میری بیوی کا ارادہ حج کا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا(مسلم : 3266، ابو داؤد : 1723، المسند لأحمد بن حنبل : 8489، صحيح ابن حبان : 2728، السنن الكبرى للبيهقى : 5411)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے حلال نہیں وہ ایک رات کی مسافت طے کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ ایسا آدمی ہو جو اس کا محرم ہو۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ نامحرم کے ساتھ عورت کا حج یا عمرے پر جانا منع ہے، اگر کوئی محرم ساتھ جانے کو تیار نہ ہو تو ایسی عورت پر حج فرض ہی نہیں۔عورت خواہ کتنی ہی بوڑھی ہو اس کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے، خواہ گروپ کے ساتھ جارہی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ : عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ ؟ فَقَالَتْ : أَلَيْسَ لَكُنَّ بِنَا أُسْوَةٌ ؟ لَيْسَ عَلَيْكُنَّ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (المصنف لابن ابى شيبة المجلد 4 صفحته 224)۔صحيح

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: کیا عورتوں کے لیے رمل ضروری ہے؟ تو فرمایا: کیا تمہارے لیے ہم نمونہ نہیں ہیں؟ تم پر بیت اللہ کا رمل اور صفا اور مروہ کے درمیان (بطن وادی میں) دوڑنا لازم نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (الدار قطنى : 2768، السنن الكبرى للبيهقى : 9286)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عورتوں پر بیت

Islam The World Religion

اللہ کے طواف میں دوڑنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا لازم نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، اقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ (البخاری: 5559، سنن ابن ماجة: 2963)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مقام سرف میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے، کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ اس لیے حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف کعبہ کا طواب نہ کرو اور آنحضرت ﷺ نے اپنے بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ، إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ (ابو داؤد: 1985)۔

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے سر منڈانا نہیں ہے۔ ان کے لیے صرف بال کترنا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا (الترمذی: 914، النسائی: 5064)۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنا سر مونڈوائے۔

عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ كَيْمَا تَسَعَكُمْ، فَقَدْ جَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْخَيْرِ، فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا، وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (النسائی: 4230)۔

ترجمہ: حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں

Islam The World Religion

نے تم کو تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے روکا تھا تاکہ سب لوگ کھا سکیں لیکن اللہ تعالیٰ نے صورتِ حال بہتر فرما دی ہے۔ اب کھاؤ صدقہ کرو اور ذخیرہ کر کے بھی رکھ لو۔ یہ (عید کے) دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

حج کے مسائل زبانی یاد کرنا اور یاد رکھنا بہت مشکل کام ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ہو تو حج کا تفصیلی طریقہ سمجھانے اور عملاً حج کرانے کے لیے وہاں پر عملہ موجود ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ، لَا قِتَالَ فِيهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ (ابن ماجة: 2901) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں جنگ نہیں ہوتی۔ وہ حج اور عمرہ ہے۔

قربانی

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ، اَلْأَضْحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى (کتاب الآثار: 785) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قربانیاں ہر علاقے والوں پر واجب ہیں سوائے حاجیوں کے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس سے دلیل پکڑتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا فرمان ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَ كَبَّرَ ، قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعاً قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ (البخاری: 5565، مسلم: 5087) ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، انہیں اپنے دستِ اقدس سے ذبح فرمایا اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ان کے پہلو پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔ اور فرما رہے تھے بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

Islam The World Religion

عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمّٰى وَ كَبَّرَ وَذَبَحَ (شرح معاني الآثار : 6090، وروىٰ نحوه ابو داؤد: 2795، الترمذي: 1521، ابن ماجة: 3121، سنن الدارمي: 1952). صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ جب انہیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: میں اپنے چہرے کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا (آگے پوری آیت)۔ اے اللہ تیری توفیق سے اور تیری خاطر، محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور ذبح فرمادیا۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ (مؤطا امام محمد صفحته 283، مسلم: 3185، ابو داؤد: 2808، الترمذي: 904، 1502، ابن ماجة: 3132). صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گائے سات کی طرف سے ہے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا (الترمذي : 1493، ابن ماجة: 3126). حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو خون بہانے سے زیادہ اللہ کو پیارا ہو۔ اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی۔ اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ کے ہاں قبولیت پا جاتا ہے، پس اس بات سے خوش ہو جاؤ۔

Islam The World Religion

مکہ مکرمہ کے مقدس مقامات کی زیارت

اگر ہو سکے تو جَنَّۃُ الْمُعَلّٰی کے باہر کھڑی ہو کر ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ و دیگر مدفونین کو ایصالِ ثواب کریں۔ مکانِ ولادت حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ، مکانِ ولادت حضرت ابوبکر صدیق و مکانِ ولادت حضرت علی رضی اللہ عنہما، جبل ثور، غارِ حرا، مسجد الجن ، جبلِ رحمت مقاماتِ متبرکہ کی زیارت کریں (بہارِ شریعت جلد 1 ب صفحہ 1150، خلاصۃ الکلام از علامہ زینی دحلان جلد 2 صفحہ 278، انوار الحدیث صفحہ 44)۔

(3)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (النساء: 64)۔

ترجمہ: کاش یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تو آپ کے پاس آتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً : مَنْ حَجَّ ، فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي (سنن الدار قطني: 2667، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 10274، 10275 ، المعجم الكبير للطبراني : 13314 ، 13315 بسند آخر ، المعجم الاوسط : 3376، مجمع الزوائد: 5843، 5844)۔حسن لغيره

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي (سنن الدار قطني: 2669، الشفاء المجلد 2 صفحته 68، الوفا المجلد 2 صفحته 800، ورواه البزار المجلد 2 صفحته 57 عن موسىٰ بن هلال وقال ابن عدى ارجو انه لا بأس به، مجمع الزوائد: 5841 ، و كذا فى المعجم الكبير بسند آخر ولفظه: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: 12971، والاوسط :

Islam The World Religion

4546، مجمع الزوائد:5842)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ دِیۡنَارٍ أَنَّہٗ قَالَ : رَأَیۡتُ عَبۡدَ اللّٰہِ بۡنَ عُمَرَ یَقِفُ عَلٰی قَبۡرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَیَدۡعُو، ثُمَّ یَدۡعُو لِأَبِی بَکۡرٍ ، وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا (مؤطاالامام مالك : 397، السنن الکبریٰ للبیہقی :10272)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر کھڑے دیکھا، پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا اور دعا کی، پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کی۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا بَیۡنَ بَیۡتِی وَمِنۡبَرِی رَوضَةٌ مِنۡ رِیَاضِ الۡجَنَّةِ وَمِنۡبَرِی عَلٰی حَوضِی (البخاری : 1196، 1888، 7335، 6588، مسلم :3370)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

عَنۡ اَبِی الزُّبَیۡرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِی مَسۡجِدِی اَفۡضَلُ مِنۡ اَلۡفِ صَلٰوةٍ فِیمَا سِوَاهُ اِلَّا الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَصَلٰوةٌ فِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَفۡضَلُ مِنۡ صَلٰوةٍ فِی مَسۡجِدِی هٰذَا بِمِائَةِ صَلٰوةٍ (المسند لاحمد بن حنبل:16123، بلوغ المرام صفحة163)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری مسجد میں نماز اس کے علاوہ جگہوں میں نماز سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں نماز میری مسجد میں نماز سے سو گنا افضل ہے۔

Islam The World Religion

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعاً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مسلم: 3347، مؤطا الامام مالك كتاب الجامع باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها:3، المسند لاحمد بن حنبل:7852)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری امت کا جو شخص مدینہ کی مشکلات اور شدت پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا (المسند لاحمد بن حنبل:5437، الترمذى:3917، ابن ماجة:3112)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس کے پاس استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ مرے۔ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً (مسلم:3357، المسند لاحمد بن حنبل:20813)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ (البخارى: 1885، مسلم:3326)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں اس سے دوگنا برکت رکھ دے جتنی تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

Islam The World Religion

دیگر مزارات اور مقاماتِ مقدسہ

جنت البقیع (بقیع الغرقد) کی زیارت خواتین کو باہر سے ہی کرائی جاتی ہے۔ سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، آیت الکرسی اور درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں۔ عَلٰی حَبِیْبِھِمْ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر انور میدانِ اُحد میں ہے۔ بعض دیگر شہداءِ اُحد کی قبریں بھی وہیں پر ہیں۔ وقت نکال کر وہاں حاضری دیں۔ سلام عرض کریں اور ایصالِ ثواب کریں۔

مسجد قبا وہ مسجد ہے جس کا سنگِ بنیاد محبوب کریم ﷺ نے ہجرت کر کے تشریف لاتے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے رکھا تھا۔ یہ مسجد مدینہ شریف سے باہر تھی، اب آبادی بڑھنے سے شہر مقدس کے اندر آ گئی ہے۔ محبوب کریم ﷺ ہر ہفتہ کے دن اس مسجد میں جا کر نماز ادا فرماتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے (بخاری: ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، مسلم: ۳۳۸۹)۔

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ مسجد تمام مساجد سے افضل ہے۔ حبیب کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے گھر سے وضو کیا اور مسجد قبا میں جا کر نماز ادا کی اسے عمرے کا ثواب ملے گا (ابن ماجہ: ۱۴۱۲)۔ اس مسجد میں خوب دعائیں کرنی چاہییں۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

نکاح کے مسائل

سسرال کی طرف سے جہیز کی شرائط عائد کرنا غلط بلکہ ظلم ہے۔حق مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے۔زیادہ کی کوئی حد نہیں۔عورت کا کھانا، پینا، لباس اور رہائش شوہر کے ذمے ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا:

لَا مَهْرَ دُونَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ یعنی دس درہموں سے کم کوئی مہر نہیں (سنن دارقطنی: ۳۵۵۹)۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا، وَالنَّشُّ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ (مسلم :3489)۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔اور نش نصف اوقیہ کا ہوتا ہے، یہ کل پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ (المستدرك للحاكم :2742)۔صحيح وافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین حق مہر وہ ہے جو آسان ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ، وَفَسَادٌ عَرِيضٌ (الترمذی: 1084، ابن ماجة: 1967)-حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام دے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اس سے نکاح کر دو۔اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ،

Islam The World Religion

تَرِبَتْ يَدَاكَ (البخاری: 5090، مسلم: 3635)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے، تو دیندار عورت سے نکاح کرکے کامیابی حاصل کر (اگر ایسا نہ کرے تو) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ (البخاری: 5082)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت ہوتی ہے جو اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال اسباب میں اس کی بہت عمدہ نگہبان ونگراں ثابت ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ، عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ (مسلم: 3466، ابن ماجة: 1885)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شغار سے منع فرمایا، اور شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے کی بیٹی لے کر اس طرح کرے کی ان کے درمیان حق مہر نہ ہو (بغیر مہر مقرر کے وٹہ سٹہ کرنا)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ (البخاری: 5136)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے مشورہ نہ کیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح

Islam The World Religion

اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت اجازت کیونکر دے گی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے۔یہ خاموشی اس کا اذن سمجھی جائے گی۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا اِمْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ (ابو داؤد:2083، الترمذی:1102، ابن ماجة:1879، سنن الدارمی:2188، المسند لاحمد بن حنبل:25202)۔حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرلیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَهُ، فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا: لَا نَدَعُ أَبْنَاءَنَا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ} (البقرة: 256) قَالَ أَبُو دَاوُد: الْمِقْلَاتُ: الَّتِي لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ (ابو داؤد: 2682، السنن الکبری للنسائی: 10983)۔

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی عورت ایسی ہوتی کہ اس کے بچے زندہ نہ رہتے، تو وہ نذر مان لیا کرتی تھی کہ اگر اس کا بچہ زندہ رہا تو وہ اسے یہودی بنا ڈالے گی۔سو جب بنو نضیر کو مدینے سے جلاوطن کیا گیا تو ان میں انصاریوں کے لڑکے بھی تھے۔(جو اس قسم کی نذر کے تحت یہودی بنائے گئے تھے) انہوں نے کہا: ہم اپنے بچوں کو نہیں چھوڑیں گے (ان کے ساتھ نہیں جانے دیں گے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی {لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ} یعنی دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں۔ہدایت، گمراہی کے مقابلے میں واضح اور نمایاں ہو چکی ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں اَلْمِقْلَاةُ وہ عورت ہوتی ہے جس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں۔

Islam The World Religion

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ ، وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ(مسلم : 3438، البخاري: 5110، ابو داؤد: 2066، النسائي: 3289)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بھائی کی بیٹی پر پھوپھی کو نہ بیاہا جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے (اصل مقصود یہی ہے کہ یہ اکٹھی ایک شخص کے نکاح میں نہ آئیں)۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ (الترمذی : 1146، احمد: 1096)۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہ سارے رشتے حرام کردیے ہیں جونسب سے حرام ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (الترمذی : 1157، مسلم : 3616، النسائي: 3482، ابن ماجة: 2006، المسند لأحمد بن حنبل: 7262)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ صاحبِ فراش (یعنی شوہر) کا ہوگا، اور زانی کے لیے پتھر ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ ، وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا (الترمذی: 1143، ابو داؤد: 2240، ابن ماجة: 2009)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس چھ سال بعد پہلے نکاح ہی پر واپس بھیج دیا اور پھر سے نیا نکاح نہیں کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ

Islam The World Religion

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيَّ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ (الترمذی : 1144، ابو داؤد : 2239,2238، ابن ماجة : 2008)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوکر آیا پھر اس کی بیوی بھی مسلمان ہوکر آ گئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول اس نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ تو آپ اسے مجھے واپس دے دیجئے۔ تو آپ نے اُسے اسی کو واپس دے دیا۔

ان حدیثوں سے واضح ہوا کہ اسلام سے پہلے کے نکاح درست مانے گئے تھے، حتیٰ کہ انہیں بعد میں بھی برقرار رکھا گیا، خواہ نکاح کسی نے بھی پڑھایا ہو۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور : 31)۔

ترجمہ: اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہا کریں، اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ دادا یا شوہروں کے باپ دادا یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی باندیوں یا اپنے خدمت گار مردوں پر جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں (نہایت بوڑھے یا خنثی وغیرہ) یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں، کسی پر اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، اور اپنے پاؤں زمین پر نہ ماریں کہ چھنکار سے ان

Islam The World Religion

کا پوشیدہ زیور معلوم ہوجائے اور اے ایمان والو سب اللہ کے آگے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا(الاحزاب:32)۔

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو کسی اجنبی شخص سے نرم بات نہ کرنا، تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید نہ پیدا کرے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى(الطلاق:6)۔

ترجمہ: عورتوں کو عدت کے دنوں میں اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ دو اور اگر حمل سے ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو، پھر اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے سے دودھ پلائیں تو ان کو ان کی اجرت دو اور بچے کے بارے میں پسندیدہ طریق سے موافقت رکھو۔ اور اگر باہم نا اتفاقی ہو جائے تو بچے کو اس کے باپ کے کہنے سے کوئی اور عورت دودھ پلائیگی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا(النساء:19)۔

ترجمہ: مومنو! تم کو جائز نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو انہیں گھروں میں مت روک رکھنا۔ ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں تو روکنا درست ہے اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو سہو۔ تو اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں سے بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔

Islam The World Religion

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا(النساء: 24)۔

ترجمہ: اور شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر وہ جو اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر تمہارے قبضے میں آ جائیں۔ یہ حکم اللہ نے تم پر لکھ دیا ہے اور ان محرمات کے علاوہ باقی عورتیں تم پر حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرلو بشرطیکہ نکاح سے مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ کہ شہوت رانی۔ تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کردو۔ اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهَا سَوْدَةُ وَكَانَتْ مُصْبِيَةً وَكَانَتْ لَهَا خَمْسَةُ صِبْيَةٍ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ بَعْلٍ لَهَا مَاتَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَمْنَعُكِ مِنِّي؟، قَالَتْ: وَاللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا يَمْنَعُنِي مِنْكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ أَحَبَّ الْبَرِيَّةِ إِلَيَّ وَلَكِنِّي أُكْرِمُكَ أَنْ تَضْغُوَ هَؤُلَاءِ الصِّبْيَةَ عِنْدَ رَأْسِكَ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، قَالَ: أَمَا يَمْنَعُكِ مِنِّي شَيْءٌ غَيْرُ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: لَا وَاللهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُكِ اللهُ إِنَّ خَيْرَ نِسَاءٍ رَكِبْنَ أَعْجَازَ الْإِبِلِ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ (المعجم الكبير للطبراني: 13014)۔ ومثله عن ام هانى رضى الله عنها (الطبرانى: 5619،4242)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا، جسے سودا کہا جاتا تھا اور وہ خاتون بچوں والی تھی اور اس کے پانچ یا چھ بچے اس شوہر میں سے تھے جو فوت ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: آپ کو مجھ سے نکاح

Islam The World Religion

کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟اس نے کہا: اے اللہ کے نبی، اللہ کی قسم میرے لیے کوئی چیز مانع نہیں بلکہ آپ تو مجھے تمام انسانیت میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔لیکن مجھے آپ کا احترام مانع ہے کہ یہ سب بچے صبح شام آپ کے سر کے پاس نہ روئیں۔آپ نے فرمایا: کیا تجھے اس کے علاوہ کوئی چیز میرے لیے مانع نہیں؟ اس نے کہا: نہیں اللہ کی قسم۔آپ نے اس سے فرمایا: اللہ تجھ پر رحمت کرے، اونٹوں کی کوہان پر سوار ہونے والی (یعنی قریشی) عورتون میں سب سے افضل وہ عورتیں ہیں جو اپنے چھوٹے بچوں پر زیادہ مہربان ہیں جو کچھ ان کے شوہر کے ہاتھ میں دولت ہے اس کی زیادہ نگرانی کرتی ہیں۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

طلاق کے مسائل

وَعَنْ ثَوبَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقاً فِي غَيرِ مَا بَأْسٍ ، فَحَرَامٌ عَلَيهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ (ابو داؤد: 2226 ، الترمذی: 1186، ابن ماجة: 2055، سنن الدارمی: 2274)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کیا جنت کی خوشبو اس پر حرام ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ الطَّلَاقُ (ابو داؤد: 2178، ابن ماجة: 2018)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ : اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ (ابو داؤد : 2194 ، الترمذی: 1184، ابن ماجة: 2039، سنن الدار قطنی: 3895)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدہ ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدہ ہے۔ نکاح، طلاق اور رجوع۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرَ العَجْلَانِي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً أَمَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مؤطا الامام مالك : 1181 من كتاب الطلاق، البخاری: 5259، مسلم: 3743، ابو داؤد: 2245، النسائی: 3402، ابن ماجة: 2066)۔ صحیح، و زاد ابو داؤد فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابو داؤد: 2250)۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو رسول

Islam The World Religion

اللہ ﷺ کے سامنے تین طلاقیں دیں۔ ابوداؤد میں زیادہ (وضاحت کے ساتھ) روایت کیا ہے کہ: آپ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَرَأَیْتَ لَوْ طَلَّقْتُہَا ثَلَاثاً ، قَالَ إِذًا قَدْ عَصَیْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ اِمْرَأَتُكَ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 4 صفحته 11، سنن الدار قطنی: 3922). صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں عورتوں کو تینوں طلاقیں دے دوں۔ فرمایا: پھر تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَہُ ثَلَاثَ تَطْلِیقَاتٍ جَمِیْعاً ، فَقَامَ غَضْبَاناً ، ثُمَّ قَالَ أَیُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَا بَیْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟ حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَلَا أَقْتُلُهُ ؟ (النسائی: 3401). رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے دی تھیں۔ آپ ﷺ جلال میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا: کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ میں تم میں موجود ہوں؟ حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً ، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَیْهِ ، ثُمَّ قَالَ یَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَیَرْكَبُ الْحَمُوقَةَ ثُمَّ یَقُولُ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰہَ فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجاً ، عَصَیْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ (ابو داؤد: 2197). صحیح

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی

Islam The World Religion

ہیں۔آپ خاموش ہو گئےحتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ اس کی بیوی اسے واپس کر دیں گے۔پھر فرمایا: تم میں سے جس کی مرضی ہو چل پڑتا ہےاور اونٹنی پرسوار ہو جاتا ہے۔پھر آ کر کہتا ہے اے ابنِ عباس،اے ابنِ عباس۔حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔تم اللہ سے نہیں ڈرے ہو،میں تمہارے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا۔تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہےاور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔

وَ قَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا اِنِّی طَلَّقْتُ امْرَأَتِی مِائَةَ تَطْلِيقَةً فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللہِ هُزُواً(مؤطاالامام مالك كتاب الطلاق:1)۔ صحیح

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔آپ کا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا تیری طرف سے اسے تین طلاقیں ہو گئیں اور ستانوے مرتبہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم, فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ, ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ, مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ, وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ, فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ, قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً(البخاری:5273)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے ان کے اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی۔(کیونکہ ان کے ساتھ رہ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی)اس پر آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا باغ(جو انہوں نے مہر میں دیا تھا)واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے(ثابت رضی اللہ عنہ سے)فرمایا کہ باغ قبول کر لو اور انہیں طلاق دے دو۔

Islam The World Religion

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ (الترمذی: 1119، ابو داؤد: 2076، ابن ماجة: 1935، المسند لأحمد بن حنبل: 4308، مسند ابی یعلی: 5054)۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

اس حدیث میں طلاق دینے کی شرط پر نکاح کرنے کی بات ہو رہی ہے، ایسا نکاح مکروہ تحریمی ہے، پہلا شوہر، دوسرا شوہر اور عورت تینوں گناہگار ہوئے، ان سب کا یہ فعل غلط ہے مگر عورت بہرحال پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی۔

اگر دوسرا شوہر طلاق دینے پر مجبور بھی نہیں، طلاق کی شرط بھی نہیں رکھی گئی، مگر اس کے دل میں بھلائی کی نیت سے طلاق دینے کا ارادہ موجود تھا تو یہ جائز ہے، ایسا آدمی اجر کا مستحق ہے۔ منصوبے کے بغیر حلالہ کا جواز حدیثِ عسیلہ سے ثابت ہے (البخاری:2639، مسلم:3526)۔

عدت کے مسائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (البقرۃ: 234)۔

ترجمہ: جو لوگ تم میں سے وفات دے دیے جائیں اور وہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (البقرۃ: 228)۔

ترجمہ: طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔

اور فرمایا: وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق: 4)۔

ترجمہ: تمہاری بیویوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان عورتوں کی بھی جنہیں ابھی تک حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں کی

IslamThe WorldReligion

عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثاً، لَهَا النَّفْقَةُ وَالسُّكْنٰى (شرح معانی الآثار للطحاوی: 4434، 4435، سنن الدار قطنی: 3904)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: طلاق یافتہ عورت کے لیے تین حیض تک نفقہ اور رہائش کا حق ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرُوِيَ مِثْلَهُ عَنْ عُمَرَ (مؤطا محمد صفحته 262)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے جنم دے دیا جو کچھ اس کے شکم میں تھا، تو آگے نکاح کے لیے حلال ہوگئی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الْمُعْتَدَّةَ عَنِ الْكُحْلِ وَالدُّهْنِ وَالْخِضَابِ وَالْحِنَّآءِ (النسائی: 3536)۔ صحیح، وَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ (النسائی: 3537)۔ ضعیف، لکن له شواهد

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدت والی عورت کو سرمہ، تیل، خضاب اور مہندی لگانے سے منع فرمایا۔ اور فرماتی ہیں کہ عدت والی عورت مجبوری کے علاوہ سرمہ نہ لگائے۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (البخاری: 5334، مسلم: 3729، ابو داؤد: 2299، الترمذی: 1196، سنن الدارمی: 2288، النسائی: 3500، مؤطا الامام مالك كتاب الطلاق: 101)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ فرمایا: جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ

Islam The World Religion

کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے چار مہینے اور دس دن۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ تَرَبُّصُ أَرْبَعِ سِنِينَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (مؤطا الامام مالك :52 من كتاب الطلاق)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گم شدہ آدمی کی بیوی کے بارے میں فرمایا کہ چار سال انتظار رہے پھر اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

الحاصل: عدت کے دوران با پردہ گھر میں رہنا ضروری ہے اور بناؤ سنگھار کی اجازت نہیں۔ طلاق شدہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔ حاملہ عورت کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ جس عورت کو ماہواری نہ آتی ہو خواہ بڑھاپے کی وجہ سے یا بچپن کی وجہ سے، اس کی طلاق کی عدت تین ماہ ہے۔ بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ جس عورت کو رخصتی یا خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق ہو جائے اس کی عدت نہیں ہوتی۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت اگر اپنے شوہر کی میت کے ساتھ باہر نکل جائے تو اس کی عدت ساقط ہو جاتی ہے، یہ محض غلط ہے اور جاہلانہ رسم ہے۔

مرد اور عورت میں قدرتی فرق

وَقُلْنَا يَآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ﴿٣٥﴾ (البقرة: 35)۔

ترجمہ: اور ہم نے کہا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ، لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ط وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۚ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (آل عمران: 36)۔

ترجمہ: جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو کہنے لگی کہ پروردگار مجھے تو لڑکی ہوئی ہے، اور جو کچھ ان کے ہاں پیدا ہوا تھا اللہ کو معلوم تھا، اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا۔ اور کہنے لگی: میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُونَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ

Islam The World Religion

اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَيۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَهُنَّ فَعِظُوۡهُنَّ وَاهۡجُرُوۡهُنَّ فِى الۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوۡهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيۡرًا (النساء: 34)۔

ترجمہ: مردعورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں، تو جو نیک خواتین ہیں، مردوں کے کہنے پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی خاطر مال وعزت کی حفاظت کرتی ہیں، اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی کرنے لگی ہیں تو پہلے ان کو زبانی سمجھاؤ، اگر نہ سمجھیں تو پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو۔ اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو پھر زدوکوب کر سکتے ہو اور اگر اطاعت کرنے لگ جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو، بیشک اللہ سب سے اعلی، جلیل القدر ہے۔

وَالۡمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنۡ يَّكۡتُمۡنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىۡٓ اَرۡحَامِهِنَّ اِنۡ كُنَّ يُؤۡمِنَّ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَبُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ اِنۡ اَرَادُوۡٓا اِصۡلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِىۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيۡهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ (البقرة: 228)۔

ترجمہ: اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رہیں، اور اگر وہ اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (عدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر، البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لِلَّذِيۡنَ يُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآٮِٕهِمۡ تَرَبُّصُ اَرۡبَعَةِ اَشۡهُرٍ ۚ فَاِنۡ فَآءُوۡ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ (البقرة: 226، 227)

ترجمہ: جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں ان کو چار مہینے تک انتظار کرنا چاہیے، اگر (اس عرصے میں قسم سے) رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں تو بھی اللہ سنتا (اور) جانتا ہے۔

Islam The World Religion

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً (النساء: 3)۔

ترجمہ: اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو۔ اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے)۔

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (البقرہ: 237)۔

ترجمہ: اور اگر تم عورتوں کو انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا، سوائے اس کے کہ عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقدِ نکاح ہے اپنا حق چھوڑ دیں (اور پورا مہر دے دیں) اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا، کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا (النساء: 4)۔

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھا لو۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (البقرۃ: 234)۔

ترجمہ: اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں اور جب یہ عدت پوری کر چکیں اور اپنے حق میں معروف طریقے سے نکاح کر لیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ تمہارے سارے کاموں سے خبردار ہے۔

Islam The World Religion

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (البقرۃ: 282)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم آپس میں کسی مقررہ میعاد کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تم میں (کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ) انصاف سے لکھے، نیز لکھنے والا جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے، اور جو شخص قرض لے وہی (دستاویز کا) مضمون بول کر لکھوائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا مالک ہے اور قرض میں سے کچھ کم نہ لکھوائے اور اگر قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف ہو یا مضمون لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کے) گواہ بنا لیا کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ بنانا پسند کرو کافی ہیں، تا کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اسے یاد دلا دے گی، اور جب گواہ (گواہی کے لئے) طلب کئے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس (کی دستاویز) کے لکھنے لکھانے میں سستی نہ کرنا، یہ بات اللہ کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور شہادت کے لیے بھی یہ بہت اچھا طریقہ ہے، اس سے تمہیں کسی طرح کا شک وشبہ بھی نہیں پڑے گا، ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے دیتے ہو تو اگر (ایسے معاملے کی) دستاویز نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور جب خرید وفروخت کیا کرو تو بھی گواہ بنا لیا کرو

Islam The World Religion

اور کاتب دستاویز کا اور گواہ معاملہ کرنے والوں کا کسی طرح کا نقصان نہ کریں۔ اگر تم ایسا کرو تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہے اور اللہ سے ڈرو، وہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْلِيَسْكُتْ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا (البخاری: 3331، مسلم: 3647)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے جب (اپنی بیوی میں) کوئی (پسند نہ آنے والا) معاملہ دیکھے تو اچھی طرح سے بات کہے یا خاموش رہے۔ اور عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک اختیار کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھ اس کے اوپر والے حصے میں ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے لگ جاؤ گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ، قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ (البخاری: 29، مسلم: 2109)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے جہنم دکھائی گئی تو اس میں اکثریت عورتوں کی تھی، جو کفر کرتی ہیں، عرض کیا گیا کیا عورتیں اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہوتی ہیں، اگر تم کسی عورت سے زمانہ بھر بھلائی کرتے رہو پھر وہ تمہاری طرف سے کوئی کمی دیکھے تو کہہ دے گی کہ: میں نے تم میں کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

دعائیں اور وظائف

تلاوتِ قرآن مجید

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَھُوَ حَافِظٌ لَہُ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِی یَقْرَأُ وَھُوَ یَتَعَاھَدُہُ وَھُوَ عَلَیْہِ شَدِیدٌ فَلَہُ أَجْرَانِ (البخاری: 4937، مسلم: 1862)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے جبکہ وہ اس کا حافظ ہے، بڑی عزت والے مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس انسان کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو یاد کرتا ہے حالانکہ اس پر اس کا یاد کرنا دشوار ہے اس کو دو ثواب ہیں (ایک ثواب مشقت کا دوسرا قرأت کا)۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیہِ، وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ، لَہُ أَجْرَانِ (مسلم: 798)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کا ماہر بڑی عزت والے مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو انسان قرآن پڑھتا ہے اور اسے تتلاء کر پڑھتا ہے، اور وہ اس کے لیے دشوار ہوتا ہے (یعنی اس کی زبان پر نہیں چڑھتا مگر وہ پھر بھی کوشش کرتا ہے) تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہُ (البخاری: 5027، ابو داؤد: 1452، الترمذی: 2909، ابن ماجۃ: 211، 212، سنن الدارمی: 3339)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ إِنَّ اللہَ

Islam The World Religion

يَرفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ (مسلم: 1897، ابن ماجة: 218، سنن الدارمی: 3366)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوموں کو ترقی دیتا ہے اور دوسرے (جو اسے چھوڑ دیتے ہیں) انہیں گرادیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ: اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ، فَمَا زَالَ، حَتّٰى قَالَ: فِي ثَلَاثٍ (البخاری: 1978، مسلم: 2730)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھ، انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، پھر بار بار زیادہ روزے رکھنے پر اصرار کرتے رہے، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو، پھر آپ نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک بار قرآن ختم کرو، انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، پھر وہ بار بار اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن میں ختم کرو۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا (ابو داؤد: 1464، الترمذی: 2914)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور اوپر چڑھ اور ایسی ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ جب تو آخری آیت پڑھے گا تو وہاں تیری منزل ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ (الترمذی: 2913)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے وہ اُجڑے ہوئے مکان کی طرح ہے۔

وَعَن اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ مَن شَغَلَهُ الْقُرآنُ عَن ذِكرِي وَمَسْئَلَتِي اَعطَيتُهُ اَفضَلَ مَا اُعطِي السَّائِلِينَ ، وَفَضلُ كَلَامِ اللهِ عَلىٰ سَائِرِ الكَلَامِ كَفَضلِ اللهِ عَلىٰ خَلقِهِ (الترمذی: 2926،سنن الدارمی: 3357)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قرآن میں مصروفیت کی وجہ سے میرا ذکر نہ کر سکا اور دعا نہ مانگ سکا میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔

وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ حَرفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ بِعَشرِ اَمثَالِهَا لَا اَقُولُ الٓمٓ حَرفٌ ، اَلِفٌ حَرفٌ ، وَلَامٌ حَرفٌ وَمِيمٌ حَرفٌ (الترمذی: 2910، سنن الدارمی: 3309)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا، اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ حرف ہے بلکہ الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

وَعَن عَبدِ الْمَلِكِ بنِ عُمَيرٍ مُرسَلاً قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الكِتَابِ شِفَآءٌ مِن كُلِّ دَآءٍ (الدارمی: 3371،شعب الایمان للبیہقی: 2370)۔

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

وَعَن اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا تَجعَلُوا بُيُوتَكُم مَقَابِرَ ، اِنَّ الشَّيطٰنَ يَنفِرُ مِنَ الْبَيتِ الَّذِي يُقرَءُ فِيهِ

Islam The World Religion

سُوْرَةُ البَقَرَةِ (مسلم :1824)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ، لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي (مسلم :2192)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ م کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تھا تو آپ معوذات پڑھ کر اس پر پھونک مارتے تھے، جب آپ خود اس تکلیف میں ہوئے جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا تھا، میں آپ کو دم کرنے لگی، اور آپ ﷺ کا اپنا ہاتھ آپ کے بدن مبارک پر پھیرتی تھی، اس لیے کہ آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ کی نسبت زیادہ برکت والا تھا۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ (ابو داؤد:1394، الترمذی :2949، ابن ماجة:1347، سنن الدارمی:1500)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کر لیا اس نے کچھ نہ سمجھا۔

وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ (سنن الدارمی: 3475، مجمع الزوائد:11713)۔ رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب ختم قرآن کرتے تو اپنے بچوں اور گھر والوں کو جمع کر لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔

وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِيْنَ يُفْتَتَحُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ فَتْحاً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهُ حِيْنَ يُخْتَمُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ حِيْنَ تُقْسَمُ (سنن الدارمی: 3472)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقلابہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں کہ: جو قرآن کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا

Islam The World Religion

وہ ایسے ہے جیسے جہاد کا افتتاح کیا اور جو ختمِ قرآن کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے غنیمت تقسیم ہوتے وقت حاضر ہوا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ (مسلم: 1745، ابو داؤد: 1313، الترمذی: 581)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کا وِردو َظیفہ یا اس کا کچھ حصہ سو جانے کی وجہ سے رہ گیا اور اس نے اسے نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے حق میں یہ لکھا جائے گا، جیسے اس نے رات ہی کو اسے پڑھا تھا۔

اللہ کا ذکر

اللہ کریم کے ذکر کے بارے میں قرآن مجید میں کثرت سے آیات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد: 28)۔

ترجمہ: سن لو کہ اللہ کی یاد سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

اُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ (الاحزاب: 41)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرو، کثرت سے ذکر۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (البقرۃ: 152)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ (النساء: 103)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ (ترمذی: 3375، ابن ماجۃ: 3793)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ،

Islam The World Religion

اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

عَنْ اَبِی مُوسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِی لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ (البخاری :6407،مسلم :1823)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :اس آدمی کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ ہو اور مردہ ہو۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوا عَلیٰ نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَھُمْ (الترمذی:3380)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھتی تو یہ چیز ان کے لیے حسرت کا سبب ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کردے۔

وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُولُ اَنَا مَعَ عَبدِی اِذَا ذَکَرَنِی وَتَحَرَّکَتْ بِی شَفَتَاہُ (البخاری باب قول اللہ تعالیٰ: لا تحرك به لسانك، صفحته 1519، ابن ماجة :3792)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذریعے سے حرکت کرتے ہیں۔

وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (الترمذی:3383، ابن ماجة

Islam The World Religion

:3800)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُولُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ (مسلم :376)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ایسے ایک شخص پر کبھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ (مسلم : 826 ،ابوداؤد: 18، الترمذی :3384، ابن ماجۃ :302)۔ صحیح

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا ، مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ، ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْمَلِکُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُھَیْمِنُ اَلْعَزِیْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَکَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَھَّارُ اَلْوَھَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّکُوْرُ اَلْعَلِیُّ اَلْکَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْکَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَکِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّھِیْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَکِیْلُ اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ اَلْوَلِیُّ اَلْحَمِیْدُ اَلْمُحْصِیْ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاھِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِیْ اَلْمُتَعَالِیْ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِی

Islam The World Religion

اَلْمَانِعُ اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِیْ اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِیْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ اَلصَّبُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی اِلٰی دَخَلَ الْجَنَّةَ (الترمذی: 3507، ابنِ ماجة: 3861) ۔ صحیح

ترجمہ: وہ اللہ ہے۔ جس کے سواء کوئی معبود نہیں، بے حد رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا، مالک، بے عیب، سلامتی والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان، غالب، کمی پوری کرنے والا، تکبر کرنے کا حقدار، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا، بے حد بخشش کرنے والا، قہر کرنے والا، اپنے پاس سے دینے والا، رزق دینے والا، بے حد کھولنے والا، خوب جاننے والا، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، برداشت والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلند رتبہ، بڑا، حفاظت کرنے والا، تقویت دینے والا، حساب لینے والا، شان والا، کرم کرنے والا، صورتِ حال پر نظر رکھنے والا، قبول کرنے والا، وسعت والا، مصلحت والا، محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ اٹھانے والا، مشاہدہ کرنے والا، سچا، اعتماد کے قابل، قوت والا، مضبوط، دوست، تعریف کے قابل، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، قائم دائم، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، اکیلا، جس کے سب محتاج ہیں، قدرت والا، اقتدار والا، آگے لے جانے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلا، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، کارساز، بلندی والا، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، شفقت ومہربانی کرنے والا، مالک، جلال اور بزرگی والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کردینے والا، روکنے والا، نقصان کا مالک، نفع بخش، نورِ مطلق، ہدایت دینے والا، نئے سرے سے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، راہ دکھانے والا، بردبار۔

تسبیحِ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰی مِنَ الرَّحٰی مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِسَبْیٍ فَأَتَتْهُ

Islam The World Religion

تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ(البخاری :3113،مسلم :6915،ابو داؤد:5062)۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کو چکی پیسنے سے مشقت ہوتی ہے، پھر حضرت فاطمہ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو حضرت فاطمہ آپ کے پاس کسی خادم کا سوال کرنے کے لیے گئیں، پس آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے تو حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے جبکہ ہم اپنے بستروں میں داخل ہو گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو، حتیٰ کہ میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی، آپ نے فرمایا: کیا: میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہو اور تینتیس مرتبہ ''الحمد للہ'' کہو اور تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہو، تو تم دونوں نے جس چیز کا سوال کیا ہے، یہ تسبیح اس سے زیادہ بہتر ہے۔

استغفار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجاً وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ(المسند لاحمد بن حنبل:2234، ابوداؤد: 1518، ابن ماجۃ:3819)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دیگا اور اسے ہر غم سے آزاد کر دیگا اور اسے وہاں

Islam The World Religion

سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللهِ فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَيۡهِ فِي الۡيَوۡمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (مسلم: 6859) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ میں اس کی طرف ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكۡثِرُ أَنۡ يَقُولَ قَبۡلَ أَنۡ يَمُوتَ: سُبۡحَانَكَ وَبِحَمۡدِكَ أَسۡتَغۡفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيۡكَ (مسلم :484)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وصال شریف سے پہلے کثرت کے ساتھ یہ پڑھتے تھے: سُبۡحَانَكَ وَبِحَمۡدِكَ أَسۡتَغۡفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيۡكَ۔

عَنۡ شَدَّادِ بۡنِ اَوۡسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الۡاِسۡتِغۡفَارِ اَنۡ يَقُولَ الۡعَبۡدُ اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ خَلَقۡتَنِي وَاَنَا عَبۡدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهۡدِكَ وَوَعۡدِكَ مَا اسۡتَطَعۡتُ اَعُوذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا صَنَعۡتُ اَبُوءُ لَكَ بِنِعۡمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوءُ بِذَنۡبِي فَاغۡفِرۡلِي فَاِنَّهُ لَا يَغۡفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنۡتَ (البخاری: 6306، الترمذی: 3393، النسائی: 5522) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: استغفاروں کا بادشاہ یہ ہے کہ بندہ کہے۔ اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور دعوے پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہوسکتا ہے میں ان کاموں سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیے ہیں۔ میں اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا سوائے تیرے۔

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُمَا قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِي الۡمَجۡلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغۡفِرۡ لِي وَتُبۡ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ

Islam The World Religion

الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ (ابوداؤد : 1516، الترمذی : 3434 ، ابن ماجۃ : 3814)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم محفل میں گنتے رہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سومرتبہ پڑھا۔اے میرے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ (الاحزاب: 56)۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود بھیجو اور پورا پورا سلام بھیجو۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً (مسلم :912، ابوداؤد:1530)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (النسائی : 1297، المسند لاحمد بن حنبل : 11937، شعب الایمان للبیہقی :1554)۔اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔اسکی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَوْلَی النَّاسِ

Islam The World Religion

بِيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً (الترمذی: 484، شعب الایمان للبیہقی: 1563)۔ الحدیث حسن لکن صححه ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ (الترمذی: 3545، المسند لاحمد بن حنبل: 7444)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک رگڑ جائے اس شخص کی جسکے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اسکی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جسکے سامنے اسکے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ. قُلْتُ الرُّبُعَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا، قَالَ اِذاً تُكْفٰى هَمَّكَ وَ يُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ (الترمذی: 2457)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔ فرمائیے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی،

Islam The World Religion

فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کرا دے گا۔

چند اہم دعائیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (البخاری:6389،مسلم:6840،ابوداؤد:1519)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : دَعَوَاتُ الْمَکْرُوبِ : اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَکِلْنِي إِلٰی نَفْسِي طَرْفَۃَ عَیْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي کُلَّہُ، لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ (ابو داود:5090)۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" پریشان حال کے لیے یہ دعا ہے: اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَکِلْنِي إِلٰی نَفْسِي طَرْفَۃَ عَیْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي کُلَّہُ، لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے آنکھ جھپکنے تک کے لیے بھی میری اپنی جان کے حوالے نہ فرمادے، اور میرے سارے معاملات درست فرما دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (البخاری: 142،مسلم: 831)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں خباثت اور

Islam The World Religion

خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ (الترمذی:7،ابوداؤد:30،ابن ماجة:300)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: غُفْرَانَكَ یعنی اے اللہ مجھے (کچھ دیر مصروف رہنے پر) معاف کردے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ (البخاری:6464،مسلم:7122،7123)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درست کام کرو اور اعتدال کے ساتھ عبادت کرو اور جان لو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جان لو کہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہو۔

ہر رات کی اہمیت

دن کی نسبت رات عبادت کے لیے زیادہ پسندیدہ ہے۔ لیلۃ القدر ایک رات ہی کا نام ہے، معراج شریف رات ہی کو ہوئی تھی، نبی کریم کی ولادت رات ہی میں ہوئی، اگر سورج نہ ہوتا تو دنیا میں بنیادی طور پر اندھیرا ہی تھا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ بندے کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب رات کا پچھلا پہر ہوتا ہے (ترمذی:3579)۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَدْعُو؟ قَالَ: تَقُولِينَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (ابن ماجة: 3850)۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر مجھے لیلۃ القدر مل جائے تو کون سے دعا مانگوں؟ فرمایا یوں کہو: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے

Islam The World Religion

مجھے معاف فرمادے۔

شب برات میں پٹاخوں اور بارود کا استعمال اور دیواروں پر چراغ جلانا وغیرہ جہلاء کی بدعت ہے۔ اپنے بچوں کو ایسے کاموں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے عبادت کی تلقین کرنا چاہیے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: غالباً مسلمان عوام نے ہندوؤں کی رسوم سے متاثر ہوکر ان قبیح حرکتوں کا آغاز کیا ہے (ما ثبت من السنۃ صفحہ ۱۸۰)۔

رات کی ایسی نفلی عبادت یا محفل سخت منع ہے جس کی وجہ سے صبح کی نماز رہ جائے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

تیسرا باب:

اخلاق اور حقوق العباد

Islam The World Religion

Islam The World Religion

اخلاق اور حقوق العباد

ماں باپ کے حقوق

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (البقرۃ:83)۔

ترجمہ: ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل:23،24)۔

ترجمہ: اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ عبادت نہ کرو مگر اسی کی، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اے مخاطب اگر تیرے پاس ان دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہنا، اور ان کو مت جھڑکنا، اور ان سے اچھے طریقے سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں عرض کرنا کہ اے رب ان پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے چھوٹا سا پالا ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ (البخاری:5971، مسلم:6500)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر تیرا اس سے اگلا قریبی پھر اگلا قریبی۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

IslamThe World Religion

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ (الترمذی:1899)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ، قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ (البخاری:5972)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ان میں جہاد کر۔

وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي جِئْتُ أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَقَدْ أَتَيْتُ وَإِنَّ وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا (ابن ماجۃ: 2782)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی رضا کے لیے اور آخرت سنوارنے کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ میں آ تو گیا ہوں مگر میں نے والدین کو روتا ہوا چھوڑا ہے۔ فرمایا: واپس چلا جا، انہیں جا کر ہنسا جس طرح انہیں رلایا ہے۔

وَعَنْ رَبِيعَةَ السَّاعِدِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا، قَالَ نَعَمْ، الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا (ابوداؤد:5142، ابن ماجۃ:3664)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے

Islam The World Religion

ماں باپ کی موت کے بعد نیکی کا کوئی طریقہ رہ گیا ہے جو میں ان کے ساتھ کرسکوں؟ فرمایا: ہاں۔ ان پر نمازِ جنازہ، ان کے لیے استغفار، ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کی وفا، رشتہ داروں کے وہ تعلقات جو ان کی وجہ سے قائم تھے اور ان کے دوست کا احترام۔

عام رشتہ داروں سے اچھا سلوک

عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (البخاری: 5986، مسلم: 6524)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کیا کرے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ (مسلم: 6690، الترمذی: 1833، صحیح ابن حبان: 523، شعب الایمان: 3185)۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو، چاہے یہی ہو کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو ہنستے ہوئے چہرے سے ملو۔

اولاد کے حقوق اور فرائض

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمَّتِهِ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي حِجْرِي يَتِيمٌ أَفَآكُلُ مِنْ مَالِهِ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ (ابو داؤد: 3528)۔

ترجمہ: عمارہ بن عمیر کی پھوپھی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک یتیم میری کفالت میں ہے، کیا میں اس کے مال میں سے کھا سکتی ہوں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے" انتہائی پاکیزہ مال جو انسان کھاتا ہے وہی ہے جو اس کی اپنی کمائی کا ہو، انسان کی اولاد اس کی اپنی کمائی ہی ہے۔

Islam The World Religion

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا، وَإِنَّ وَالِدِي يَجْتَاجُ مَالِي؟ قَالَ: أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ (ابو داؤد: 3530، ابن ماجة: 2292، المسند لأحمد بن حنبل: 7001، السنن الكبرى للبيهقى: 15750)۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس مال ہے اور اولاد بھی، اور میرا والد میرے مال کا ضرورت مند رہتا (یعنی مجھ سے لیتا رہتا) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے۔ بیشک تمہاری اولادیں تمہاری بہترین کمائی ہیں، چنانچہ تم اپنی اولادوں کی کمائی سے کھا سکتے ہو۔

وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ (الترمذی: 1514، ابو داؤد: 5105)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے حسن بن علی کے کان میں نماز والی اذان پڑھی جب وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہم) کے ہاں پیدا ہوئے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ (مسلم: 662)۔ صحیح

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے، آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے تھے اور انہیں اپنے دہن مبارک میں کھجور چبا کر کھلاتے تھے (یعنی گڑتی ڈالتے تھے)۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ الْقَبِيحَ (الترمذی: 2839)۔ صحیح وله شواهد

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ برے ناموں کو بدل دیتے تھے۔

بچوں کی تربیت

ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں۔ اسکی اچھی تربیت کریں اور جب وہ بالغ ہوجائے تو اسکی شادی کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنۡ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلۡيُحَسِّنۡ اِسۡمَهٗ وَاَدِّبۡهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلۡيُزَوِّجۡهُ یعنی جسکا بچہ ہو تو وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسکی تعلیم و تربیت کرے اور جب بالغ ہوجائے تو اسکی شادی کردے (شعب الایمان للبیہقی: ۸۶۶۶)۔

ساتویں دن بچے کا عقیقہ کر دینا چاہیے (ابوداؤد: ۲۸۳۵، ترمذی: ۱۵۱۶)۔ بچے کے دودھ پینے کی مدت دو سال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَالۡوَالِدٰتُ يُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ حَوۡلَيۡنِ كَامِلَيۡنِ یعنی مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں (البقرۃ: ۲۳۳)۔

بچے کو اللہ کے نام کی لوری دینا بہت اچھا ہے، جب بچہ کچھ بولنے کے قابل ہوجائے تو سب سے پہلے اسے اللہ کا نام سکھانے، بسم اللہ شریف پڑھانے اور کلمہ طیبہ سکھانے پر توجہ دینا چاہیے۔ بچے کو کچھ سوجھ بوجھ ہونے لگے تو اسے ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ سکھانا، کھانے پینے کے بعد اور اچھی خبر سننے پر الحمد للہ پڑھنا، اپنا حال بتاتے وقت بھی الحمد للہ کہنا، چھینک آئے تو الحمد للہ پڑھنا، جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا، کسی کی خوبی دیکھ کر یا سن کر ماشاء اللہ کہنا، افسوسناک خبر سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ پڑھنا ہر مسلمان بچے کو آنا چاہیے۔

گھر میں اچھی زبان استعمال کرنے سے، وقت پر سوجانے اور وقت پر جاگنے سے، نماز کی پابندی کرنے سے، میاں بیوی کے آپس میں اچھا سلوک رکھنے سے اور مہمان نوازی سے بچوں کی تربیت خود بخود اچھے طریقے سے ہوتی رہتی ہے۔

وَعَنۡ اَيُّوۡبَ بۡنِ مُوۡسٰى عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنۡ نُحۡلٍ اَفۡضَلَ مِنۡ اَدَبٍ حَسَنٍ (الترمذی: 1952، المسند لاحمد بن حنبل: 16656، 16663)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ

Islam The World Religion

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باپ کا اپنے بیٹے کے لیے بہترین تحفہ حسن ادب ہے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابو داؤد: 495، المسند لاحمد بن حنبل: 6689) صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔

بچوں میں ایک جیسا سلوک

عَنْ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ (البخاری: 2587، مسلم: 4180)۔

ترجمہ: حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ منبر پر بیان کررہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا، تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالی عنہا (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ (حاضر خدمت ہوکر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اسی جیسا عطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

Islam The World Religion

بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ (مسلم: 6695)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی، قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح آئیں گے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ (البخاری: 5995)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت مانگنے آئی جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ مجھ سے سوائے ایک کھجور کے اسے اور کچھ نہ ملا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی اور اس نے وہ کھجور اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دی۔ پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی ان بیٹیوں کا والی ہوگا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ، فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ (المسند لاحمد بن حنبل: 17373)۔حسن

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹیوں سے نفرت مت کرو، یہ محبت کرنے والیاں، قابل قدر (آخرت کا سرمایہ) ہوتی ہیں۔

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ (ابن ماجة: 3667)۔

Islam The World Religion

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ وہ تیری واپس تیرے پاس آئی ہوئی بیٹی ہے، جس کا تیرے سواء کمانے والا کوئی نہیں۔

شوہر کا بیوی پر حق

عَنْ أَبِي أُذَيْنَةَ الصَّدَفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ ، إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ ، وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ (السنن الکبریٰ للبیہقی:13478)۔صحیح

ترجمہ: ابو اُذینہ صدفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو محبت کرنے والی، اولاد پیدا کرنے والی، بلانے پر آجانے والی، خدمت کرنے والی ہوں جبکہ وہ اللہ سے ڈرتی ہوں۔ اور سب سے بری عورتیں وہ ہیں جو باہر نکل نکل جاتی ہوں، نخرے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں، ان میں سے کوئی جنت میں نہیں جائے گی سوائے سفید کوے کے برابر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا (الترمذی: 1159)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ (الترمذی: 1161، ابن ماجۃ: 1854)۔ حسن

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مرگئی اور اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں گئی۔

عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ، أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَاجَةٍ، فَفَرَغَتْ

Islam The World Religion

مِنْ حَاجَتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: أَذَاتُ زَوْجٍ أَنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتِ لَهُ؟ قَالَتْ: مَا آلُوهُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَانْظُرِي أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ (المسند لاحمد بن حنبل: 19003) ۔حسن

ترجمہ: حضرت حصین بن محصن فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کے پاس کسی کام سے آئی۔ جب اپنے ضرورت سے فارغ ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: کہ تم شوہر والی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ اس نے کہا: میں اس کے ساتھ اچھے سلوک میں کمی نہیں کرتی سوائے اس کے کہ میں عاجز آ جاؤں۔ فرمایا: دیکھ لو تم اس سے کیا سلوک کرتی ہو؟ وہی تیری جنت ہے اور وہی تیری دوزخ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا، وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ (المستدرك للحاكم: 2771) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نگاہِ رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہیں ہوتی، حالانکہ شوہر کے بغیر اس کا گزارا نہیں ہے۔

بیوی کا حق شوہر پر

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا (سورۃالنساء: 1)۔

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا، اور اس جان سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پھیلا دیئے، اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے آپس میں سوال کرتے ہو، اور قرابت داریوں کا احترام کرو، بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَزَقَهُ

Islam The World Religion

اللهُ امْرَأَةً صَالِحَةً ، فَقَدْ أَعَانَهُ عَلٰى شَطْرِ دِينِهِ ، فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي الشَّطْرِ الثَّانِي (المستدرك للحاكم:2681،الترغيب والترهيب:2866)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نیک عورت عطا فرمائی ہو، اللہ نے اس کی زندگی کے دینی حصے میں مدد فرمائی۔تو اسے چاہیے کہ زندگی کے دوسرے حصے کے معاملے میں اللہ سے ڈرے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ ، وَلَا شَطَطَ ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ، وَلَهَا الْمِيْرَاثُ ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ الَّذِي قَضَيْتَ ، فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ (الترمذي: 1145، ابو داؤد: 2114، 2115، النسائي: 3354، 3355، ابن ماجة: 1891)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی لیکن اس نے نہ اس کا مہر مقرر کیا اور نہ اس سے صحبت کی یہاں تک کہ وہ مر گیا، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عورت کے لیے اپنے خاندان کی دیگر عورتوں کے جیسا مہر ہوگا۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔ اسے عدت بھی گزارنی ہوگی اور میراث میں بھی اس کا حق ہوگا۔ تو معقل بن سنان اشجعی نے کھڑے ہو کر کہا: بروع بنت واشق جو ہمارے قبیلے کی عورت تھی، اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا ہے۔ تو اس سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَ الْمُسْلِمُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً (البخاري: 5351، مسلم: 2322، النسائي: 2545، سنن الدارمي: 2666)۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب

Islam The World Religion

مسلمان اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے، اور اسے اللہ کا عائد کیا ہوا فریضہ سمجھتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً ،اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقاً رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ (مسلم: 3648، المسند لاحمد بن حنبل: 8345)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت سے علیحدہ نہیں ہوتا، اگر اس کی کوئی بات اسے ناپسند ہو تو دوسری پسند بھی ہوگی (اسی طرح اگر مرد کی کوئی بات ناپسندیدہ ہو تو اس میں کوئی بات اچھی بھی ہوگی)۔

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَقُّ زَوجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ ، قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ (ابو داؤد: 2142، ابن ماجة: 1850)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کی زوجہ کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، اس کے منہ پر نہ مارے، گالی نہ دے اور اس سے علیحدہ نہ ہو سوائے گھر کے اندر کے۔

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا ۔ يَعْنِي الْبَذَاءَ ۔ قَالَ: فَطَلِّقْهَا إِذًا ۔ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً، وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ، قَالَ: فَمُرْهَا يَقُولُ: عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ (ابو داود: 142)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بیوی ہے اور اس کی زبان میں خرابی ہے یعنی فحش گوئی۔ فرمایا: اسے طلاق دے دے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا اس کے ساتھ ایک وقت گزرا ہے اور اس میں سے میرا بیٹا بھی ہے۔

Islam The World Religion

فرمایا: اسے سمجھاؤ۔تفصیلاً فرمایا کہ: اگر اس میں بھلائی ہوگی تو وہ عمل کرے گی۔ اور اپنی شریک حیات کو اپنے لونڈی کی طرح مت مارو۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ (البخاری: 5096، مسلم: 6945)۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نامحرم عورتوں کی طرف رغبت مردوں کے لیے فتنہ ہے، اور اپنی بیوی کی ناجائز فرمائشیں جن سے دین کا نقصان ہو یہ بھی مرد کے لیے فتنہ ہے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا، قَالَ: لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ (ابو داؤد: 2050، النسائی: 3227، المستدرك للحاكم: 2685)۔

ترجمہ: سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا مجھے ایک عورت ملی ہے جو عمدہ حسب اور جمال والی ہے، مگر اس کے اولاد نہیں ہوتی۔ تو کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں" پھر وہ دوبارہ آیا، تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر وہ تیسری بار آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی ہوں۔ بلاشبہ میں تمہاری کثرت سے دیگر امتوں پر فخر کرنے والا ہوں۔

عورت کا جائز مشورہ قبول کرنا چاہیے

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَتُحِبُّ ذٰلِكَ، اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ، فَخَرَجَ

Islam The World Religion

فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوا، فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا (البخاري: 2732، المسند لأحمد بن حنبل: 18928، السنن الكبرى للبيهقي: 10076)۔

ترجمہ: (صلح حدیبیہ کے ہوجانے کے بعد) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں بلکہ اپنا قربانی کا جانور ذبح کردیں اور اپنے حجام کو بلالیں جو آپ کے بال مونڈ دے۔ چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے، کسی سے کچھ نہیں کہا اور سب کچھ مکمل کیا، اپنے جانور کی قربانی کردی اور اپنے حجام کو بلوایا جس نے آپ ﷺ کے بال مونڈے۔ جب صحابہ نے یہ دیکھا تو وہ بھی ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ (ابوداود: 4682، الترمذی: 1162)۔ صحیح

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل ایمان میں سب سے بڑھ کر کامل ایمان والا وہی ہے جو اخلاق میں سب سے بڑھ کر ہو، اور تم میں سب سے اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَاناً اَحْسَنَهُمْ خُلُقاً وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ (الترمذی: 2612، المسند لاحمد بن حنبل: 24086)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

دنیا کا بہترین سامان نیک عورت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ

Islam The World Religion

يَقُولُ: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ (ابن ماجة: 1857)-ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: مومن کو اللہ کے تقوے کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی، کہ جب وہ اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی تعمیل کرے، جب اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے تو اسے خوش کر دے، اگر شوہر اُسے کوئی قسم دے تو وہ قسم پوری کر دے، اگر وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو تو اپنی ذات کے بارے میں اور اس کے مال کے بارے میں اس سے مخلص رہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (مسلم: 3645)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا متاع (کچھ وقت تک کے لیے فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ (مسلم: 6685، ابوداؤد: 5151، الترمذی: 1942، ابن ماجة: 3673)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جبریل مجھے پڑوس کے بارے میں وصیت سناتے ہی رہے حتیٰ کہ مجھے شک ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ (مسلم: 6688، سنن الدارمی: 2083، الترمذی: 1833، ابن ماجة: 3362)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو

Islam The World Religion

ذرا! جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ (البخاری:2566)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا: اے مسلمان خواتین! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے تحفے کو حقیر نہ جانے، خواہ ایک بکری کا کھر ہو۔

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللهِ لاَ يُؤْمِنُ ، قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: اَلَّذِي لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ (البخاری:6016)۔

ترجمہ: ابو شریح نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ؟ فرمایا: وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِي ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيمَ عِنْدَ اَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ ، قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ ؟ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ (مسلم :4514)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے اور تکلف ایک دن اور ایک رات ہوتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اسے گناہگار کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اسے گناہگار کیسے کرے گا؟ فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا ہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اس کی تواضع کرے۔

تمام مسلمانوں کے حقوق

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (البخاری: 48، مسلم : 221)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ (ابو داود:4914)۔ صحیح

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔ جس نے تین دن سے زیادہ مقاطعہ کیا اور مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْداً بِعَفْوٍ إِلَّا عِزّاً، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ (مسلم:6592)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: صدقہ مال میں سے نقصان نہیں کرتا، اور معاف کرنے سے اللہ کسی بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے ،اور جو کوئی اللہ کی خاطر عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلند ہی کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيبًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ (المستدرك للحاكم:442)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص آسانیاں فراہم کرنیوالا، نرم مزاج، قریب کرنے والا ہوا، اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا۔

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ ،فَقَدْ بَهَتَّهُ (مسلم:6593)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا

Islam The World Religion

ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تیرے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا حضور کیا فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ فرمایا: تم نے جو کہا اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً اَوْ لِيَصْمُتْ(البخاری: 6018، مسلم: 173، الترمذی:2500)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ: كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ(البخاری:6006)۔

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم تابعی روایت کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا(البخاری: 5304، ابو داود:5150)۔

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی کو جوڑ

Islam The World Religion

کر اشارہ فرمایا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (الترمذی: 1921)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور بڑے کا احترام نہیں کیا اور نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے منع نہیں کیا۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (البخاری: 6013، 7376، مسلم: 6030)۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ، فَأَحَبُّهُمْ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ (مسند ابی یعلی: 3315، شعب الایمان: 7444، 7445، 7446، 7447)۔ حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کا اہل و عیال ہے، اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو (البخاری: 6116، الترمذی: 2020، مؤطا الامام مالك، باب ما جاء في الغضب: 11، المسند لاحمد بن حنبل: 6635) صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: غصہ نہ کر۔ اس نے کئی بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا: غصہ نہ کر۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

Islam The World Religion

وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ (مسلم: 266، 267، ابوداؤد: 4091، الترمذی: 1998، ابن ماجۃ: 59)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (المصنف لابنِ ابی شیبۃ: 26594)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ الْحَسَدَ يُطْفِئُ نُورَ الْحَسَنَاتِ (ابو داود: 4904)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ حسد نیکیوں کے نور کو بجھا دیتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (البخاری: 2447، مسلم: 6577، الترمذی: 2030)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَاناً (البخاری: 6066، مسلم: 6536، ابوداؤد: 4917، مؤطا الامام مالک کتاب حسن الخلق باب ما جاء فی المهاجرۃ: 15)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی

Islam The World Religion

سے بچو، بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ایک دوسرے پر کان نہ دھرو، ایک دوسرے پر تجسس نہ کرو، ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے وفائی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ (البخاری: 2078، مسلم: 3998)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیتا تھا، جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ اس سے درگزر کرو، شاید اللہ ہم سے درگزر فرمائے، اللہ نے اس شخص سے درگزر فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ: فَقَالَ: وَاللهُ أَعْلَمُ: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ (البخاری: 2365)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو عذاب، ایک بلی کی وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی۔ اور وہ عورت اسی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے: کہ جب تو نے اس بلی کو باندھے رکھا تو نہ تو نے اسے کھلایا نہ پلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔

برے القاب مت دو

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (ھمزۃ: 1)۔

ترجمہ: تباہی ہے ہر غیبت کرنے والے، طعنہ زن کے لیے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ (القلم: 11)۔

ترجمہ: طعن آمیز اشارے کرنے والا چغلی کے لیے چل پڑنے والا۔

Islam The World Religion

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(الحجرات: 11)۔

ترجمہ: مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے، ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)، ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب دو، ایمان لانے کے بعد فاسق ہوجانا بہت برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَىٰ بِصَوْتٍ رَفِيعٍ ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ: وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ(الترمذی: 2032)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے ، بلند آواز سے پکارا اور فرمایا: اے زبانی اسلام لانے والے لوگوں کی جماعت، جن کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا ہے! مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب نہ تلاش کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھونڈتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب ڈھونڈتا ہے، اسے رسوا و ذلیل کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔ راوی (نافع) کہتے ہیں: ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر کہا: اے کعبہ! تم کتنی عظمت والے ہو! اور تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اللہ کی نظر میں مومن کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے (اس حدیث میں صحابہ کرام کی عیب جوئی کرنے والوں کو منافق قرار دیا گیا ہے)۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: امْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ (الترمذی: 2406)۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نجات کیا ہے؟ فرمایا: اپنی زبان پہ قابو رکھ، اپنے گھر میں رہ، اور اپنی خطاؤں پر رو۔

خطبہِ حجۃ الوداع

اِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلُ)، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَآءِ، فَاِنَّكُم اَخَذْتُمُوهُنَّ بِاَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابَ اللهِ، وَاَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ (مسلم: 2950، ابو داؤد: 1905، ابن ماجة: 3074، سنن الدارمی: 1856)۔ صحیح

ترجمہ: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ سنو! زمانہِ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہِ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابنِ ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے

Islam The World Religion

قتل کر دیا تھا۔اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت عباس بن عبد المطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جو بہت شدید نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو، میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے، تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حقِ رسالت ادا کر دیا اور آپ نے امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے انگشتِ شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔ اے اللہ گواہ ہو جا۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion

چوتھاباب:

امر بالمعروف نہی عن المنکر

Islam The World Religion

Islam The World Religion

امر بالمعروف نہی عن المنکر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ یعنی تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اسلام کی دعوت دے (آل عمران: 104)۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (البخاری: 2459، 2554، 2558، 2751، 5188، 5200، 7138، ابو داؤد: 2928)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی نگران ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ (مسلم: 177، ابو داؤد: 1140، الترمذی: 2172، ابن ماجۃ: 4013)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

اور فرمایا: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

Islam: The World Religion

اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ اَنْ يُّنْزِلَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَ فَلَا يُسْتَجِيْبُ لَكُمْ (الترمذی: 2169)۔

ترجمہ: اللہ کی قسم تمہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا پڑے گا، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کردے، پھر تم دعائیں مانگو گے مگر وہ قبول نہیں ہوں گی (ترمذی: ۲۱۶۹)۔

وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا (البخاری:70، مسلم:7129)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ ونصیحت کریں۔ فرمایا: میرے لیے اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو بیزار کردوں۔ میں تمہیں کبھی کبھی وعظ کرتا ہوں جس طرح نبی کریم ﷺ ہمیں کبھی کبھی وعظ فرماتے تھے ہمارے اُکتا جانے کے خدشہ کے پیش نظر۔

بسم اللہ شریف

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ، أَوْ قَالَ: جُنْحُ اللَّيْلِ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا (البخاری:3280)۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رات کا اندھیرا شروع ہونے پر یا رات شروع ہونے پر اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) روک لو، کیونکہ شیاطین اسی وقت منتشر ہونا شروع کرتے ہیں۔ پھر جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ

Islam The World Religion

دو۔اپنا دروازہ بند کر اور اللہ کا نام لے،اپنا چراغ بجھا اور اللہ کا نام لے، پانی کے مشکیزہ کا منہ باندھ اور اللہ کا نام لے، اور اپنا برتن ڈھانپ اور اللہ کا نام لے (اور اگر ڈھکن نہ ہو) تو برتن کے اوپر کوئی بھی چیز رکھ دو۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلاَمًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا غُلاَمُ، سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ(البخاری:5376)۔

ترجمہ: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور کھاتے وقت میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا۔ اس لیے آپ نے مجھ سے فرمایا، بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کر، داہنے ہاتھ سے کھایا کر اور برتن میں وہاں سے کھایا کر جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ (ابوداؤد:3767،الترمذی:1858)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ یعنی اللہ کے نام سے، اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (ابوداؤد:3850،الترمذی:3457،ابن ماجۃ:3283)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوجاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ :

Islamic The World Religion

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ ، حَتّٰی یُصْبِحَ ، وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ (ابوداؤد : 5088، 5089، الترمذی : 3388، ابن ماجة : 3869) ۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے تین بار پڑھا: ''اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی، زمین میں اور نہ ہی آسمان میں، اور وہ سننے والا علم والا ہے'' اسے اچانک کوئی بلا نہیں پہنچے گی حتیٰ کہ صبح کر دے، اور جس نے یہی کلام صبح کو تین بار پڑھا اسے اچانک کوئی بلا نہیں پہنچے گی حتیٰ کہ شام کر دے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ، ثُمَّ یَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیٰ ، وَإِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ (البخاری: 7394 ، مسلم : 6887، ابوداؤد: 5049، ابن ماجة : 3880) ۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیٰ یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَکاً ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَإِنَّهٗ رَأٰی شَیْطَاناً (البخاری : 3303، مسلم : 6920، ابوداؤد: 5102، الترمذی: 2459) ۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنو تو پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں، مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرو، اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

عَنْ خَولَةَ بِنتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً، فَقَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَئٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ (مسلم: 6878، الترمذی: 3437)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص منزلِ مقصود پر پہنچنے کے بعد یہ پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز سے جو اس نے پیدا کی ہے، تو اسے وہاں سے رخصت ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ (الترمذی: 3451، المسند لاحمد بن حنبل: 1397)۔ حسن

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ یعنی اے اللہ اِس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا اَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا (البخاری: 2993، سنن الدارمی: 2676)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اَللّٰهُ اَكْبَر

Islam The World Religion

کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سُبْحَانَ الله کہتے تھے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوهُ اَوْصَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللهُ، فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (البخاری: 6224، الترمذی: 2741، ابو داؤد: 5033، ابن ماجة: 3715)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا چاہیے اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے يَرْحَمُكَ اللهُ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر چھینکنے والا یہ کہے يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور آپ کے معاملات درست فرمادے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْباً فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ (ابو داؤد: 4023)۔ حسن

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کر دیا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

عَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ (حِيْنَ نَظَرَ فِی الْمِرْاٰةِ) اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ (المسند لاحمد بن حنبل: 25099)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ یعنی اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا، میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

Islam The World Religion

وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ(البخاری فی الادب المفرد: 742، الترمذی: 3450، المسند لاحمد بن حنبل: 5763)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کڑک اور بجلی کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ یعنی اے اللہ ہمیں اپنی بجلیوں کے ذریعے قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ فرما اور ان باتوں سے پہلے ہمیں معاف کر دے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ: {إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ} [البقرة: 156]، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا(مسلم: 918)۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب بھی کسی مسلمان پر کوئی مصیبت آتی ہے، تو وہ وہی کہتا ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے: {إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ} اے اللہ مجھے میری مصیبت سے بچا، اور اس کے بعد میرے لیے بھلائی لے آ، تو اللہ اس کے بعد اس کے لیے آسانی لاتا ہے۔

ابتدائی دور میں خواتین کا مجاہدین کی خدمت کرنا

مندرجہ ذیل احادیث میں خواتین کا اپنے شوہر یا محرم کے ہمراہ جہاد میں شامل ہونا بیان ہوا ہے، نامحرموں کے ساتھ نہیں۔ وہ زخمیوں کی خدمت کرتی تھیں نہ کہ تلوار کے ساتھ جنگ:

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي العِيدَيْنِ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ، فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا، وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الكَلْمٰى، وَنَقُومُ عَلَى المَرْضٰى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ

Islam The World Religion

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ، سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بِأَبِي، نَعَمْ، وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى. قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ الْحُيَّضُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَكَذَا وَكَذَا (بخاری:324)۔

ترجمہ: حضرت حفصہ روایت کرتی ہیں کہ فرمایا: ہم اپنی کنواری جوان بچیوں کو عیدگاہ جانے سے روکتی تھیں، پھر ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں رہی اور اس نے اپنی بہن (ام عطیہ) کے حوالہ سے بیان کیا، جن کے شوہر نبی ﷺ کے ساتھ بارہ لڑائیوں میں شریک ہوئے تھے اور خود ان کی اپنی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ جنگوں میں گئی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں اور مریضوں کی خبر گیری بھی کرتی تھیں۔ میری بہن نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا اس کے لیے اس میں کوئی حرج ہے کہ وہ (نماز عید کے لیے) باہر نہ نکلے۔ آپ نے فرمایا اس کی ساتھی عورت کو چاہیے کہ اپنی کوئی چادر اسے بھی اوڑھا دے، پھر وہ خیر کے مواقع پر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں (یعنی عیدگاہ جائیں) پھر جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا، میرا باپ آپ ﷺ پر فدا ہو، ہاں آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ اور ام عطیہ جب بھی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرتیں تو یہ ضرور فرماتیں کہ میرا باپ آپ ﷺ پر فدا ہو۔ (انھوں نے کہا) میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جوان لڑکیاں، پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں بھی باہر نکلیں اور خیر کے مواقع میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حائضہ عورت نماز سے دور رہے۔ حضرت حفصہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: حیض والی بھی؟ انہوں (ام عطیہ) نے کہا: کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ پر نہیں جاتی؟

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Islam The World Religion

نَسْقِي وَنُدَاوِي الجَرْحىٰ، وَنَرُدُّ القَتْلىٰ إِلَى المَدِينَةِ(بخاری:2882)۔

ترجمہ: حضرت ربیع بنتِ معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوتی تھیں، مسلمان فوجیوں کو پانی پلاتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور جو لوگ شہید ہو جاتے، انہیں مدینہ اٹھا کر لاتی تھیں۔

عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَسْقِي القَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ القَتْلىٰ وَالجَرْحىٰ إِلَى المَدِينَةِ (بخاری: 5679)۔

ترجمہ: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں اور مسلمان مجاہدین کو پانی پلاتی، ان کی خدمت کرتی اور مقتولین اور زخمیوں کو مدینہ منورہ لایا کرتی تھیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ القِرَبَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُلاَنِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ (بخاری:2880)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: احد کی لڑائی کے موقع پر مسلمان نبی کریم ﷺ کے پاس سے جدا ہو گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور اُمِ سُلیم رضی اللہ عنہا (سیدنا انس کی والدہ) کو دیکھا کہ یہ اپنے ازار سمیٹے ہوئے تھیں اور (تیز چلنے کی وجہ سے) پانی کے مشکیزے چھلکاتی ہوئی لیے جارہی تھیں اور دوسرے راوی نے یہ بھی بیان کیا کہ مشکیزے کو اپنی پشت پر ادھر سے ادھر جلدی جلدی لیے پھرتی تھیں اور مجاہدین کو اس میں سے پانی پلاتی تھیں، پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزوں کو بھر کر لے جاتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا عِنْدَنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟

Islam The World Religion

قَالَ : اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ ، یَرْکَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ کَالْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ، قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَن یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَدَعَا لَهَا ، ثُمَّ نَامَ الثَّانِیَةَ ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا ، فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ : اُدْعُ اللّٰهَ اَن یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِیاً ، اَوَّلَ مَا رَکِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِیَةَ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِیْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ ، فَقُرِّبَتْ اِلَیْهَا دَابَّةٌ لِتَرْکَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ (البخاری : 2788، 2789، 2799، 2800، 2877، 2878، 2894، 2895، 6282، 6283، 7001، مسلم : 4934، 4935، ابو داؤد : 2490، 2491، الترمذی : 1645، النسائی : 3171، 3172، ابن ماجة : 2776، شرح السنة : 3730، دلائل النبوة للبیهقی : 2812، 2813)۔

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ اُمِ حرام بنتِ ملحان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھے ہوں۔ انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی ، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا فرمایئے اللہ مجھے ان میں سے کر دے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں ، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے حضرت معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا ، جب وہ لوگ قافلوں کی صورت میں واپس ہوئے تو شام میں قیام کیا، ام حرام کے قریب جانور کو لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ شہید ہو گئیں۔

نبی کریم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا جنگِ خندق میں ایک قلعے میں ازواجِ مطہرات اور دیگر مسلمان خواتین کے ساتھ سیدنا حسان بن ثابت کے گھر

Islam The World Religion

میں تھیں، اس لیے کہ وہ گھر خواتین کے لیے بہت محفوظ تھا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے ایک یہودی کو جاسوسی کرتے ہوئے دیکھ لیا، انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اسے قتل کریں، وہ ایسا نہ کر سکے تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ آہستہ آہستہ کھول کر اچانک اسے لاٹھی دے ماری، اور اسے قتل کر دیا۔ یہ پہلی مسلم خاتون ہیں جنہوں نے کسی کافر کو قتل کیا رضی اللہ عنہا (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 34، اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 268، الاصابہ جلد 4 صفحہ 2560)۔

حج کرنا عورتوں کا جہاد ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ، لَا قِتَالَ فِيهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ (ابن ماجة: 2901). صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں جنگ نہیں ہوتی، وہ حج اور عمرہ ہے۔

یہ حدیث بالکل واضح کرتی ہے کہ معروف جہاد یعنی قتال کرنا خواتین کا کام نہیں۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

حرام حلال کی تمیز

حرام چیزوں سے علاج منع ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ (ابو داؤد: 3874، السنن الكبرى للبيهقي: 19681)۔

ترجمہ: سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اتاری ہے تو دوا بھی نازل فرمائی ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا ہے' لہٰذا دوا استعمال کیا کرو لیکن حرام سے علاج نہ کرو۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ، لِأَنَّهُ رِجْسٌ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: {أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ} (المائدة: 4)۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (البخاری قبل: 5614)۔

ترجمہ: زہری نے فرمایا: انسانوں کو کا پیشاب پینا کسی لاحق ہونے والی بیماری میں بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ آور چیزوں کے بارے میں فرمایا: بے شک اللہ نے جو چیزیں تمہارے لیے حرام کی ہیں ان میں تمہاری شفا نہیں رکھی۔

مشکوک چیز سے بچنا

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ (البخاری قبل حدیث: 2052)۔

ترجمہ: حضرت حسان بن ابی سنان نے فرمایا: میں نے ورع (اونچا تقویٰ) سے زیادہ محفوظ کوئی چیز نہیں دیکھی۔ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اسے اختیار کرلے جس میں شک نہیں۔

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

Islam The World Religion

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (البخاری: 52، مسلم: 4094، ابو داؤد: 3329، الترمذی: 1205، النسائی: 4453، ابن ماجة: 3984، سنن الدارمی: 2534)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان مشکوک چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پھنس گیا۔ جیسے چرواہا چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ (جانور) اس میں سے چر نہ لے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہوجائے تو سارا جسم خراب ہوجاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (بنی اسرائیل: 31)۔

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا (کیوں کہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔

بدمذہبوں سے تعلق رکھنا منع ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا

Islam The World Religion

(النسآ: 140)۔

ترجمہ: اور بے شک اللہ نے تم پر کتاب میں حکم اُتارا کہ: جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے، تو ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں، ورنہ بلاشبہ اس صورت میں تم بھی انہی کی مثل ہو جاؤ گے، بے شک اللہ تمام منافقوں اور سب کافروں کو دوزخ میں جمع کرنے والا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ، وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللهُ، وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكِ الَّذِيْنَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوْهُمْ (البخاری: 4547، مسلم: 6717، ابو داؤد: 4598، الترمذی: 2993)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: وہی اللہ ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے، اس کتاب کی بعض آیات واضح ہیں جو اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور اس کی بعض آیات متشابہ ہیں، سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ جوئی کے لیے متشابہ آیات کے درپے رہتے ہیں، اور ان کا محمل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ لوگ جن کا علم راسخ اور مضبوط ہے، وہ کہتے ہیں: سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور صرف عقل والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں (آل عمران: ۷)، حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو آیاتِ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) ذکر فرمایا ہے، ان لوگوں سے بچ کے رہو۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

پردہ اوراس کے متعلقات

حیاء ایمان کا حصہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ (البخاری: 9، مسلم: 152، 153)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ، وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الحَيَاءِ، يَقُولُ: إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي، حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ، فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ (البخاری: 6118، شرح السنة للبغوی: 3594)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیاء کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو ، گویا وہ کہہ رہا تھا کہ اس چیز نے تمہیں نقصان دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (البخاری: 3483، 3484، 6120، ابوداؤد: 4797، ابن ماجة: 4183)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلی نبوتوں کے کلام سے جو کچھ لوگوں نے پایا اس میں سے یہ تھا کہ ''اگر تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کرتا رہ۔

عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

Islam The World Religion

وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ(ابو داؤد: 4012، النسائی: 406)۔

ترجمہ: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کھلی جگہ میں کپڑا باندھے بغیر نہا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اللہ عزوجل انتہائی حیاء والا اور پردہ پوش ہے، حیاء اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے، سو تم میں سے جب کوئی غسل کرنے لگے تو ستر ڈھانپ لے۔

پردہ کے احکام

عورت پر پردہ لازم ہے۔قرآن وحدیث میں پردے کے متعلق واضح احکام موجود ہیں (النور:۳۱، الاحزاب:۵۹)۔تنگ، باریک اور نیم عریان لباس پہننا، ننگے سر رہنا اور غیر مسلموں سے مشابہت اختیار کرنا منع ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ اُنہیں میں سے ہوگا (ابوداؤد:۴۰۳۱، مسند احمد:۵۱۱۴،۵۱۱۳)۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (الاحزاب:59)۔

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ باہر نکلا کریں تو اپنے مونہوں پر چادر لٹکا لیا کریں، یہ امر ان کی شرافت کی شناخت ہوگا، تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ

Islam The World Religion

النِّسَآءِ وَلَا يَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِيُعۡلَمَ مَا يُخۡفِيۡنَ مِنۡ زِيۡنَتِهِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيۡعًا اَيُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ(النور : 31)۔

ترجمہ: اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہا کریں، اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ دادا یا شوہروں کے باپ دادا یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی باندیوں یا اپنے خدمت گار مردوں پر جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں (نہایت بوڑھے یا خنثیٰ وغیرہ) یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں، کسی پر اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، اور اپنے پاؤں زمین پر نہ ماریں کہ چھنکار سے ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور اے ایمان والو سب اللہ کے آگے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لِيَسۡتَاۡذِنۡكُمُ الَّذِيۡنَ مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ وَالَّذِيۡنَ لَمۡ يَبۡلُغُوا الۡحُلُمَ مِنۡكُمۡ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنۡ قَبۡلِ صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ وَحِيۡنَ تَضَعُوۡنَ ثِيَابَكُمۡ مِّنَ الظَّهِيۡرَةِ وَمِنۡۢ بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّكُمۡ ؕ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ وَلَا عَلَيۡهِمۡ جُنَاحٌۢ بَعۡدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ بَعۡضُكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ مِنۡكُمُ الۡحُلُمَ فَلۡيَسۡتَاۡذِنُوۡا كَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝(النور : 58،59)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے غلام اور جو بچے تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے، تین اوقات میں تم سے اجازت لیا کریں (ایک تو) نمازِ صبح سے پہلے اور دوسرے گرمی کی دوپہر کو جب تم کپڑے اتار دیتے ہو اور (تیسرے) عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں، ان کے آگے پیچھے کے وقتوں میں نہ تم پر کچھ گناہ ہے نہ ان پر، کہ کام کاج کے لیے ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو، اس طرح اللہ اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت لینی چاہیے

Islam The World Religion

جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے رہے ہیں اس طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا: نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا یعنی میرے بعد ایسی عورتیں ہوں گی جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہوں گی اور خود لوگوں کی طرف مائل ہوتی ہوں گی، اُن کے سر کے بال اونٹ کی کوہان کی طرح اونچے ہوں گے۔ وہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی (مسلم: ۵۵۸۲، ۲۱۹۴)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اُن کی بھتیجی حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہم حاضر ہوئیں۔ اُن کے سر پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ دوپٹہ پھاڑ ڈالا اور انہیں موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا (مؤطا امام مالک: ۶ مِنْ كِتَابِ اللِّبَاسِ)۔

عورت کا اپنے شوہر کے لیے بناؤ سنگھار (make up) کرنا مستحب ہے۔ نامحرموں کے لیے اور بازار میں جانے کے لیے ایسا کرنا منع ہے۔ خواتین کو ایک دوسری سے بھی حیاء کرنا چاہیے، بلا شرعی ضرورت کے ایک دوسری کے سامنے بے لباس نہیں ہونا چاہیے۔ آپس میں بے حیائی کی باتیں نہیں کرنا چاہییں۔ اپنی گھریلو باتیں، میاں بیوی کے گلے شکوے، میاں بیوی کی ذاتی باتیں دوسری خواتین کے ساتھ کرنا سخت بے حیائی اور بے وفائی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31]، شَقَقْنَ أَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ، فَاخْتَمَرْنَ بِهَا (ابوداود: 4102)۔ صحیح

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا: اللہ سبقت لے جانے والی مہاجر خواتین پر رحمت کرے، جب اللہ نے چادر کو سینے پر ڈالنے والی آیت نازل فرمائی، تو انہوں نے اپنی بہت کثیف چادروں کو چیرا اور ان کے نقاب بنا لیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ

Islam The World Religion

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ. فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا، وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ(ابو داود:4104)۔ حسن

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ان کی بہن) اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنا منہ موڑ لیا اور فرمایا: اے اسماء! بچی جب جوان ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کے جسم سے کچھ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ: اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ(ابو داود:5272)۔ حسن

ترجمہ: حضرت حمزہ بن اسید انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تھے، تو راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ گڈ مڈ ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: پیچھے رہو! تمہارے لیے درست نہیں کہ راستہ بند کر دو، راستے کے کناروں پر چلا کرو۔ تو خاتون دیوار کے ساتھ لگ جایا کرتی تھی، حتیٰ کہ اس کے دیوار کے ساتھ چپک جانے کی وجہ سے اس کا کپڑا بھی دیوار کے ساتھ چپک جاتا تھا۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: أَتَيْنَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ؟ فَقُلْنَ لَهَا: إِنَّا لَنَفْعَلَنَّ. فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا، هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ(المسند لاحمد بن حنبل:26304)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ اہل حمص کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئیں، عائشہ نے ان سے فرمایا: شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جایا کرتی ہیں؟ انہوں نے ان سے کہا: ہم ایسا ہی کرتی ہیں، عائشہ نے ان سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ: جس عورت نے اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی جگہ اپنے کپڑے اتار دیے اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق کی ہتک کی۔

وَعَنْ عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَرَأَيتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوتُ(البخاری:5232،مسلم:5674،الترمذی:1171)۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورتوں کے سامنے جانے سے بچ کے رہو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور موت ہے۔

عن عَطاء بن أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي، قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ: أَصْبِرُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا(مسلم:6571،البخاری:5652 تعلیقا)۔

ترجمہ: عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ: ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! انہوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت ہے، یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے (کبھی) میرا لباس کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس پر صبر کرو اور تمہارے لیے جنت ہے اور اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو صحت عطا فرمائے۔ اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، اس نے کہا: میرا لباس کھل جاتا ہے، آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ میرا لباس نہ کھلے، تو آپ نے اس کے لیے

Islam The World Religion

دعا فرمائی۔

بوڑھی اور بڑھاپے کی وجہ سے اولاد ہونے سے مایوس خواتین کے بارے میں شریعت کا حکم جدا ہے۔اللہ کریم فرماتا ہے:وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (النور:60)۔

ترجمہ: اور جن بڑی بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو، ان کے لیے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے زائد کپڑے، (مثلاً چادریں) نامحرموں کے سامنے اتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور اگر وہ احتیاط ہی رکھیں تو ان کے لیے اور زیادہ بہتر ہے۔اور اللہ سب کچھ سنتا، ہر بات جانتا ہے۔

ایسی عورتیں جو بڑھاپے اور بندش حیض کی وجہ سے اولاد سے ناامید ہوگئی ہوں اور انہیں نکاح کی طمع نہ ہو، تو ایسی عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے اصل لباس کے علاوہ باقی کپڑے اتار کر رکھیں، مثلاً برقعہ اور دوپٹے کے اوپر اوڑھی ہوئی چادر وغیرہ۔اصل بنیادی لباس نہ اتاریں مثلاً تہبند، قمیض اور دوپٹہ۔اس کی تمام تفاسیر میں تصریح موجود ہے اور اس پر قولِ باری تعالیٰ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ بھی دلالت کرتا ہے، کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ عورتیں اس زینت کو ظاہر نہ کریں جس کو چھپانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ میں دیا ہے۔

لیکن عزیمت یہ ہے کہ یہ بھی نہ اتاریں بلکہ پہنے رکھیں۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنا قول وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ پہلے ذکر فرمایا: یعنی ان عورتوں کا ظاہر اور فالتو کپڑوں کو بھی نہ اتارنا، اتار دینے سے بہتر ہے (تفسیراتِ احمدیہ صفحہ 576)۔

عورت بھی مرد کو نہ دیکھے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: احْتَجِبَا مِنْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَيْسَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا، وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا ، أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ ، قَالَ أَبُو داؤد: هٰذَا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً(ابو داؤد: 4112،الترمذی: 2778)۔

ترجمہ: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھی اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی وہیں تھیں کہ سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے ۔اور یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ ہمیں پردے کا حکم دے دیا گیا تھا۔تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس سے پردہ کرو۔ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ نابینا نہیں ہے! ہمیں دیکھتا نہیں اور پہچانتا بھی نہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم بھی اندھی ہو،تم اسے نہیں دیکھتی ہو؟۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حکم ازواج نبی کریم ﷺ کے لیے خاص تھا (ازواجِ مطہرات دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہیں،لیکن دیگر خواتین بھی اگر اس پر عمل کریں تو یہ ان کے لیے تقویٰ کی بات ہے)۔

مخلوط تعلیم،مخلوط ملازمت

رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ(الترمذی: 1171)۔صحیح

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ(البخاری: 5233)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔اس پر ایک صحابی کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے کو نکل رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔

Islam The World Religion

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو واپس جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا (مسلم :5582) .

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی میرے بعد دنیا میں آئیں گے)۔ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہیں (یعنی ظالم پولیس) وہ لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔دوسرے وہ عورتیں جو لباس پہنتی ہیں مگر پھر بھی ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق لباس نہیں ہیں)، سیدھی راہ سے بہکانے والی، خود بھکنے والی اور ان کے سر بختی اونٹ (اونٹ کی ایک قسم ہے) کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں، وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آرہی ہوگی۔

یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے، واقعی یہ دونوں قسم کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا میں آچکے ہیں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ، فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا

(ابو داؤد:4173، الترمذی: 2786، النسائی: 5126) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت عطر لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے، بڑا سخت لفظ فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ (الترمذی : 2787، ابو داؤد: 2174، النسائی: 5141)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک پھیل رہی ہو اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو لیکن مہک اس کی چھپی ہوئی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ، فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ (ابو داود: 4231)۔ حسن

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لڑکی بھیجی گئی جس نے آواز دار گھونگرو پہنے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے کہا: اسے میرے پاس مت لاؤ، ورنہ اس کے گھونگرو کاٹ ڈالو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

عورت کا مرد جیسی اور مرد کا عورت جیسی حالت بنانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ (البخاری: 5885، الترمذی: 2784، ابو داؤد: 4097، ابن ماجة: 1904)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ (ابو داؤد: 4098، ابن ماجة: 1903، السنن الكبرى للنسائی: 9209)۔

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ایسے مرد پر جو عورت جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنے۔

Islam The World Religion

کچے عقیدے اور بدشگونیاں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ (بخاری: 5757)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں، کوئی بدشگونی جائز نہیں، اُلّو کے بولنے پر کوئی بدشگونی جائز نہیں، صفر کے مہینے میں کوئی نحوست نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ الصَّالِحُ: الكَلِمَةُ الحَسَنَةُ (بخاری: 5756)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں، کوئی بدشگونی جائز نہیں، اور مجھے نیک فال پسند ہے، یعنی اچھے الفاظ بولنا۔

اس طرح کی احادیث بہت ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ: کوے کا بولنا، آنکھ کا پھڑکنا، بلی کا راستہ کاٹ لینا، شلوار کا پہنچا الٹ جانا وغیرہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

بعض بھیک مانگنے والے کئی قسم کے کپڑے اور ہار پہن کر ولایت کے دعوے کرتے ہوئے سادہ لوح خواتین کو بے وقوف بناتے رہتے ہیں، یہ لوگ کئی قسم کی شعبدہ بازیاں بھی کر کے دکھا دیتے ہیں، پیسے اور زیور دوگنا کرنے کا چکر بھی دیتے ہیں، ان پر اعتماد ہرگز نہ کریں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ: جب تک لالچی لوگ موجود ہیں ٹھگ بھوکے نہیں رہ سکتے۔

عاملوں کے پاس جانا

عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (مسلم: 5821، السنن الکبری للبیہقی: 16510)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت صفیہ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ) نے نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

Islam The World Religion

: جو شخص کسی حساب لگانے والے کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی (اس حدیث میں عاملوں کے پاس جا کر کتاب نکلوانے کی واضح مذمت موجود ہے)۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا: سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ يَخْطَفُهَا الجِنِّيُّ، فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ(بخاری:7561)۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے حساب لگانے والوں کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہوتے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ لوگ ایسی باتیں بتا دیتے ہیں جو بالکل درست ہوتی ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ صحیح بات جن چوری کر کے لے آتا ہے، پھر وہ اس بات کو اپنے دوست کے کان میں مرغی کی طرح کڑکڑ کر کے ڈال دیتا ہے، پھر یہ لوگ اس میں سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ(البخاری:2237)۔

ترجمہ: سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت (یعنی خرید و فروخت)، پیشہ ور عورت کے مہر اور حساب لگانے والے کی مٹھائی سے منع فرمایا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ، وَمَنْ عَقَدَ عُقْدَةً، وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ (مسند البزار: 3578)۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے بدشگونی کی یا جس کے لیے اس کی مرضی سے بدشگونی کی گئی۔ یا جس نے

Islam The World Religion

حساب لگایا یا جس کے لیے اس کی مرضی سے حساب لگایا گیا۔ یا جس نے جادو کیا یا جس کی مرضی سے جادو کیا گیا یا جس نے جادو کی گرہ لگائی۔ اور جو حساب لگانے والے کے پاس گیا اور جو کچھ اس نے کہا اس کی تصدیق کی، تو ایسے شخص نے اس دین کا انکار کر دیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ (بخاری: 846)۔

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے میدان میں رات کی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو فرمایا: کیا آپ لوگ جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: اللہ فرماتا ہے: لوگ صبح کو اٹھتے ہیں تو کوئی مجھ پر ایمان والا ہوتا ہے اور کوئی میرا منکر ہوتا ہے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے، وہ میرا مومن اور ستارے کا کافر ہے، اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے، وہ میرا کافر اور ستارے کا مومن ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالُوا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ (مسلم: 524)۔

ترجمہ: حضرت عمران سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار اشخاص حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو داغنے کے عمل سے علاج نہیں کراتے،

Islam The World Religion

نہ دم ہی کراتے ہیں اور اپنے رب پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، آپ نے فرمایا: اس معاملے میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

کاروباری عاملوں کے بتانے پر مختلف عملیات، منتیں اور قبرستانوں میں بکرے کی سریاں پھینکنے جیسے کام کر کے اپنا پیسہ اور عقیدہ برباد کرنے کی بجائے ایسے مسائل کا صحیح حل یہ ہے کہ: (1)۔ صبح سویرے جلدی اٹھا کریں اور حسبِ ضرورت وقت پر پاک صاف ہو جایا کریں۔ (2)۔ گھر کی صفائی اور خصوصاً باتھ روم کی صفائی کا خاص خیال رکھا کریں، باتھ روم کا روشن دان باہر کی طرف بنایا کریں، باتھ روم میں اَن دُھلے کپڑے دیر تک نہ رکھا کریں اور واش روم میں جانے اور نکلنے کی دعا یاد سے پڑھا کریں۔ (3)۔ پانچ وقت کی نماز، نمازوں کے بعد آیت الکرسی، اپنے وظیفہ کی ایک روٹین اور وقت پر اس کی پڑھائی کا اہتمام کریں۔

منت ماننے سے بچو اور اگر جائز منت مان لو تو پوری کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئاً، وَ إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ(البخاری :6609،مسلم :4241واللفظ لہٗ)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: منت مت مانا کرو، بلاشبہ منت تقدیر سے نہیں بچا سکتی، اور البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال ضرور نکلوا لیا جاتا ہے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ(ابو داؤد: 3313، السنن الکبری للبیہقی: 3223)۔

Islam The World Religion

ترجمہ : سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ کے مقام پر ایک اونٹ ذبح کرے گا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا وہاں جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی عبادت ہوتی رہی ہو؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ جگہ ان کی میلے لگانے کی جگہ تھی؟ صحابہ نے کہا نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرلے، البتہ ایسی نذر کو پورا نہیں کرنا چاہیے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو، اور نہ اُسے جو انسان کے بس میں نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ (البخاری:6696، ابو داود:3289، الترمذی:1525)۔ صحیح

ترجمہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جس نے منت مانی کہ (اس منت کے ذریعے) اللہ کی اطاعت کروں گا تو اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت کرے۔ اور جس نے اللہ کی نافرمانی والی منت مانی اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ(ابو داود: 3292 ، ترمذی:1525، نسائی:3806، ابن ماجة:2125)۔ صحیح

ترجمہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : نافرمانی والی منت کوئی منت نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔

عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ: مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ، وَلْتَرْكَبْ، وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ(ابو داود:3293، الترمذی: 1544، النسائی 3815)۔

ترجمہ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بہن کے بارے میں پوچھا، جس نے منت مانی تھی کہ ننگے پاؤں اور ننگے سر حج کرے گی۔ تو فرمایا

Islam The World Religion

:اسے کہو چادراوڑھ لے اور سواری پر بیٹھے اور تین دن کے روزے رکھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوا: هٰذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ، وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، قَالَ: مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ (البخاری:6704، ابو داود:3300)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ خطاب فرمارہے تھے تو اس دوران آپ نے ایک آدمی دیکھا جو دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا۔لوگوں نے بتایا کہ یہ ابواسرائیل ہے، اس نے منت مانی تھی کہ کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور سایہ بھی نہیں کرے گا اور بات بھی نہیں کرے گا اور روزہ رکھے گا۔فرمایا: اسے حکم دو کہ بات کرے، سایہ میں چلا جائے اور بیٹھ جائے، اور (البتہ) اپنا روزہ مکمل کرلے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُهُ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ (البخاری:6073، ابو داود:3302)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، اس دوران ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی ناک میں رسی ڈال کر ایک آدمی اس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے وہ رسی اپنے دستِ اقدس سے کاٹ ڈالی اور حکم دیا کہ (اگر یہ اکیلا نہیں چل سکتا تو) اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چلاؤ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا (البخاری:6959)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک منّت کے بارے میں سوال کیا جوان کی والدہ نے مانی تھی اور ان کی وفات نذر پوری کرنے سے پہلے ہی ہوگئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو ان کی طرف سے پوری کر۔

Islam The World Religion

زیب وزینت کے مسائل

مصنوعی بال اور اللہ کی خلق کو تبدیل کرنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا، فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا، فَقَالَ: لاَ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلاَتُ (البخاری:5205)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے، تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا ذکر کیا کہ: اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جوڑے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ایسا ہرگز مت کرو کیونکہ ایسے بال جوڑنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ، وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ؟ وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ (بخاری:3468)۔

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ: جس سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تھا، میں نے انہیں منبر پر فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے بالوں کا ایک گچھا پکڑ لیا جو عملے کے دو آدمیوں کے ہاتھوں میں تھا، فرمایا: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح بال جوڑنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ (البخاری:4886)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کھال گودوانے والیوں اور گودنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں، اور حسن کے لئے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ(مسلم: 5550،الترمذی: 1710)۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے اور چہرہ داغنے سے منع فرمایا۔

عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِيَّاكُنَّ وَقَشْرَ الْوَجْهِ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ عَنِ الْخِضَابِ؟ فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِالْخِضَابِ ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ لِأَنَّ حَبِيبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيحَهُ (المسند لاحمد بن حنبل:25760)۔

ترجمہ: حضرت کریمہ بنتِ ہمام فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: اے عورتوں کی جماعت! چہرے کو چھیلنے (فشل) سے بچ کے رہو۔ ایک عورت نے آپ سے خضاب کے بارے میں پوچھا تو فرمانے لگیں: خضاب میں کوئی حرج تو نہیں لیکن میں اسے اس لیے ناپسند کرتی ہوں کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند فرماتے تھے۔

انہی احادیث سے معلوم ہوا کہ پلکنگ، آئی بروز بنانا، بال نوچنا اور تھریڈنگ کرنا، منع ہے۔ ہاں اگر کسی عورت کی داڑھی کے بال نکل آئیں تو انہیں نوچ دینا جائز ہے، تاکہ وہ مرد جیسی شکل سے بچ جائے۔

سونا، چاندی، لوہا اور ریشم پہننا

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُرِّمَ لِبَاسُ الحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ

Islam The World Religion

(الترمذی: 1720، النسائی: 5163)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا اور ان کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا۔

عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے زیورات کا استعمال جائز ہے۔لوہا، تانبا اور پیتل کا زیور اور انگوٹھی مرد اور عورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں (عالمگیری جلد 5 صفحہ 335)۔

فالتو بال صاف کرنا اور ناخن کاٹنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (مسلم: 599، ابو داؤد: 4200، الترمذی: 2758، النسائی: 14)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لیے وقت مقرر کر دیا گیا کہ ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ لمبے ناخن رکھنا منع ہے۔

★ ★ ★

Islam The World Religion

متفرق مسائل

عورتوں کی بیعت اور اس کا طریقہ

عورت، مرد کے ہاتھ پر بیعت کر سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ خود عورتوں کو بیعت فرمایا کرتے تھے۔ قرآن شریف میں ہے: فَبَایِعْهُنَّ یعنی اے نبی! عورتوں کو بیعت کریں (الممتحنہ: ۱۲)۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الممتحنة: 12)۔

ترجمہ: اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے طرف سے کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی کریں گی، تو ان سے بیعت لیں لیں اور ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ} (الممتحنة: 10]، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ، لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ، وَاللّٰهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا (البخاری: 5288، مسلم: 4834)۔

ترجمہ: عروہ بن زبیر نے روایت کیا کہ ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی

Islam The World Religion

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آپ ﷺ انہیں آزماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "اے ایمان والو! جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو انہیں آزماؤ، آیت کے آخر تک۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھی، چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے۔ اللہ کی قسم ہرگز ایسا نہیں ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو چھوا ہو۔ آپ ﷺ ان سے صرف زبان سے بیعت لیتے تھے، واللہ آپ ﷺ نے عورتوں سے صرف انہیں چیزوں کا عہد لیا جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، آپ صرف زبان سے فرماتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا۔

عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نُبَايِعُهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ، قَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ، وَأَطَقْتُنَّ. قَالَتْ: قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا، هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ، إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ (النسائی: 4186)۔

ترجمہ: حضرت امیمہ بنتِ رُقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کچھ انصاری عورتوں کی معیت میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، ہم آپ سے بیعت ہونا چاہتی تھیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اپنی طرف سے جھوٹ گھڑ کر کسی پر بہتان طرازی نہیں کریں گی اور کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ آپ نے فرمایا: اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق (تم پابند ہوگی)۔ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ

Islam The World Religion

ہم پر ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں ۔ ہاتھ مبارک بڑھایئے ہم آپ سے بیعت کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ میرا زبانی طور پر سو عورتوں سے بیعت کی بات کرنا ایسے ہی ہے جیسے ہر ہر عورت سے الگ طور پر بیعت لوں۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا (ابو داؤد:5204، الترمذی:2698، ابن ماجة:3701) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھیں اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام فرمایا۔

عورت پیر یا حاکم نہیں بن سکتی، یہ اگر جائز ہوتا تو ازواجِ مطہرات اور شہزادیِ رسول ﷺ اس کی زیادہ حق دار تھیں۔ بدعقیدہ یا علم وشریعت کے مخالف پیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے غلطی سے ایسا پیر پکڑ لیا تو اس کی بیعت توڑ کر کسی صاحبِ شریعت کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری ہے۔ بعض سادہ لوگ ساری زندگی غلط قسم کے پیروں کی بیعت نبھاتے رہتے ہیں، ایسے پیروں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اللہ کے بندوں کو دھمکیاں دینے والا کامل نہیں ہوتا۔

گری ہوئی چیز اٹھانا

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ وِكَاءَهَا، وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ: وَمَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَكَ، أَوْ لِأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ (البخاری:91، مسلم 4498:، ابو داؤد:1704، الترمذی:1372) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے راستہ میں گری ہوئی چیز کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: اس کے سر بند (جس ڈوری سے تھیلی کو باندھا گیا ہو) کی پہچان رکھو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو، پھر تم خود اس سے نفع حاصل کرو (یعنی اگر مالک نہ آئے تو اسے اپنے استعمال میں لے آؤ)، پھر اگر اس کا مالک (بعد میں) آ جائے تو اس کو وہ

Islam The World Religion

چیز ادا کردو۔ اس شخص نے پوچھا: گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ غضب ناک ہوئے حتیٰ کہ آپ کے دونوں رخسار (مبارک) سرخ ہو گئے، آپ نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا تعلق ہے، اس کے ساتھ اس کے پانی کا مشکیزہ ہے (یعنی پانی سٹور کرنے کے لیے وسیع معدہ) اور اس کا جوتا ہے (یعنی چلنے کے لیے نہ تھکنے والے پاؤں) وہ پانی کے چشمہ پر جا کر پانی پی لے گا اور درختوں کو چرتا رہے گا، اس کو چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا مالک اس کو پا لے۔ اس سائل نے پوچھا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے (یعنی اسے خطرہ ہے لہٰذا اسے پکڑ لو اور بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اعلان کرو)۔

متبرک کا غذات کا ادب

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (الحج:32)۔

ترجمہ: جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقوے کی بات ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (البقرۃ:159)۔

ترجمہ: جو لوگ ہمارے واضح احکام کو جو ہم نے نازل کیے ہیں چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے ان لوگوں کے سمجھانے کے لیے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے، ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

عورتوں کا جانور ذبح کرنا

عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا، فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُلُوهَا (البخاری: 5505)۔

ترجمہ: حضرت سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ریوڑ میں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس نے اسے مرنے سے پہلے پتھر سے ذبح کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Islam The World Religion

کہ اسے کھاؤ۔

عقیقہ

عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ (الترمذی: 1513، ابن ماجة: 3163)۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کریں۔

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمّٰى (الترمذی : 1522، ابو داؤد :2838، سنن النسائی: 4231، ابن ماجة: 3165)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی ہوتا ہے، اس کی طرف سے ساتویں دن جانور ذبح کرنا چاہیے، اور اس کا سر منڈانا چاہیے اور اس کا نام رکھنا چاہیے۔

کتا پالنا

عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا، لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ (البخاری: 5480)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لیے ہے اور نہ شکار کرنے کے لیے تو روزانہ اس کی نیکیوں میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

رسوم اور ان کی اقسام

رسوم: رسم کی جمع رسوم ہے۔ رسم یا رسوم کا معنی ہے: طریقہ اختیار کرنا یا اثرات چھوڑنا۔

Islam The World Religion

(1)۔فتویٰ دینے کے طریقے کورسم المفتی کہا جاتا ہے۔(2)۔میلادمنانا، گیارہویں شریف، فوت شدگان کے لیےقل خوانی، بچوں کے ختنے، عقیقہ،شادی کا ولیمہ وغیرہ کو مذہبی رسوم کہا جاتا ہے۔یہ رسمیں شرعی طور پر پسندیدہ، بعض مسنون اور بعض مستحب ہیں، لیکن ان کے ضمن میں کوئی خلافِ شرع کام اور کسی غلط مذہب سے مشابہت نہیں ہونی چاہیے۔(3)۔منگنی کرنا، شادی کا طریقۂ کار، برادری کا لین دین، بچوں کی سالگرہ وغیرہ کو گھریلو یا قومی یا علاقائی رسوم کہا جاتا ہے۔اس قسم کی رسوم میں بہت سے لوگ دوسرے مذاہب سے مطابقت کرڈالتے ہیں۔خاص طور پر پاک وہند میں ہندوؤں کی بعض رسموں کا دخل ہے۔مسلمان خواتین کو اس معاملے میں بہت محتاط اور ذمہ دار ہونا چاہیے۔جن کاموں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہو، یا بے پردگی ہوتی ہو، یا جاہلانہ تبرج پایا جاتا ہو، ایسے کاموں سے سخت اجتناب کرنا چاہیے۔

سگھڑ خواتین

خواتین کو ہانڈی روٹی چاول، چائے پانی شربت کی تیاری اور مہمان نوازی کا سلیقہ سیکھنے پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔یہ کتاب کھانے پکانے کی کتاب نہیں، لیکن مائیں اپنی بچیوں کو یہ کام اپنی ضرورت کے مطابق سکھائیں۔

ہر مرض کے علاج کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا، بچہ ڈر جائے تو آیت الکرسی پڑھ کر دم کرنا، جادو کے علاج کے لیے معوذتین یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کرنا اور بچے کو نظر لگ جائے تو سورت والقلم کی آخری دو آیتیں پڑھ کر دم کرنا، اپنے گھر کے فائدے کی حد تک خواتین کا انہیں سیکھنا مناسب ہے۔

چند اہم دوائیں

ہاضمے اور معدے کے بے شمار امراض کے لیے جوارش جالینوس۔گیس، ڈکار، ہچکی، بدہضمی کے لیے جوارش کمونی۔قبض کے لیے حبِ تنکار، بازار میں تیار ملتی ہیں۔شہد اور گلاب کا عرق برابر ملا کر ڈراپر میں بھر دیں۔رات سوتے وقت ایک ایک قطرہ آنکھوں میں ڈالنا آنکھوں کے تمام امراض کے لیے بہت مفید ہے۔پیچیدہ امراض کے لیے طبیب سے جلدی رجوع کرنا چاہیے۔

Islam The World Religion

کچھ مزید تربیتی باتیں

(1)۔ بعض عورتیں سسرال اور شوہر کے خلاف یا بعض سسرال والے اپنی بہو کے خلاف تعویز لینا شروع کر دیتے ہیں۔اس معاملے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔غلط بیانی سے تعویز نہیں لینا چاہیے۔بعض تعویز دینے والے بھی حرام خور یا جادوگر ہوتے ہیں۔ایسے عاملوں کے پاس جا کر تعویز نہیں لینا چاہییں۔بعض عورتیں ہندوؤں اور عیسائیوں کے پاس بھی تعویز لینے پہنچ جاتی ہیں۔ ایسے تعویزات کی بجائے نقصان اٹھالینا بہتر ہے۔جو شخص زیور دوگنا کر دے،کسی ناواقف کا نام بتا دے،کوئی چھپی ہوئی بات ظاہر کر دے،چھو کر کے آگ لگا دے،عورتیں اُس پر دل وجان سے فدا ہو جاتی ہیں۔یہ باتیں کوئی کمال کی باتیں نہیں ہیں، بلکہ یہ شعبدہ بازیاں ہیں جو ایک جوگی اور ہندو بھی کر سکتا ہے۔لیکن اصل چیز سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے،نہ کہ کشف وکرامت یا شعبدہ بازی۔

(2)۔ خواب کی تعبیر اپنے مرشدِ کامل یا کسی عالم سے پوچھنی چاہیے، ہر کسی سے نہیں۔قبلہ کی طرف یا اپنی داہنی طرف نہیں تھوکنا چاہیے۔ جمائی کے وقت لاحول اور چھینک آنے پر الحمد للہ پڑھنا چاہیے۔کھانے سے پہلے بسم اللہ اور بعد میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ماں یہ سب کچھ بلند آواز سے کرے تو اچھا ہے تا کہ اُس کے بچے سن کر سیکھ سکیں۔

(3)۔ بچوں کو سبق آموز کہانیاں سنانا جائز ہے۔خواہ وہ کہانیاں فرضی اور من گھڑت ہوں،اس میں کوئی حرج نہیں۔بادل کی کڑک،طوفان اور زلزلے کے وقت اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ استغفار یا نفل پڑھیں تو اور بھی اچھا ہے۔اس سے پہلے اس کتاب میں مخصوص اوقات میں پڑھی جانے والی دعائیں یکجا لکھ دی گئی ہیں۔انہیں یاد کر لینا چاہیے۔

(4)۔ میلاد شریف، گیارہویں شریف،معراج شریف منانا،دسویں محرم کو ایصالِ ثواب کرنا، شب برأت کو میٹھا یا چاول پکانا سب جائز ہے۔بلکہ کسی بھی روز ایصالِ ثواب کی غرض سے کوئی بھی حلال چیز پکانا اور کوئی بھی جائز کلام (قرآن، درود شریف، ذکر) پڑھ کر بخشنا جائز ہے۔اہم راتوں میں جاگ کر عبادت کرنا اچھی بات ہے،بشرطیکہ صبح کی نماز نہ رہ جائے۔

(5)۔ اپنا جسم اور لباس پاک صاف رکھیں۔ ہر ماں، بڑی بہن یا استانی کی ذمہ داری ہے کہ

Islam The World Religion

بچیوں کو پاکی پلیدی کے مسائل سمجھائے اور بچیوں کے لیے ضروری ہے کہ ان مسائل کو بزرگ خواتین سے سیکھیں۔

جسم اور لباس کے بعد، کچن کے تمام برتنوں کی پاکی اور صفائی کا خیال رکھیں۔ روزمرہ میں استعمال ہونے والا ہر برتن پاک بھی ہونا چاہیے اور صاف بھی۔ کچھ دن یا کچھ دیر پہلے کا دھلا ہوا برتن استعمال کرنے لگیں تو اسے پانی کے ساتھ تازہ کر لیں۔ صرف کپڑا مار لینا کافی نہیں۔ ممکن ہے چوہے، چھپکلی، ٹڈی وغیرہ اس میں سے گزرے ہوں۔

کمروں میں ٹنگے ہوئے برتنوں، پیٹی، بکسوں اور الماریوں وغیرہ کو روزانہ جھاڑیں۔ انہیں روزانہ پاک کرنا ضروری نہیں بلکہ ان کی صرف صفائی اور جھاڑ پھونک کافی ہے۔ ہاں جب استعمال کرنے کے لیے اتاریں تو ضرور پاک بھی کر لیں۔

جھاڑ پھونک کے بعد چھتوں میں لگے ہوئے جالے اتاریں۔ یہ جالے اگر روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتے میں ایک بار ضرور اتارا کریں۔ جالے لگے ہوں تو رزق تنگ ہو جاتا ہے اور اس میں برکت نہیں رہتی۔

(6)۔ ہر کام بسم اللہ سے شروع کریں۔ صبح اٹھیں تو بسم اللہ، رات سوئیں تو بسم اللہ، آٹا نکالیں تو بسم اللہ، گوندھیں تو بسم اللہ، پکائیں تو بسم اللہ، کھائیں اور کھلائیں تو بسم اللہ، پانی لیں یا دیں تو بسم اللہ، الغرض ہر نیک کام پر بسم اللہ پڑھنا برکتوں کا موجب ہے۔

(7)۔ صبح اٹھیں تو گھر کا ہر فرد اپنا بستر خود طے کرے۔ چارپائی کو اس کی جگہ پر رکھیں سوائے چھوٹے بچوں اور ضعیفوں کے۔ ان کے بستر دوسرے گھر والے طے کر دیں۔

ہر گھر والے اپنا سامان ایک خاص سلیقے اور ترتیب سے جوڑ کر رکھتے ہیں۔ خصوصاً دلہن کا سامان بڑے ناز کے ساتھ اس کے کمرے میں جوڑا جاتا ہے۔ کوئی امیر ہو یا غریب بہر حال تھوڑا بہت سامان ہر گھر میں ہوتا ہے اور وہ کسی نہ کسی ترتیب سے ہی رکھا جاتا ہے۔ یہی انسانیت ہے۔

اب اس کے بعد گھر کے ہر فرد کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جہاں سے کوئی چیز اٹھائے، استعمال کے بعد اسے وہیں پر رکھے۔ بس! آپ کے گھر سے کبھی کوئی چیز گم نہیں ہوگی۔ خواہ کاپی پنسل کتاب ہو یا تیل کنگھی سرمہ۔

Islam The World Religion

(8)۔ غلط فہمی یا لڑائی جھگڑا ہر گھر میں ہوسکتا ہے، یہ کوئی بڑی بات نہیں۔صرف گزارش یہ ہے کہ ایک شخص جوش میں ہوتو دوسرا ہوش میں رہے۔تھوڑی دیر بعد جوش والا بھی ہوش میں آ جائے گا اور یقیناً معافی مانگے گا اور ہوش والے کے صبر کا اعتراف کرے گا۔

غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔جب ایک شخص غصے میں ہے تو گویا اس وقت اس کی عقل کام نہیں کر رہی۔دوسرا شخص اگر اسے ترکی بہ ترکی جواب دیتا ہے تو گویا وہ پاگل سے بحث کر رہا ہے۔ ان چند لمحوں کے لیے دوسرے کو چاہیے کہ جذبات کی بجائے حکمت سے کام لے۔خاموش ہوجائے یا اِدھر اُدھر نکل جائے۔

بعض اوقات دونوں طرف غصہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں طرفین کا درود شریف پڑھنا، یا وَدُوْدُ پڑھنا، اپنی حالت بدل لینا، وضو کرنا اور لاحول پڑھنا وغیرہ اس کا علاج ہے۔اگر غصے کو کنٹرول کرنے کا لٹریچر پہلے سے پڑھ رکھا ہو تو عین موقع پر کام دیتا ہے۔

بہو کے غصہ کرنے کی اکثر وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس نے ساس کو ماں نہیں سمجھا ہوتا۔ جو بات اس کی ماں اسے کہتی تھی تو اسے غصہ نہیں آتا تھا، وہی بات آج اگر ساس اسے کہتی ہے تو اسے برا لگتا ہے۔ ہر بہو کو چاہیے کہ اپنی ساس کی بات کے بارے میں اسی طرح سوچا کرے کہ یہ بات اگر میری ماں مجھے کہتی تو میرا کیا ردعمل ہوتا۔ جو بہنیں بیٹیاں اپنا گھر بسانا چاہتی ہیں ان کے لیے یہ نکتہ ایک عظیم نعمت ہے۔

(9)۔ گھر میں اگر میاں بیوی یا ساس بہو کے درمیان نوک جھوک چل رہی ہو اور اوپر سے کوئی مہمان آجائے تو گھر کا یہ اصول ہونا چاہیے کہ اس وقت سب خاموش ہوجائیں خواہ غلطی کسی کی بھی ہو۔سب لوگ بسم اللہ بسم اللہ کہنے لگ جائیں اور مہمان کو محسوس تک نہ ہو۔مہمان اگر ساس کے پاس جا بیٹھا ہے تو بہو بھی وہاں پہنچ جائے اور مہمان نوازی کرے۔اور اگر مہمان بہو کے پاس گیا ہے تو ساس بھی وہاں چلی جائے اور اس کی آؤ بھگت کرے۔یہ باعزت اور باوقار لوگوں کا طریقہ ہے۔اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ راضی ہیں۔اسی میں مہمان خوش ہے اور اسی میں ہر گھر کی عزت ہے۔

(10)۔ اپنے بچوں کا معاملہ ہو یا آنے جانے والے لوگوں سے سلوک ہو۔گلی محلے کا مسئلہ ہو یا

Islam The World Religion

رشتہ داروں اور دوست احباب کا باہمی معاملہ ہو، کوئی ایسی بات ہرگز نہ کریں جس سے ان کے درمیان پھوٹ پڑے۔ بلکہ انہیں آپس میں ملا کر رکھنے والا طریقہ اختیار کریں۔لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والی تین چیزیں بہت بڑی آفت ہیں: چغلی، غیبت، بہتان۔ چھوٹا بچہ بھی اگر کسی کی چغلی کرے تو اسے منع کریں کہ بیٹا شکایت نہیں لگاتے۔

بعض بڑی عمر کے لوگ بھی ادھر کی بات اُدھر پہنچا کر اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ پھر بعد میں ثبوت فراہم کرنا پڑتے ہیں اور قسمیں کھانا پڑتی ہیں مگر مسئلہ پھر بھی حل نہیں ہوتا بلکہ فساد بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ دو مسلمانوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا بھی جائز ہے چہ جائے کہ فساد ڈالنے کے لیے جھوٹ بولا جائے۔ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

شیطان سب سے زیادہ اپنے اس چیلے پر خوش ہوتا ہے جو دو مسلمانوں میں یا میاں بیوی میں لڑائی ڈلواتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے صلح کی کوشش کریں اور جانبداری سے گریز کریں۔ اگر صلح کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں اور کسی ایک کا ساتھ دینا ہی پڑے تو ہمیشہ حق کا ساتھ دیں۔ خواہ حق کسی غیر کی جانب ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے ہی لوگوں کو ''دانا'' کہا جاتا ہے۔ صرف خانہ داری اچھی کر لینا دانائی نہیں بلکہ خانہ داری میں ماہر عورت کو سگھڑ کہا جاتا ہے۔ سگھڑ اور دانا میں بہت فرق ہے۔

عورت کی زندگی کے چار اہم دور

(1)۔ بچپن:

اس دور میں بچی اپنے ماں باپ کے پاس تربیت پاتی ہے اور والدین پر واجب ہے کی اس کی اچھی تربیت کریں۔ قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم، نماز اور دیگر شرعی احکام کی پابندی کی عادت ڈالیں اور تیاری کرائیں۔

(2)۔ بالغ ہونے کے بعد:

اس دور میں عورت سمجھدار اور شرعی احکام کی مکلف ہو جاتی ہے، اسے نماز، روزہ، شرعی

Islam The World Religion

پردہ اور شریعت کا پابند ہونا چاہیے، اور شادی کے بعد والے شرعی اور اخلاقی معاملات کی تیاری کرنا چاہیے۔

(3)۔شادی کے بعد:

اس دور میں شوہر سے تعاون، اس سے محبت اور وفا، اور سسرال والوں کے ساتھ اچھا سلوک، مہمان نوازی، قناعت اور شوہر سے حسن ظن رکھنا ضروری ہے۔

(4)۔اولاد پیدا ہونے کے بعد:

اس دور میں باقی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اولاد کی پرورش اور تربیت کا وہی طریقہ یاد رکھنا چاہیے جو اولاد کی تربیت کے حوالے سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

پانچواں باب:

عظیم خواتینِ اسلام

Islam The World Religion

Islam The World Religion

عظیم خواتینِ اسلام

(1)۔ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ (الاحزاب:32،33،34)۔

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو کسی اجنبی شخص سے نرم بات نہ کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید نہ پیدا کرے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت کے دنوں میں اظہارِ تجمل ہوتا تھا، اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرتی رہو، اے نبی کے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔ اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت کی باتیں سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو بیشک اللہ باریک بین اور باخبر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:33) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ،

Islam: The World Religion

وَأَبِي الْحَمْرَاءِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (الترمذی:3205 ، 3787)۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَرَوىٰ مُسْلِم عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ (مسلم: 6261،ابو داود:4032، الترمذی:2813)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن ابی سلمہ نبی کریم ﷺ کے ربیب (پروردہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب:۳۳) نبی کریم ﷺ پر حضرت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی، تو نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا تو انہیں چادر کے نیچے چھپایا، اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) آپ کی پشت کے پیچھے تھے تو انہیں اپنی چادر میں چھپایا، پھر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر ناپاکی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک کردے، حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی انکے ساتھ ہوں؟ فرمایا کہ: تمہاری شان اپنی جگہ پر ہے اور تم اس سے بڑھ کر بھلائی پر ہو (کیونکہ تمہارا ذکر قرآن میں ہو چکا)۔

آپ نے پڑھ لیا کہ آیتِ تطہیر پہلے نازل ہو چکی تھی، پھر اس کے بعد چادرِ تطہیر والا واقعہ ہوا، دونوں شانیں درست ہیں، مگر قرآن کا نمبر پہلا ہے۔

(2)۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب:6)۔

ترجمہ: نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کا مالک ہے، اور اسکی بیویاں انکی مائیں ہیں۔

(3)۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل: 97)۔

ترجمہ: جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو، تو ہم اس کو پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

نبی مکرم ﷺ نے سب سے پہلے ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، چونکہ یہ آپ کی پہلی زوجہِ مطہرہ ہیں لہٰذا ان سے نکاح کرنا ایک معروف فطری تقاضا تھا۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے ان کا نکاح عتیق بن عابد سے ہوا تھا اور ان کی وفات کے بعد ابو ہالہ مالک بن نباش سے ہوا تھا اور ان کے بعد نبی کریم ﷺ سے نکاح ہوا۔ لیکن واضح رہے کہ اس

Islam The World Religion

نکاح کے لیے درخواست حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خود کی تھی۔ جب تک آپ زندہ رہیں نبی کریم ﷺ نے کسی اور سے نکاح نہیں فرمایا۔

دوسرے نمبر پر ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، ان کے سابق شوہر سکران بن عمرو مسلمان تھے اور دونوں میاں بیوی نے ہجرتِ حبشہ فرمائی تھی، ہجرتِ حبشہ ثانیہ سے واپس آنے کے بعد ان کے شوہر فوت ہو گئے، آپ نہایت عمر رسیدہ خاتون تھیں، دوسری طرف ان کے سسرال کی طرف سے مخالفت کا واضح اندیشہ بھی تھا۔ بڑھاپے کے اس عالم میں نبی کریم ﷺ نے انہیں سہارا دیا۔

تیسرے نمبر پر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مکہ مکرمہ میں نکاح فرمایا ،مگر سیدہ عائشہ کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی۔ ان سے اور حضرت حفصہ بنتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں سے نکاح میں سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو عزت دینا مقصود تھا، جیسا کہ سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما کو اپنی شہزادیاں دے کر ان کو عزت و اکرام سے نوازا۔ یہ رشتہ ملنے پر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبردست قربانی اور عظیم خدمت کا اعتراف فرمایا، حدیث شریف میں ہے کہ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ یعنی اللہ ابوبکر پر رحمت کرے جس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی (ترمذی:3714)۔

ان کے بعد مدینہ منورہ میں ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا ،جن کے سابق شوہر خنیس بن حذیفہ جنگِ بدر میں شہید ہو گئے اور نبی کریم ﷺ نے خود ان سے نکاح کا ارادہ ظاہر فرمایا (بخاری:4005)۔

ان کے بعد ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ سے نکاح فرمایا، ان کے سابق شوہر عبداللہ بن جحش جنگِ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انہیں زمانۂ جہالت میں ام المساکین کہا جاتا تھا یعنی مسکین پرور خاتون۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے مسلمان ہونے اور ان کے شوہر کے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی لاج رکھتے ہوئے انہیں کسی کا محتاج نہیں ہونے دیا، یہ نبی کریم ﷺ سے پہلے وصال فرما گئیں۔

ان کے بعد ام المومنین سیدہ ام سلمۃ سے نکاح فرمایا، ان کا اصل نام ہند تھا، ان کے

Islam The World Religion

سابق شوہر عبداللہ ابوسلمہ بن اسد تھے جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور نبی کریم ﷺ کے رضاعی بھائی تھے، ان کے شوہر کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے قبول نہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو انکار کرنا ان کی اپنی ترجیح کا ثبوت ہے اور نبی کریم ﷺ کا انہیں قبول کرنا ان کے شوہر پر ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہے۔

ان کے بعد ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، اس نکاح میں حکمت یہ تھی کہ منہ بولے بیٹے بنانا اور ان کی منکوحہ سے طلاق کے بعد نکاح نہ کرنے کی رسم کو توڑا جائے، اور مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ جاری کیا جائے۔

ان کے بعد ام المومنین سیدہ جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، ان کا نام برہ بنت حارث تھا، آپ کے والد حارث بنو مصطلق کے سردار تھے، ان سے نکاح کے بعد بنو مصطلق سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔

ان کے بعد ام المومنین سیدہ صفیہ بنتِ حیی رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، ان کا والد بنو قریظہ کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف لڑتا ہوا مارا گیا تھا اور ان کا سابق شوہر جنگِ خیبر میں مارا گیا تھا، جس کے نتیجے میں آپ قیدی بنائی گئیں، حضرت دِحیہ کلبی نے آپ کو قبضے میں لیا، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ: یہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کی سردار خاتون ہیں، اصول کے مطابق انہیں آپ کے پاس آنا چاہیے، نبی کریم ﷺ نے ان کی رائے کو قبول فرمایا اور ایک سردار خاتون کی حیثیت سے انہیں دو جہان کے سردار کے پاس رہنے کا شرف بخشا تا کہ دنیاوی اعتبار سے اپنے معیار سے کم کسی آدمی کے پاس رہتے ہوئے انہیں عار محسوس نہ ہو۔

ان کے بعد ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، ان کا اصل نام رملہ تھا آپ کے سابق شوہر کا نام عبیداللہ بن جحش تھا، جو مسلمان تھا اور دونوں میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے، وہاں عبیداللہ بن جحش عیسائی ہو گیا، مگر سیدہ ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں، نبی کریم ﷺ نے ان کو مزید کسی امتحان سے بچانے کے لیے اور ان کی اس بے پناہ وفاداری کا صلہ دینے کے لیے ان سے نکاح فرمایا۔

Islam The World Religion

ان کے بعد ام المومنین سیدہ میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، ان کا نام بھی برہ تھا نبی کریم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے میمونہ رکھا۔ ان سے رشتہ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کرایا تھا۔ یہ حضرت عبداللہ بن عباس اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کی خالہ تھیں۔ ان کے ساتھ نکاح کرنے سے بنو ہاشم اور بنو مخزوم کے اندر رشتہ داری نے مزید وسعت پکڑی اور اسلام پھیلا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَّا أَتَزَوَّجَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا يُزَوَّجَ إِلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ (المعجم الاوسط للطبرانی: 3844، 5762، المستدرك للحاكم: 4667) صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے مانگا ہے کہ: میں جس کسی سے رشتہ لوں، یا جس کسی کو رشتہ دوں، وہ سب مرے ساتھ جنت میں جائیں، اللہ نے میری مانگی ہوئی چیز مجھے دے دی۔

نبی کریم رءوف رحیم ﷺ کی گیارہ ازواجِ مطہرات میں سے نو ازواجِ مطہرات کی موجودگی میں نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا، آپ ﷺ کی چار شہزادیاں، ایک مسلمان پھوپھی، متعدد نواسیاں اور کثیر التعداد صحابیات تھیں۔ ان میں سے کسی کا بھی مفصل ذکرِ خیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا، لیکن اختصار اور ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان میں سے صرف بارہ مقدس خواتین کا ذکرِ خیر کیا جائے گا۔

(1)۔ اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا دخترِ خویلد

ام المومنین خدیجہ بنتِ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ ان سے نبی اکرم ﷺ نے سب سے پہلے نکاح کیا۔ اور خواتین میں سب سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لائیں۔ جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا۔ حضرت خدیجہ حضور ﷺ کے نکاح سے پہلے عتیق کے نکاح میں تھیں۔

جب حضور اکرم ﷺ نے جناب خدیجہ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ ﷺ کی

Islam The World Religion

عمر مبارک 25 برس تھی، اور بعض فرماتے ہیں کہ اکیس برس تھی، اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا 40 برس کی تھیں۔ یہ نزول وحی سے پہلے کا واقعہ ہے۔ جنابِ خدیجہ کے وکیل نکاح ان کے چچا عمرو بن اسد تھے۔

سیدہ خدیجہ ایک تجارت پیشہ اور معزز خاتون تھیں۔ جنابِ خدیجہ بیوہ تھی اور تجارت کے معاملے میں انہیں کسی ایسے مخلص اور دیانت دار آدمی کی شدید ضرورت تھی جو ان کے کاروبار کو سنبھال لے اور انہیں اس مصروفیت سے چھٹکارا مل جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو کاروبار سنبھالنے کے لیے پیغام بھجوایا۔ ان کا ایک غلام جس کا نام میسرہ تھا اسے بھی ساتھ کر دیا۔

میسرہ نے واپس آکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کے روحانی کمالات بتائے جو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے، ان سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ نے کہا کہ میں اس قرابتداری کی وجہ سے جو ہم میں پائی جاتی ہے، اور آپ کی شرافت، امانت، حسن خلق اور راست بازی کی بنا پر چاہتی ہوں کہ ہمارے درمیان تعلق زوجیت قائم ہو جائے۔ جب حضور اکرم ﷺ کو یہ پیغام وصول ہوا تو آپ نے اپنے چچاؤں سے ذکر کیا، چنانچہ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب خویلد بن اسد کے پاس گئے، بات طے ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرمالیا (اسد الغابۃ جلد 6 صفحہ 203)۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ (البخاری:3)۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی، آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح سچا ثابت ہوتا، پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ ﷺ غارِ حرا میں خلوت میں عبادت کرتے، اور وہ گھر والوں کے پاس واپس آنے سے پہلے پہلے چند راتوں تک مسلسل عبادت ہوتی

Islam The World Religion

تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ کے پاس واپس تشریف لاتے تو وہ اسی طرح کا توشہ دوبارہ تیار کر کے دے دیتی تھیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی آ گئی اور آپ اس وقت غارِ حراء میں تھے۔

قَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ (البخاری:3)۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو اخلاقِ فاضلہ کے مالک ہیں، آپ کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، آپ مفلسوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امرِ حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ (پھر مزید تسلی کے لیے) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسبِ منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کیے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجیے، وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوّل تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر

Islam The World Religion

ورقہ بے اختیار بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز فرشتہ) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش، میں اُس وقت تک جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ بولے: ہاں، جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہو گئے۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل گیا تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ (البخاری: 3432)۔

ترجمہ: حضرت علی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ مریم بنتِ عمران (اپنے زمانہ میں) سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس دور کی سب سے بہترین خاتون حضرت خدیجہ ہیں (رضی اللہ عنہا)۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ (البخاری: 3816)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کے معاملہ میں، میں نے اتنی غیرت نہیں محسوس کی جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں محسوس کرتی تھی، وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن آپ ﷺ کی زبان سے میں ان کا ذکر سنتی رہتی تھی، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ انہیں (جنت میں) موتی کے محل کی خوش خبری سنا دیں، آپ ﷺ اگر کبھی بکری ذبح کرتے تو ان سے میل محبت رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہو جاتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا

Islam The World Religion

ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ(البخاری:3818)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام بیویوں میں جتنی غیرت مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی، حالانکہ انہیں میں نے دیکھا بھی نہیں تھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا ذکر بکثرت فرمایا کرتے تھے اور اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے میں نے اکثر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: جیسے دنیا میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور ان سے میرے اولاد ہے۔

عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ (البخاری:3819)۔

ترجمہ: حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ کہ ہاں، جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دی تھی، جہاں نہ کوئی شور وغل ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ(البخاری:3896)۔

ترجمہ: حضرت ہشام اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت سے تین سال پہلے ہوگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ

Islam The World Religion

(مسلم: 6281)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات تک مزید نکاح نہیں فرمایا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ (الترمذی: 3734)۔

ترجمہ: اور بعض اہل علم (یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) نے کہا ہے: بڑے مردوں میں جو سب سے پہلے اسلام لائے ہیں وہ ابوبکر ہیں اور علی جب اسلام لائے تو وہ آٹھ سال کی عمر کے بچے تھے، اور عورتوں میں جو سب سے پہلے اسلام لائی ہیں وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ (فِي أَوْلَادِهِ ﷺ مِن خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا) فَوَلَدَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَدَهُ كُلَّهُمْ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ اَلْقَاسِمَ وَبِهِ كَانَ يُكْنٰى ﷺ وَالطَّاهِرَ وَالطَّيِّبَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمَّ كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَقَالَ ابْنُ هِشَامٍ: اَكْبَرُ بَنِيْهِ الْقَاسِمُ ثُمَّ الطَّيِّبُ ثُمَّ الطَّاهِرُ وَاَكْبَرُ بَنَاتِهِ رُقَيَّةُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ اُمُّ كُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْهِمْ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (السيرة النبوية لابن هشام المجلد 1 صفحته 190، المعجم الاوسط للطبرانی: 1463، المعجم الکبیر للطبرانی: 11947، مجمع الزوائد: 15243، 15244)۔ وَقَالَ الهيثمي رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: ابن اسحاق نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ میں سے اولادِ امجاد کے بارے میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم القاسم رضی اللہ عنہ کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولادِ امجاد حضرت خدیجہ سے ہی ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت انہی سے ہے۔ اور حضرت طاہر، حضرت طیب، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ علیٰ ابیہم وعلیہم السلام۔ اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ آپ کے بڑے بیٹے کا نام قاسم ہے پھر طیب اور پھر طاہر اور آپ کی بڑی بیٹی کا نام رقیہ ہے پھر زینب پھر ام کلثوم اور پھر فاطمہ علیٰ ابیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

Islam The World Religion

شیعہ کی حدیث کی سب سے بلند رتبہ کتاب اصولِ کافی میں ہے کہ : وَ تَزَوَّجَ الْخَدِیْجَۃَ وَھُوَ بِضْعٌ وَ عِشْرِیْنَ سَنَۃً فَوُلِدَ لَہٗ مِنْھَا قَبْلَ مَبْعَثِہِ الْقَاسِمُ وَ رُقَیَّۃُ وَ زَیْنَبُ وَ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَوُلِدَ لَہٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّیِّبُ وَالطَّاھِرُ وَ فَاطِمَۃُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ (اصولِ کافی جلد ۲ صفحہ ۴۳۵)۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے خدیجہ کے ساتھ پچیس سال کی عمر میں نکاح فرمایا تو ان میں سے بعثت سے پہلے آپکے بچے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ علیہم السلام پیدا ہوئے۔اس حدیث میں: فَوُلِدَ لَہٗ مِنْھَا واضح الفاظ موجود ہیں یعنی نبی پاک کی یہ اولاد سیدہ خدیجہ میں سے پیدا ہوئی۔

حضرت قاسم، حضرت طاہر اور حضرت طیب رضی اللہ عنہم، یہ تینوں صاحبزادے قبل از بعثت فوت ہو گئے تھے۔آپ کی تمام صاحبزادیوں نے بعثت کے بعد اسلام قبول کرلیا تھا اور ہجرت فرمائی تھی۔

ایک روایت کے مطابق ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا ابوطالب کی وفات کے تین دن بعد فوت ہوئیں تھیں۔ ان کی وفات رمضان میں ہوئی اور حجون (یعنی جنت المعلیٰ) میں دفن ہوئیں۔وفات کے وقت ام المومنین 65 برس کی تھیں۔

(2)۔اُمُّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی رفیقہ حیات اور ازواجِ مطہرات میں معروف ترین خاتون ہیں۔ان کی والدہ امِ رومان دختر عامر بن عویمر تھیں۔حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے دو سال قبل از ہجرت نکاح کیا تھا۔آپ واحد کنواری خاتون ہیں، جن سے نبی کریم ﷺ نے نکاح فرمایا۔آپ خود فرماتی ہیں کہ : میرا نکاح رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ہوا جب میں چھ سال کی تھی، رخصتی اس وقت ہوئی جب میں نو سال کی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا وصال اس وقت ہوا جب میں اٹھارہ سال کی تھی (مستدرک حاکم: ۶۸۳۵، بخاری: ۳۸۹۴، الاصابہ صفحہ ۲۵۷۴)۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ : اُرِیْتُکِ فِیْ

Islam The World Religion

أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَآءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِن حَرِيْرٍ ، يَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَءَ تُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ ، فَاَقُوْلُ اِن يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهٖ (البخاری:5125،مسلم :6283)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:تم تین راتوں تک مجھے خواب میں دکھائی جاتی رہی۔میرے پاس ایک فرشتہ تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا تھا۔کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے۔میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا تو وہ تم ہوتی تھی۔میں کہتا تھا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر ہی دے گا۔

یہ جناب خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ہوا۔آپ رضی اللہ عنہا کے سواء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کنواری خاتون سے نکاح نہیں فرمایا لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا (بخاری :۵۰۷۷)۔

ترمذی شریف کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھے کہا گیا کہ :اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہے(ترمذی حدیث نمبر ۳۸۸۰)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی انتہاء

جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی اپنی ازواج سے پوچھ لیں کہ آپ کے نکاح میں رہنا چاہتی ہیں کہ نہیں؟ :{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ} إِلَى قَوْلِهِ {عَظِيمًا} [الأحزاب:27، 28]۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھ پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ہے۔اپنے والدین سے مشورہ کرلو،میرے ساتھ رہنا ہے کہ نہیں؟ام المومنین نے عرض کیا: أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ، ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ، فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ(بخاری:2468)۔

ترجمہ: کیا میں اپنے والدین سے آپ کے بارے میں مشورہ لوں گی؟ میں اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اپنے والدین سے اوپر سمجھتی ہوں،پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باقی تمام

Islam The World Religion

ازواج مطہرات سے یہی بات پوچھی، تو سب نے یہی جواب دیا جو عائشہ نے دیا تھا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تو ایک مرتبہ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دی اور ان کا بڑا احترام فرمایا۔ جب حضرت حسان وہاں سے رخصت ہوئے تو بعد میں کسی نے اُم المومنین رضی اللہ عنہا سے عرض کیا۔ کیا یہ شخص آپ پر الزام لگانے والوں میں شامل نہیں تھا؟ آپ نے فرمایا: کیا اسی شخص نے نہیں کہا تھا کہ:

فَاِنَّ اَبِیْ وَ وَالِدَہٗ وَ عِرْضِی
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَآءٗ

ترجمہ: بے شک میرا باپ، اور اُس کا باپ، اور میری عزت، سب کچھ محمد کی عزت پر قربان۔

اس شعر نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں هٰذَا الْبَیْتُ یَغْفِرُ لَہٗ کُلَّ ذَنْبٍ (بخاری: ۴۱۴۱، مسلم: ۷۰۲۱، الاستیعاب صفحہ ۹۰۳)۔

ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے حضرت ام المومنین کی بے ادبی کی، حضرت عمار نے فرمایا: أُغْرُبْ مَقْبُوْحاً مَنْبُوْحاً. أَتُؤْذِیْ حَبِیْبَۃَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ یعنی دفع ہو، بدآدمی، گالی دیے گئے شخص، تم رسول اللہ ﷺ کی محبوبہ کو اذیت دیتے ہو؟ (ترمذی: ۳۸۸۸)۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ عَائِشَۃُ : فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ اَبُوْھَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا (البخاری: 3662،4358، مسلم: 6177، الترمذی: 3885، السنن الکبریٰ للنسائی: 8106،8117)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے زنجیروں والے لشکروں کے خلاف جنگ پر بھیجا۔ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کیا مردوں

Islam The World Religion

میں سے؟ تو فرمایا: اس کا باپ۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر بن خطاب، پھر آپ نے چند آدمی گنے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا تو رسول اللہ ﷺ درمیان میں حائل ہو گئے اور عائشہ صدیقہ کی تعریفیں کرنے لگے (مسند احمد: 18394)۔

فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا، فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا، كِلَاهُمَا يَقُولُ: تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ، فَقُلْنَ: وَاللهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ (مسلم: 1478)۔

ترجمہ: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر جلال فرمایا اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر جلال فرمایا اور یہ دونوں ان سے کہہ رہے تھے کہ تم نبی کریم ﷺ سے ایسی چیز کا سوال کرتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم آئندہ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگیں گی جو آپ کے پاس نہ ہو۔

علمی مقام

آپ تمام خواتین میں سب سے زیادہ فقیہ تھیں۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث روایت کی ہیں (سیر اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)۔

آپ کا شمار کثرت سے روایت کرنے والوں میں ہوتا ہے۔ عورتوں کے اکثر مسائل آپ ہی نے بیان فرمائے ہیں اور دین کا چوتھائی حصہ آپ ہی نے روایت فرمایا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَوْ جُمِعَ عِلْمُ النَّاسِ كُلِّهِمْ ثُمَّ عِلْمُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ لَكَانَتْ عَائِشَةُ أَوْسَعَهُمْ عِلْمًا یعنی امام زہری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر تمام لوگوں کا علم جمع کر لیا جائے، پھر تمام ازواجِ نبی کا علم بھی جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب سے وسیع ہے (مستدرک حاکم: ۶۸۵۹)۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ، وَأَحْسَنَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ

IslamThe World Religion

النَّاسِ رَأياًفِي العَامَّة یعنی عطاء تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: سیدہ عائشہ لوگوں میں سب سے بڑی فقیہ تھیں، سب سے زیادہ وجاہت والی تھیں اور رائے عامہ میں سب سے زیادہ علم والی تھیں (الاصابہ صفحہ ۲۵۷/۴، الاستیعاب صفحہ ۹۰۲، مستدرک حاکم: ۶۸۷۳)۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ: مَا رَأَيْتُ اَحَداً اَعْلَمُ بِفِقْهٍ وَلَا بِطِبٍّ وَلَا بِشِعْرٍ مِنْ عَائِشَةَ یعنی میں نے فقہ میں، طب میں اور شعروں میں عائشہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا (الاستیعاب صفحہ ۹۰۲، الاصابہ ۴/ ۲۵۷، مستدرک حاکم: ۶۸۵۸)۔

امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ عَائِشَةَ اِلٰی جَمِيْعِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ عِلْمُ جَمِيْعِ النِّسَآءِ . لَكَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ اَفْضَل یعنی اگر تمام امہات المومنین اور تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو عائشہ کا علم بھاری ہے (الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۵۷، الاستیعاب صفحہ ۹۰۲)۔

امام زہری فرماتے ہیں: كَانَتْ عَائِشَةُ اَعْلَمَ النَّاسِ يَسْئَلُهَا الْاَكَابِرُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ تمام لوگوں سے بڑی عالمہ تھیں، رسول اللہ ﷺ کے اکابر صحابہ آپ سے سوال پوچھتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۲ قسم ۲ صفحہ ۲۶)۔

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَئَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا (الترمذی: 3883)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحابِ محمد ﷺ پر کسی حدیث کے بارے میں مشکل پڑتی تو ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے، اس کا حل ہمیشہ ہمیں ان کے پاس مل جاتا تھا۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَأَيْتُ مَشْيَخَةَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَسْأَلُوْنَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ یعنی حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم میں نے اصحابِ محمد میں سے بڑے بڑے مشائخ کو حضرت عائشہ سے میراث کے بارے میں پوچھتے ہوئے دیکھا ہے (مستدرک حاکم: ۶۸۶۱)۔

Islam The World Religion

قَالَ عُرْوَةُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرة: 158]، فَوَاللهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ! قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ، كَانَتْ: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا، سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} [البقرة: 158]. الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ: أَنَّ النَّاسَ - إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ - مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} [البقرة: 158] الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ، بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ (البخاری:1643)۔

ترجمہ: حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

Islam The World Religion

سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے (جو سورہ بقرہ میں ہے) :"صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لیے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں"۔ قسم اللہ کی پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہیے اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بھتیجے! تم نے غلط بات کہی۔ اللہ کا مطلب یہ ہوتا تو قرآن میں یوں نازل ہوتا: "ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں" بات یہ ہے کہ یہ آیت تو انصار کے لئے اتری تھی جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر جو مشلل میں رکھا ہوا تھا اور وہ اس کی یہ پوجا کیا کرتے تھے، اور وہیں سے احرام باندھتے تھے۔ یہ لوگ جب (زمانہ جاہلیت میں) احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا نہیں خیال کرتے تھے۔ اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کی سعی اچھی نہیں سمجھتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں، آیت کے آخر تک۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت جاری کی ہے۔ اس لئے کسی کو حق نہیں ہے کہ اسے ترک کردے۔ انہوں نے کہا کہ پھر میں نے اس کا ذکر ابوبکر بن عبدالرحمن سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے تو یہ علمی بات اب تک نہیں سنی تھی، بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے یہ سنا ہے کہ وہ یوں کہتے تھے کہ عرب کے لوگ ان لوگوں کے سوا جن کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا جو مناۃ کے لئے احرام باندھتے تھے سب صفا مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے۔ اور اب اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر تو فرمایا لیکن صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا مروہ کی سعی کرنے میں ہم پر کچھ گناہ ہوگا؟ تب اللہ نے یہ آیت اتاری۔ "صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں، آیت کے آخر تک۔" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فریقوں کے باب میں اتری ہے یعنی اس فریق کے بارے میں جو جاہلیت کے زمانے میں صفا مروہ کا طواف برا جانتا تھا اور اس کے بارے میں جو جاہلیت کے زمانے میں صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے، پھر مسلمان ہونے کے بعد اس کا کرنا برا سمجھے اس وجہ سے کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان (صفا مروہ) کے طواف کا بھی ذکر فرما دیا۔

Islam The World Religion

ام المومنین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کثیر التعداد احادیث روایت کی ہیں۔ان سے عمر بن خطاب اور دوسرے ان گنت صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہیں۔آپ نے بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علمی اصلاح بھی فرمائی ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کے استدراکات پر حضرت علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ نے ایک مکمل کتاب لکھی ہے،جس کا نام ہے:اَلْاِجَابَةُ لِاِیْرَادِ مَا اسْتَدْرَكَهُ عَائِشَةُ عَلَى الصَّحَابَةِ۔

دیگر فضائل ومناقب

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَومًا يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقرِئُكِ السَّلَامُ. فَقُلتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرىٰ مَا لَا أَرىٰ تُرِيْدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ(البخاری: 3768، مسلم: 6304، الترمذی:3881،النسائی:3953)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں سلام فرما رہے ہیں، میں نے کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، یارسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں جو میں نہیں دیکھ رہی۔

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ(البخاری:3411،3433،3769،5418،مسلم:6272، الترمذی:1834،النسائی:3957،ابن ماجۃ:3280)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں سے کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے آسیہ زوجہ فرعون کے، اور مریم بنتِ عمران کے، اور بے شک عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

Islam The World Religion

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُمَا كَانَ أَوْحَيْثُ مَا دَارَ ، قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرَهَا (البخاری:3775،مسلم:6289)۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ :ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ؟، قَالَتْ: بَلٰى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ: ارْجِعِيْ إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ (البخاری: 2581، مسلم: 6290،الترمذی:3879،النسائی:3954)۔

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن زیادہ سے زیادہ نذرانے بھیجا کرتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری صاحبات (دوسری ازواجِ مطہرات) اُمِ سلمہ کے پاس جمع ہوگئیں اور کہنے لگیں اے اُمِ سلمہ! اللہ کی قسم لوگ عائشہ کے دن زیادہ تحائف بھیجتے ہیں حالانکہ ہم بھی عائشہ ہی کی طرح بھلائی چاہتی ہیں۔رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ حضور جہاں بھی رہیں یا جہاں بھی جائیں تحائف برابر بھیجا کرو۔حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات عرض کردیا۔وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چہرہ انور پھیرلیا۔پھر جب میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے دوبارہ وہی بات عرض کردی۔آپ ﷺ نے دوبارہ چہرہ انور پھیرلیا۔جب میں نے تیسری بار عرض کیا تو فرمایا:اے اُمِ سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے پریشان نہ کرو۔اللہ کی قسم تم میں سے کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نہیں آتی سوائے عائشہ کے۔

Islam The World Religion

ایک روایت میں ہے کہ: پھر انہوں (ازواجِ مطہرات) نے حضرت سیدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ آپ سے یہ عرض کریں کہ آپ کی ازواج آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں کہ آپ حضرت ابوبکر کی بیٹی کے معاملہ میں عدل کریں، حضرت سیدہ فاطمہ نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! پھر وہ ازواج کی طرف لوٹ آئیں اور ان کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے کہا: آپ پھر ان کے پاس جائیں، تو حضرت سیدہ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا۔ (نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی کو ترجیح دینے کی اجازت تھی، اللہ کریم کا فرمان ہے: تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ (الاحزاب:51)۔

وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي ، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ (البخاری:334، مسلم:816، النسائی:309)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عائشہ زوجہِ نبی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے ایک سفر میں نکلے، حتیٰ کہ جب ہم مقام البیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ (کر گر) گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے اور لوگ پانی (جھیل وغیرہ) کے پاس نہیں تھے، پھر لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ حضرت عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگوں کو ٹھہرا لیا ہے، اور لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے، پھر حضرت ابو بکر آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو چکے تھے، انہوں نے کہا: تم نے رسول اللہ کو اور لوگوں کو ٹھہرا لیا ہے، حالانکہ لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا وہ کہتے رہے اور وہ اپنے ہاتھ سے میری کمر کے نزدیک انگلیاں چبھو رہے تھے اور مجھے ہلنے سے صرف یہ چیز روک رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر میرے زانو پر تھا، پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے، اس وقت وہاں پانی نہیں تھا، پس اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی کہ: پس تم تیمم کرو، پھر اسید بن حضیر نے کہا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے! حضرت عائشہ نے فرمایا: پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی، تو ہم نے ہار کو اسکے نیچے پا لیا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا، فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوْا: قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا (البخاری:4750، مسلم:7020، المسند لاحمد بن حنبل:24198،25499)۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب بہتان باندھنے والوں نے ان کے بارے میں کہا جو بھی کہا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری قرار دیا جو کچھ ان لوگوں نے کہا تھا، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے گروہِ مسلمین! کون ہے جو ایسے شخص کے مقابلے پر میری حمایت کرے گا جس کی طرف سے میرے اہل بیت

Islam The World Religion

کے بارے میں مجھ تک اذیت پہنچی ہے! پس اللہ کی قسم میں اپنے گھر والی کے بارے میں صرف بھلائی ہی جانتا ہوں۔

جب اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا گیا تو اُم المومنین کے دفاع میں قرآن شریف کی 20 آیات نازل ہوئیں۔

مسروق کی یہ عادت تھی کہ جب بھی حضرت عائشہ سے کوئی روایت بیان کرتے تو کہا کرتے۔ مجھ سے جناب صدیقہ دختر صدیق نے بیان کیا جو ہر عیب سے بری ہیں اور جن کی برأت قرآن میں بیان ہوئی ہے۔

خصائص

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسْنِدٌ إِلٰى صَدْرِيْ (البخاری:890، 1389، 3100، 3774، 4438، 4446، 4449، 4450)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہوئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس سے وہ مسواک کر رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، میں نے ان سے کہا یہ مسواک مجھے دیں، تو انہوں نے مجھے دے دی، میں نے اسے توڑا، پھر اسے چبایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مسواک کیا جبکہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ: اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ ؟ اَيْنَ اَنَا غَداً ؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، قَالَتْ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ (البخاری: 3774، مسلم: 6292)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جستجو میں تھے، فرماتے تھے میں آج کہاں ہوں؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ بات آپ عائشہ کی باری کے دن کے انتظار میں فرماتے تھے، فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا جب کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

اُم المومنین رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں: فُضِّلْتُ بِعَشْرٍ: فَذَكَرَتْ مَجِيءَ جِبْرِيلَ بِصُوْرَتِهَا، وَقَالَتْ: وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرِي، وَلَا اِمْرَأَةً أَبَوَاهَا مُهَاجِرَانِ غَيْرِي، وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتِيْ مِنَ السَّمَاءِ، وَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَهُوَ مَعِي، وَ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَ كَانَ يُصَلِّيْ وَ اَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَ قُبِضَ بَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ فِيْ بَيْتِيْ وَ فِيْ لَيْلَتِيْ، وَ دُفِنَ فِيْ بَيْتِيْ یعنی میں دس چیزوں سے فضیلت دی گئی ہوں، حضرت جبریل کا میری صورت لا کر حضور کو دکھانا، میرے سواء حضور نے کسی کنواری سے نکاح نہیں فرمایا، میرے سواء کسی زوجہ مطہرہ کے ماں باپ مہاجر نہیں تھے، اللہ نے میری پاکدامنی آسمان سے نازل فرمائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی جبکہ آپ میرے ساتھ ہوتے تھے، میں اور حضور ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے، آپ تہجد پڑھتے تو میں سامنے لیٹی ہوتی تھی، آپ کا وصال ہوا تو آپ کا سر مبارک میرے سینہ پر تھا، میرا گھر تھا، میری رات تھی، آپ میرے گھر میں دفن ہوئے (الاصابہ صفحہ ۲۵۷)۔

وفات

وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ: أَخْشَى أَن يُّثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ: إِئْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا

Islam The World Religion

مَنْسِیًّا (البخاری: 3771، 4753، 4754)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تکلیف کی وجہ سے مغلوب تھیں تو ان کی وفات سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حاضری کی اجازت چاہی۔ ام المومنین نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ وہ میری تعریف کریں گے، عرض کیا گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں اور مسلمانوں کے اکابرین میں سے ہیں، آپ نے فرمایا: چلو، انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے آپ کے پاس آ کر پوچھا: آپ اپنے آپ کو کیسا پاتی ہیں؟ فرمایا: اگر میں اللہ سے ڈروں تو بہت بہتر ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انشاء اللہ آپ بہتر ہی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے سواء کسی کنواری سے نکاح نہیں فرمایا اور آسمان سے آپ کی پاکیزگی کا بیان نازل ہوا۔ حضرت ابن عباس کے جانے کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے، تو ام المومنین نے فرمایا: ابھی ابن عباس آئے تھے اور انہوں نے میری تعریف کی، تو میں نے چاہا کہ میں بھولی بسری اور گمنام ہو جاؤں۔

آپ نے ۵۸ ہجری میں ٦٧ برس کی عمر میں وصال فرمایا۔ رمضان شریف کی سترہ (١٧) تاریخ تھی، شہر مدینہ تھا۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے دوسری ازواجِ مطہرات کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔

آپکو عشاء کے وتر پڑھنے کے بعد دفن کیا گیا اور نمازِ جنازہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جو اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے (مستدرک حاکم: ٦٨٣٦، الاستیعاب صفحہ ٩٠٣، الاصابہ صفحہ ٢٥٧٦، اسد الغابہ صفحہ ١٣٨٥)۔

ان کی قبر میں پانچ آدمی اترے حضرت عبداللہ اور عروہ جو حضرت زبیر کے بیٹے ہیں، اور قاسم بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر، یہ سب آپ کے محرم تھے۔ جنت البقیع کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی بالکل سامنے نو ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کی اکٹھی قبریں ہیں ان میں سے ایک قبر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔

ایک آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالی دی، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

Islam The World Religion

نے فرمایا: بکواس بند کر ذلیل آدمی۔ اللہ کی قسم وہ دنیا میں بھی رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں اور آخرت میں بھی۔ لیکن اللہ نے تمہیں امتحان میں ڈال دیا ہے کہ تم کس کی پیروی اور اطاعت کرتے ہو (ترمذی: ۳۸۸۸)۔

حضرت عمار نے کوفہ کے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّھَا زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاکُمْ (بخاری: ۳۷۷۲، ۷۱۰۰، ۷۱۰۱، ترمذی: ۳۸۸۹)۔

ترجمہ: میں جانتا ہوں کہ وہ دنیا میں بھی رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں اور آخرت میں بھی۔ لیکن اللہ نے تمہیں امتحان میں ڈالا ہے۔

(3)۔ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا دختر ابوسفیان

حضرت ام حبیبہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ، یہ خاتون ازواجِ مطہرات میں شامل تھیں، ان کا نام رملہ تھا، اُم حبیبہ ان کی کنیت تھی ۔ یہ کنیت ان کی عبید اللہ بن جحش سے پیدا ہونے والی بیٹی حبیبہ کی وجہ سے تھی۔ آپ قدیم الاسلام ہیں، اپنے پہلے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں۔ وہاں ان کی بیٹی حبیبہ پیدا ہوئیں۔ خاوند نے عیسائیت قبول کر لی اور وہیں مر گیا، مگر آپ اسلام پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی اس وفاداری کا بدلہ دیتے ہوئے نجاشی کو پیغام بھیجا کہ وہ ام حبیبہ تک آپ کا پیغام پہنچائیں کہ حضور ﷺ ان سے نکاح کے متمنی ہیں۔ حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس وقت پتہ چلا جب نجاشی کی ابرہہ نامی ایک لونڈی یہ پیغام لے کر میرے پاس آئی۔ اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے اسے اندر بلا لیا۔ اس نے بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نجاشی کو لکھا ہے کہ وہ آپ سے دریافت کریں کہ آیا آپ حضور اکرم ﷺ سے نکاح پر آمادہ ہیں؟ میں نے بصد شکر اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ جب رات ہوئی تو نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب اور حبشہ میں موجود مسلمانوں کو مجلسِ نکاح میں شرکت کی دعوت دی۔ خالد بن سعید بن عاص میرے وکیل بنے۔ نجاشی نبی کریم ﷺ کے وکیل تھے۔ نکاح کے بعد نجاشی نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور خطاب کرتے ہوئے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے لکھا کہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے آپ ﷺ کا نکاح پڑھا دوں۔ ام

IslamTheWorldReligion

حبیبہ نے رضا مندی کا اظہار کیا۔ میں نے ان کا مہر 400 دینار مقرر کیا ہے، اس پر نجاشی نے وہ رقم مجلس میں انڈیل دی۔ اس کے بعد سیدنا خالد بن سعید نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد اہل مجلس کو بتایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے ارشاد کی تکمیل میں اب ام حبیبہ دختر ابوسفیان کا نکاح آپ ﷺ سے پڑھا دیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو حضور کے لیے مبارک کرے۔ اس پر نجاشی نے وہ دینار خالد بن سعید کے سپرد کر دیے۔ جب مجلسِ نکاح برخاست ہونے لگی تو نجاشی نے کہا: ابھی بیٹھے رہو کیونکہ انبیاء کی یہ سنت ہے کہ بعد از نکاح ان کی طرف سے حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے، نجاشی نے سب کو کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ منتشر ہو گئے (مستدرک حاکم: 6770، اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 363)۔ جناب امِ حبیبہ نے 44 سال کی عمر میں وفات پائی (اُسد الغابہ جلد 6 صفحہ 363)۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ (ابو داود: 2107) ۔صحیح

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (اپنے متعلق) بیان کرتی ہیں کہ یہ پہلے عبید اللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں اور وہ حبشہ جا کر فوت ہو گیا تو نجاشی نے ان کا نکاح نبی کریم ﷺ کے ساتھ کر دیا اور اپنی طرف سے ان کو چار ہزار (درہم) مہر ادا کیا۔ پھر انہیں شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔

خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلٰى فِرَاشِ رَسُولِ اللهِ طَوَتْهُ عَنْهُ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّةُ ؟ مَا أَدْرِي أَرَغِبْتِ بِي عَنْ هٰذَا الْفِرَاشِ أَمْ رَغِبْتِ بِهِ عَنِّي ؟ قَالَتْ : بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ نَجِسٌ ، وَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَجْلِسَ عَلٰى فِرَاشِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ : وَاللهِ لَقَدْ أَصَابَكِ يَا بُنَيَّةُ بَعْدِي شَرٌّ (السيرة النبوية لابن اسحاق صفحته 518 ,ابن هشام 3/296, 297)۔

ترجمہ: حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صلح کرنے کے لیے) مکہ سے چلے حتیٰ کہ رسول

Islamic The World Religion

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ پہنچے ۔ اپنی بیٹی ام حبیبہ بنتِ ابوسفیان کے پاس (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں) داخل ہوئے ۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر بیٹھنے لگے تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جلدی سے بستر مبارک لپیٹ دیا۔ انہوں نے کہا: اے بیٹی میں نہیں سمجھا کہ تم نے یہ بستر میرے قابل نہیں سمجھا یا مجھے اس بستر کے قابل نہیں سمجھا؟ انہوں نے فرمایا: اصل میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر ہے اور آپ ایک مشرک ناپاک آدمی ہو اور میں پسند نہیں کرتی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر بیٹھو۔ انہوں نے کہا: اے بیٹی اللہ کی قسم مجھ سے دور رہ کر تم بگڑ گئی ہو۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّأْمِ، دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي اليَوْمِ الثَّالِثِ، فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا، وَذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً، لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (البخاری: 1280، مسلم: 1486)۔

ترجمہ: حضرت زینب بنت ابی سلمہ فرماتی ہیں کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب شام سے آئی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ام المؤمنین) نے تیسرے دن صفرہ (خوشبو) منگوا کر اپنے دونوں رخساروں اور بازوؤں پر ملا اور فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے اور شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن کرے۔ تو مجھے اس وقت اس خوشبو کے استعمال کی ضرورت نہیں تھی۔

(4)۔ سیدہ فاطمہ بنتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کی والدہ خدیجہ دختر خویلد تھیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا آپ کی اولاد میں سے سب سے چھوٹی تھیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هٰذَا

Islam The World Religion

الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ ، فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا، فَيَجِيءُ بِهِ، ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ، فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا ، فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ ، فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، ثُمَّ سَمَّى: اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ ، قَلِيبِ بَدْرٍ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً (البخاری: 520)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ قریش اپنی مجلس میں (قریب ہی) بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ان میں سے ایک قریشی بولا اس ریا کار کو نہیں دیکھو؟ کیا کوئی ہے جو فلاں قبیلہ کے ذبح کئے ہوئے اونٹ کا گوبر، خون اور اوجھڑی اٹھالائے، پھر یہاں انتظار کرے، جب یہ (آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ میں جائے تو گردن پر رکھ دے؟ (چنانچہ اس کام کو انجام دینے کے لیے) ان میں سے سب سے زیادہ بدبخت شخص اٹھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں گئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک پر یہ چیزیں ڈال دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ ہی کی حالت میں سر رکھے رہے۔ وہ مشرک افراد (یہ دیکھ کر) ہنسے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ ایک شخص حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ وہ ابھی بچی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ جلدی سے آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب بھی سجدہ ہی میں تھے۔ پھر (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے) ان چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر سے ہٹایا اور مشرکین کو خوب ڈانٹا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پوری کر کے فرمایا "یا اللہ قریش پر عذاب نازل کر، یا اللہ قریش پر عذاب نازل کر، یا اللہ قریش پر عذاب نازل کر۔" پھر نام لے کر کہا: خدایا!

Islam The World Religion

عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ ابن ولید کو ہلاک کر۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! میں نے ان سب کو بدر کی لڑائی میں مقتول پایا۔ پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کنویں والے خدا کی رحمت سے دور کر دیئے گئے۔

روافض کی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں لکھا ہے کہ: حضرت علی نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اپنی زرع بیچو اور اس کی رقم میرے پاس لاؤ تا کہ میں آپ کے لیے اور اپنی بیٹی فاطمہ کے لیے مناسب سامان تیار کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ زرع عثمان بن عفان کو چار سو درہم میں بیچی۔ جب میں دراہم پر قبضہ کر چکا اور عثمان نے مجھ سے زرع لے لی تو عثمان نے کہا: کیا میں اس وقت زرع کا حقدار اور آپ دراہم کے حقدار ہو چکے ہو؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: یہ زرع میری طرف سے آپ کے لیے تحفہ ہے۔ میں نے وہ زِرع اور رقم لے لی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زرع اور رقم دونوں حضور کے سامنے ڈال دیے اور عثمان کا سارا واقعہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ پھر وہ رقم ابوبکر کو دے کر شادی کا سامان خریدنے بھیجا اور ان کے ساتھ سلمان فارسی اور بلال کو مدد کے لیے بھیجا تا کہ وہ سامان اٹھا کر لے آئیں (کشف الغمہ جلد 1 صفحہ 248، 249)۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا (مسلم: 6308)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے دُکھ دے مجھے بھی دُکھ دیتی ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ ،كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ، قَامَ اِلَيْهَا ، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا (ابوداؤد: 5217، الترمذی:

Islam The World Religion

3872)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو سیرت، عبادت، عادت اور کلام میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو وہ کھڑی ہو جاتی تھیں۔ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھیں اور آپ کو بوسہ دیتی تھیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتی تھیں۔

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَا: يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي، مَا جَاءَ بِهِمَا؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَكِنِّي أَدْرِي، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَدَخَلَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، فَقَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ. قَالَ: أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: لِأَنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ (الترمذی: 3819)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی، دونوں نے کہا: اے اسامہ! رسول اللہ ﷺ سے ہمارے لیے اجازت مانگو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ حضرت علی اور حضرت عباس حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں، آپ نے ان دونوں کو اجازت دی، وہ دونوں داخل ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ہم آپ سے یہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کے اہل بیت میں آپ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟

فرمایا: فاطمہ بنتِ محمد، ان دونوں نے عرض کیا: ہم اِن اہل بیت کے بارے میں پوچھنے کے لیے نہیں آئے ،فرمایا: میرے اہل بیت میں میرا سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید۔ ان دونوں نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا: پھر علی بن ابی طالب، حضرت عباس نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو ان سب سے پیچھے کر دیا؟ فرمایا: اس لیے کہ علی آپ سے ہجرت میں سبقت لے گئے۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ، فَضَحِكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ، قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ: اِجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ (البخاری:3703) ۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو اس نے کہا: فلاں شخص مدینے کا امیر (مروان بن حکم)، منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف نا زیبا باتیں کرتا ہے۔ حضرت سہل نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: وہ ان کو ابوتراب کہتا ہے، تو وہ ہنس پڑے، کہنے لگے: اللہ کی قسم حضرت علی کا یہ نام تو نبی کریم ﷺ نے خود رکھا تھا، اور ان کو اس نام سے زیادہ کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل سے پورا قصہ جاننا چاہا تو میں نے کہا: اے ابوعباس! یہ واقعہ کس طرح ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ فاطمہ کے گھر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور مسجد میں لیٹ گئے، تو نبی کریم ﷺ نے حضرت زہراء سے پوچھا: آپ کا چچا زاد کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا: مسجد میں۔ نبی کریم ﷺ ان کی طرف نکلے، تو ان کو اس حال میں پایا کہ ان کی چادر ان کی پشت سے ڈھلکی ہوئی تھی، اور مٹی ان کی پشت پر لگی ہوئی تھی۔ آپ ان کی پشت سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ پیار

Islam The World Religion

سے فرمایا: اے ابوتراب اٹھ کر بیٹھو۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ، فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتْبَعُهُ، فَقَالَ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ (البخاری: 6204)۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابوتراب" سب سے زیادہ پیاری تھی اور اس کنیت سے انہیں پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ یہ کنیت ابوتراب خود رسول کریم ﷺ نے رکھی تھی۔ ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خفا ہو کر وہ باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی۔ نبی کریم ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے ہوئے (پیار سے) فرمانے لگے "ابوتراب" اٹھ جاؤ۔

اسی طرح جب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ فرمایا:

إِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ أَبَدًا یعنی میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ کسی حرام کو حلال کرتا ہوں، لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک گھر میں جمع نہیں ہوں گی (بخاری: 926،3110، مسلم: 4738،4739، ابوداود: 2070، ابن ماجہ: 1999)۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنْ يُقْبَضَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي

Islam The World Religion

فَاَخْبَرَنِي اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ ، فَضَحِكْتُ(البخاری : 4433 ، مسلم : 6312)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی شہزادی فاطمہ کو اس تکلیف کی حالت میں بلایا جس میں آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔ اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے یہ ماجرا پوچھا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جب پہلی بار راز کی بات فرمائی تو فرمایا کہ: میں اسی تکلیف میں وفات پا جاؤں گا۔ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ ﷺ نے راز کی بات فرمائی تو فرمایا: میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ میں ہنسنے لگی۔

وَعَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاۗءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (البخاری:3624)۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا، قَالَ: يَا فَاطِمَةُ، اَمَا تَرْضِيْ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ نِسَاۗءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ (مسلم : 6313، 6314، ابن ماجة: 1621)۔ صحیح

ترجمہ: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا آپ راضی نہیں ہو کہ آپ جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ فرمایا: اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یا شاید فرمایا کہ: اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

سیدہ فاطمہ حضور اکرم ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں اور یہی روایت درست ہے ایک روایت میں تین مہینے مذکور ہیں ایک اور روایت میں 70 دن کا ذکر ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا اور انہیں آپ ﷺ کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ نے ان سے کہا۔ اے انس! تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا جب تم رسول کریم ﷺ پر مٹی ڈال رہے تھے۔ آپ سب سے پہلے حضور ﷺ سے ملنے والی تھیں، ان الفاظ سے حضور ﷺ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے اور معجزہ ظاہر ہوتا ہے۔

Islam The World Religion

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا آپ فاطمہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا مجھ سے ۔فرمایا: محبت فاطمہ سے زیادہ ہے اور عزت آپ کی زیادہ ہے (المعجم الاوسط للطبرانی:7675)۔

سیدہ رضی اللہ عنہا کی وفات رمضان کی تین تاریخ کو سن 11 ہجری میں ہوئی واللہ اعلم۔ اس وقت خاتونِ جنت کی عمر مبارک 19 برس تھی اور بقول حضرت عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی جناب فاطمہ کی عمر بوقت وفات 30 برس تھی، بقول کلبی ان کی عمر 35 برس تھی، انہیں سیدنا علی المرتضیٰ اور ابوبکر صدیق کی زوجہ سیدہ اسماء بنتِ عمیس نے غسل دیا رضی اللہ عنہم (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 304)۔

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔طبقاتِ ابن سعد میں ہے کہ: ابوبکر نے سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں پڑھیں (طبقاتِ ابن سعد جلد 8 صفحہ 24)۔

ابونعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: كَبَّرَ اَبُو بَكْرٍ عَلٰى فَاطِمَةَ اَرْبَعًا یعنی حضرت ابوبکر نے حضرت فاطمہ پر چار تکبیریں پڑھیں رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (حلیۃ الاولیاء جلد 3 صفحہ 236)۔

علامہ محب طبری رحمہ اللہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت کا عنوان قائم کیا ہے: ذِكْرُ اِخْتِصَاصِهٖ بِالصَّلٰوةِ اِمَامًا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔ پھر اس کے تحت پوری سند کے ساتھ لکھتے ہیں کہ: آپ رضی اللہ عنہا مغرب اور عشاء کے درمیان فوت ہوئیں، جنازے میں ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر اور عبدالرحمٰن سب حاضر تھے، جب جنازہ مبارک رکھا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر آگے بڑھیں، اللہ کی قسم آپ کے سواء کوئی جنازہ نہیں پڑھائے گا، پھر ابوبکر نے جنازہ پڑھایا اور انہیں رات ہی میں دفن کر دیا گیا (الریاض النضرۃ جلد 1 صفحہ 176)۔

اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمادیا تھا کہ: لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ (الترمذی:3673)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔

Islam The World Religion

نہج البلاغہ کی شرح ابن حدید میں بھی لکھا ہے کہ ابوبکر نے سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں پڑھیں، میت پر چار تکبیریں پڑھنے کے ثبوت میں فقہاء جو دلائل پیش کرتے ہیں یہ دلیل بھی ان میں سے ایک ہے (شرح ابن ابی حدید جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۶)۔

(5)۔سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زینب بنتِ رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضور اکرم کی سب سے بڑی اولاد ہیں۔ ان کی ولادت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 30 برس تھی۔ جناب زینب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں ہجرت کے آٹھویں سال وفات پائی۔ ان کی والدہ خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔

اس سے پہلے سیدہ خدیجہ الکبریٰ کے حالات میں شیعہ کی معتبر ترین کتاب سے حدیث بیان ہوچکی ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدیجہ کے ساتھ پچیس سال کی عمر میں نکاح فرمایا تو ان میں سے بعثت سے پہلے آپ کے بچے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ علیہم السلام پیدا ہوئے (اصولِ کافی جلد ۲ صفحہ ۴۳۵)۔

شیعہ کے مشہور عالم شیخ صدوق لکھتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدیجہ (خدا ان پر رحمت کرے) اس نے میرے لیے طاہر کو جنم دیا کہ اس کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے اور مطہر بھی اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرے لیے قاسم (رضی اللہ عنہ)، فاطمہ، رقیہ، ام کلثوم اور زینب کو جنم دیا (خصال اردو صفحہ ۱۹۶)۔

شیعہ کی مشہورِ زمانہ کتاب تحفۃ العوام جو شیعہ عوام میں بھی بہت مشہور ہے، اس کتاب میں لکھا ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمِ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا یعنی اے اللہ درود بھیج رقیہ پر جو تیرے نبی کی بیٹی ہے اور لعنت بھیج اس پر جس نے ان کے بارے میں تیرے نبی کا دل دکھایا۔ اے اللہ درود بھیج ام کلثوم پر جو تیرے نبی کی بیٹی ہے اور لعنت بھیج اس پر جس نے ان کے بارے میں تیرے نبی کا دل دکھایا (تحفۃ العوام صفحہ ۱۰۵)۔

تین شہزادیوں میں سے سیدہ رقیہ کا وصال دو ہجری، سیدہ زینب کا وصال آٹھ ہجری اور

Islam The World Religion

سیدہ ام کلثوم کا وصال نو ہجری میں ہوا۔ سیرت کی تمام کتابیں دیکھ لیجیے، نو ہجری کے سال کو عام الوفود کہا جاتا ہے یعنی وفدوں کا سال۔ جب کہ مباہلے والی آیت نجران کا وفد مدینہ شریف آنے کے بعد دس ہجری میں نازل ہوئی، گویا یہ آیت تین شہزادیوں کے وصال کے بعد دس ہجری میں نازل ہوئی، حتیٰ کہ سیرت کی بنیادی کتاب سیرت ابن اسحاق میں ربیع الثانی یا جمادی الاول سن دس ہجری کی تصریح موجود ہے (سیرت ابن اسحاق صفحہ ٦٦١، سیرت ابن ہشام جلد ۴ صفحہ ۵۹۲ الروض الانف جلد ۴ صفحہ ۳۹۷، سیرتِ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ٦۴۳)۔

نجران کے وفد کی آمد کے بعد سورۃ آلِ عمران کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں اور اس وفد کی آمد کا ذکر بخاری شریف کی حدیث نمبر ۴۳۸۰ میں ہے۔ بعض حدیثوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے مباہلہ کے لیے اپنے ساتھ ابوبکر اور ان کی اولاد، عمر اور ان کی اولاد، عثمان اور ان کی اولاد، علی اور ان کی اولاد کو ساتھ لیا (ابن عساکر جلد ۹ ۳ صفحہ ۱۷۷، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۷۵)۔

بعض کتابوں میں مباہلہ کے لیے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن، سیدنا حسین، سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ کا ذکر موجود ہے رضی اللہ عنہم (سیرتِ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۷)۔

یہ بھی واضح رہے کہ مباہلہ والی آیت میں بیٹیوں کا ذکر ہی نہیں ہے بلکہ نساء کا لفظ موجود ہے، اور عام طور پر نساء کا لفظ بیویوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جب کہ پردے والی آیت میں بیٹیوں (بَنٰتْ) کا ذکر با قاعدہ بنات کے لفظ ساتھ موجود ہے اور بِنْتٌ کی جمع بنات ہوتی ہے۔

چونکہ تین شہزادیاں نبی کریم ﷺ سے پہلے وفات پا گئی تھیں، اسی لیے نبی کریم کے وصال کے بعد ان شہزادیوں کا میراث والی بات کرنا بھی ممکن نہیں تھا، ہاں البتہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے میراث طلب کرنے کیلیے مشورہ کیا تو انہیں وہی جواب دیا گیا جو سیدہ طاہرہ زہراء رضی اللہ عنہا کو دیا گیا تھا کہ: انبیاء کا کوئی مالی وارث نہیں ہوتا لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ (بخاری: ٦۷۳۰)۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اس زمانے میں تاریخیں لکھنے اور یاد رکھنے کا رواج نہیں تھا۔ لوگ تاریخیں بتانے کی بجائے: ہاتھی والا سال، جنگِ فجار والا سال اور تعمیرِ کعبہ والا سال بتاتے

Islam The World Religion

تھے۔ بلکہ یہاں تک اختلاف تھا کہ سال کا پہلا مہینہ محرم ہے یا رجب!

خود نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وصال میں اختلاف ہے، اگرچہ ولادت شریف کے بارے میں اہل سنت کا مختار ۱۲ ربیع الاول ہے۔سیدہ خدیجہ الکبریٰ کے نکاح کے وقت آپ ﷺ کی عمر شریف شیعہ کی کتابوں میں ۲۵ سال بھی لکھی ہے اور ۳۰ سال بھی لکھی ہے(تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۴ تحت تزویج خدیجۃ بنتِ خویلد)۔اسد الغابہ میں 21 سال بھی لکھی ہے(اسد الغابۃ جلد 6 صفحہ 202)۔

لہٰذا ان تاریخوں کو بنیاد بنا کر چار شہزادیوں کے وجود کی نفی کرنا بالکل غلط ہے کیونکہ چار شہزادیوں کی یہ تعداد سب اپنے پرائے متفقہ طور پر لکھ رہے ہیں اور بار بار لکھ رہے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ جناب زینب نے اسلام قبول کرلیا تو ان میاں بیوی میں علیحدگی ہوگئی، مگر جب ابو العاص مسلمان ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت زینب کو ان کے حوالے کر دیا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے جنابِ زینب کو کئی برس کے بعد نکاح اول کی بنا پر ہی ابو العاص کے سپرد کر دیا تھا اور حق مہر کی تجدید بھی نہ فرمائی۔اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ زینب کو ابو العاص کے حوالے کیا اور نیا نکاح پڑھایا اور نیا مہر مقرر کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ . قَالَتْ : فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ : اِنْ رَأَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا : نَعَمْ (ابو داؤد: 2692، المسند لاحمد بن حنبل: 26416)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: بدر کے قیدیوں کو آزاد کرانے کے لیے جب مکہ والوں نے فدیہ بھیجا تو (سیدہ) زینب رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑوانے

Islam The World Religion

کے لیے ایک ہار بھیجا جو حضرت خدیجۃ (الکبریٰ) نے انہیں ابوالعاص کے ساتھ نکاح کے وقت تحفے میں دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور رونے لگے اور صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ابوالعاص کو آزاد کر دیا جائے اور زینب کا ہار اسے واپس کر دیا جائے؟ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ بالکل ٹھیک ہے۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ (مسلم: 2168، 2170 واللفظ له، البخاری: 1253، 1254، ابوداؤد: 3142، سنن النسائی: 1881، 1884، 1894، ابن ماجۃ: 1457، 1459)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُمِ عطیہ (انصاریہ) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی (سیدہ زینب) کو غسل دے رہی تھیں، تو فرمایا: اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا (البخاری: 516، 5996، مسلم: 1212، 1213، 1214، ابوداؤد: 917، 918، 919، 920، النسائی: 826، 710، 1203، 1204)۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے جو ابوالعاص بن ربیع کی بیٹی تھیں، جب آپ کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرنے لگتے تو انہیں رکھ دیتے تھے۔

سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ میں فوت ہوئیں اور قبر میں اتارنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! قبر کی سختیوں کو زینب کے لیے آسان فرما۔ آٹھ ہجری میں فوت ہوئیں اس کے بعد ابوالعاص فوت ہوئے۔

Islam The World Religion

(6)۔سیدہ رقیہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقیہ دختر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ جناب خدیجۃ الکبری تھیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب رقیہ کا نکاح ابولہب کے بیٹے عتبہ سے کیا تھا اورام کلثوم کا نکاح عتیبہ سے کیا تھا مگر چھوٹی عمر کی وجہ سے ان دونوں شہزادیوں کی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔جب سورت تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ نازل ہوئی تو ابولہب اوراس کی بیوی ام جمیل نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں کو طلاق دے دو۔انہوں نے اپنی بیویوں کو رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی۔

ان شہزادیوں کی رخصتی نہ ہونا ہر دشمن کے منہ پر تھپڑ ہے۔علماء فرماتے ہیں کہ: رخصتی کا نہ ہونا اللہ کی طرف سے ان شہزادیوں کی کرامت تھی اور ابولہب کے بیٹوں کی رسوائی تھی كَرَامَةً مِنَ اللهِ لَهُمَا وَهَوَانًا لِابْنَيْ أَبِي لَهَبٍ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 226)۔

اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب رقیہ کو حضرت عثمان کے نکاح میں دیا اور میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے جہاں ان کے ہاں عبداللہ نامی ایک بچہ پیدا ہوا۔جب وہ چھ برس کے ہوئے تو ایک مرغے نے ان کی آنکھ میں چونچ ماردی جس سے ان کا منہ سوج گیا اور وہ چار ہجری کو جمادی الاولی کے مہینے میں فوت ہو گئے۔حضور علیہ السلام نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ہاتھوں سے قبر میں رکھا۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان بدر کی طرف کوچ کیا تھا تو جناب رقیہ چیچک کی وجہ سے بیمار تھیں۔آپ نے ان کی تیمارداری کے لیے حضرت عثمان کو رُک جانے کی اجازت دی۔جس دن زید بن حارثہ فتح بدر کی بشارت لے کر آئے، جنابِ رقیہ کی تدفین ہو رہی تھی۔ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات زید بن حارثہ کے آنے کے بعد ہوئی۔جب ان کی تدفین ہو رہی تھی تو لوگوں نے اللہ اکبر کی آواز سنی۔نگاہ اٹھا کر دیکھا تو زید بن حارثہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کی پیٹھ سے اللہ اکبر کا نعرہ لگا رہے تھے۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت سے حضرت عثمان کا برابر حصہ دیا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ

IslamThe World Religion

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً وَسَهْمَهُ (البخاری:3130،3698،3066، الترمذی:3706)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے جنگِ بدر میں شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپکی زوجہ (سیدہ رقیہ) بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھیں۔ آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: آپکو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا۔

حبشہ کی طرف ہجرت کرنیوالوں میں سب سے پہلا نمبر حضرت سیدنا عثمان غنی اور ان کی زوجہ سیدہ رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے **وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ خَرَجَ وَ زَوْجَتُهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** (زادالمعاد صفحہ ۳۲)۔

جب یہ میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تو کچھ عرصہ تک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ چنانچہ آپ جانے والوں سے حال دریافت کرنے کے لیے شہر سے باہر نکل جایا کرتے۔ ایک دن ایک عورت نے بتایا کہ اس نے میاں بیوی کو دیکھا ہے وہ بخیر و عافیت تھے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہ انہیں بخیر و عافیت رکھے۔ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مع اہل و عیال ہجرت کی (اسد الغابہ 6/226)۔

(7)۔ سیدہ امِ کلثوم بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، جناب خدیجۃ الکبریٰ کے بطنِ اقدس سے تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے جناب رقیہ کا نکاح حضرت عثمان ذوالنورین سے کیا تھا اور ان کی وفات کے بعد امِ کلثوم کا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ رقیہ بڑی تھیں سیدہ امِ کلثوم سے۔ سیدہ امِ کلثوم کا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح تین ہجری ربیع الاول کے مہینے میں ہوا تھا (اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۴۱۰، استیعاب صفحہ ۹۳۸)۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کو دیکھا کہ رقیہ کی وفات کے بعد وہ افسردہ تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو دکھ مجھے پہنچا ہے

Islam The World Religion

کسی اور کوایسی مصیبت پیش نہیں آئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میرا رشتہ منقطع ہو گیا ہے اور میری کمر ٹوٹ گئی ہے۔ حضرت عثمان یہاں تک پہنچے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان یہ جبرائیل ہیں جو دربارِ خداوندی سے یہ پیغام لائے ہیں کہ میں تمہیں اپنی بیٹی ام کلثوم سے بیاہ دوں اس کا حق مہر بھی وہی ہوگا جو رقیہ کا تھا اور اس کی بود و باش بھی وہی ہوگی جو اس کی تھی (اسد الغابہ 6/410)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِيْلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ، بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا (ابن ماجة: 110، المستدرك للحاكم: 7011، وروى الحاكم مثله في: 7008، 7009، 7010)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس عثمان سے ملے تو فرمایا: اے عثمان یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے ام کلثوم کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا ہے، رقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لیے۔

شہزادیِ رسول سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ پہلے سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا فاروقِ اعظم نے مانگا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ دیا۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان کی جوڑی بہترین ہے، میں اپنی بیٹیاں خود نہیں بیاہتا، بلکہ اللہ تعالیٰ خود انہیں بیاہتا ہے خَيْرُ الشَّفِيْعِ لِعُثْمَانَ، مَا أَنَا أُزَوِّجُ بَنَاتِي وَلٰكِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُزَوِّجُهُنَّ (المستدرك للحاكم: 7010)۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہر شہزادی کا نکاح اللہ کے حکم سے کیا، اس پر تو قرآن بھی گواہ ہے کہ: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى یعنی میرا نبی اپنی مرضی سے نہیں بولتا، جو کچھ کہتا ہے وحی پا کر کہتا ہے (النجم: 3،4)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ زَوْجِي خَيْرٌ أَوْ زَوْجُ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: زَوْجُكِ مِمَّنْ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، فَوَلَّتْ فَقَالَ لَهَا: هَلُمِّي مَاذَا قُلْتُ؟ قَالَتْ: قُلْتَ: زَوْجِي مِمَّنْ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: نَعَمْ، وَأَزِيْدُكِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ مَنْزِلَهُ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي

Islam The World Religion

يَعْلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ(المستدرك للحاكم:7013)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرا شوہر افضل ہے یا فاطمہ کا شوہر؟ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: تمہارا شوہر(عثمان غنی) ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان سے محبت کرتے ہیں۔ جب شہزادی ام کلثوم واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ میں نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، آپ نے فرمایا ہے کہ: میرا شوہر ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان سے محبت کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں، اور ایک بات مزید بتاؤں: میں جنت میں داخل ہوا تو اس کی منزل کو دیکھا، میں نے اپنے صحابیوں میں سے کسی کو اس کی منزل سے اوپر نہیں دیکھا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر پوری کائنات میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سواء کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی بھی نبی کی دو بیٹیوں کا شوہر ہو(تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۷)۔

حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ مرد ہے کہ جسے رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں کا شوہر ہونے کی وجہ سے آسمانوں میں بھی ذوالنورین کہا جاتا ہے(تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۷)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ(البخاری:5842)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے(سیدہ) ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے دھاری دار ریشمی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ(البخاری:1253)۔

Islamic The World Religion

ترجمہ: ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (زینب یا ام کلثوم رضی اللہ عنہما) کی وفات ہوئی آپ وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ: تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کافور یا (یہ کہا کہ) کچھ کافور کا استعمال کر لینا اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھے خبر دے دینا۔ چنانچہ ہم نے جب غسل دے لیا تو آپ کو خبر دیدی۔ آپ ﷺ نے ہمیں اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو۔ آپ کی مراد آپ ﷺ کا ازار تھا۔

ان سے حضرت عثمان کی کوئی اولاد نہ ہوئی اور سیدہ ام کلثوم نو (9) ہجری میں وفات پا گئیں، حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں اسے عثمان کے نکاح میں دے دیتا (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 410)۔

(8)۔ حضرت اسماء بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا

سیدہ اسماء دختر ابوبکر صدیق جو زبیر بن عوام کی زوجہ عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں اور ذو النطاقین ان کا لقب سے تھا۔ حضرت اسماء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی سوتیلی بہن تھیں اور عمر میں ان سے بڑی تھیں۔ اسی طرح عبداللہ بن ابوبکر ان کے سوتیلے بھائی تھے۔ حضرت اسماء ہجرت سے 27 برس پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر 20 سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت اسماء 17 آدمیوں کے بعد ایمان لائیں۔

جب انہوں نے ہجرت کی تو حاملہ تھی اور جب قبا میں پہنچے تو ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، حضرت اسماء نے اپنے اس بیٹے کو نبی کریم ﷺ کی گود میں رکھ دیا اور آپ ﷺ نے ایک کھجور کو اپنے دہن مبارک میں ڈال کر اسے خوب نرم کیا اور حضرت عبد اللہ کو گھٹی ڈالی، ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور نام عبداللہ رکھا، یہ اسلام میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ تھا (بخاری:3909، مسلم:2144)۔

ذات النطاقین (دو دو پٹوں والی) کا لقب ملنے کی وجہ یہ تھی کہ ہجرت کی رات کو انہوں

Islam The World Religion

نے حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا، اسے باندھنے کے لیے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ حضرت اسماء نے اپنے دوپٹے کے دو حصے کیے۔ایک حصے میں کھانا باندھا اور دوسرا حصہ اپنے سر پر اوڑھ لیا (بخاری:3979)۔اس حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں:

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ، وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ، فَارْبِطِيهِ: بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ، وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ (البخاری: 2979، مسلم: 2545، المسند لاحمد بن حنبل: 26928)۔

اس پر آپ ﷺ نے ان کے اس انداز کو پسند فرما کر یہ لقب عطا کیا (الاستیعاب صفحہ 857، اُسد الغابہ جلد 6 صفحہ 152)۔کچھ عرصہ کے بعد حضرت زبیر نے انہیں طلاق دے دی اور یہ اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس رہائش پذیر ہوگئیں۔

حضرت اسماء سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میری ماں میرے پاس آئی ہے، وہ قریش کے عہدِ جاہلیت میں مشرکہ تھی، اور اب اسلام کی طرف راغب ہے، کیا میں اس کے ساتھ بھلائی کا سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اچھا سلوک کرو (بخاری:3183، مسلم:1003)۔

اس کے بعد حضرت اسماء طویل عرصہ تک زندہ رہیں اور آخری عمر میں نابینا ہوگئی تھیں۔ وہ 73 ہجری میں جب ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو عبدالملک بن مروان کے حکم سے قتل کیا گیا اور ان کی لاش سولی پر لٹکا دی گئی، آپ اس وقت زندہ تھیں اور ان کی عمر 100 سال سے زائد تھی۔ جب اپنے بیٹے کی نعش کو لٹکے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا ابھی تک اِس شہسوار کے اترنے کا وقت نہیں آیا؟ جب ان کے بیٹے کی لاش اتاری گئی تو دس دن کے بعد یا 20 دن کے بعد یا 20 سے چند دن کے بعد اس عظیم اور بہادر خاتون کی وفات ہوگئی۔

جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تو قبول امان کے بارے

Islam The World Religion

میں انہوں نے اپنی والدہ سے مشورہ لیا۔ جوعلمی گفتگوحضرت اسماء نے اپنے بیٹے سے کی، وہ ان کی عقل مندی ،دین پر پختگی اور مشکل وقت میں دلیری کی دلیل ہے،جس کی مثال بہت کم ملتی ہے(اسدالغابہ جلد6صفحہ 153)۔

حضرت اسماء سے حضرت عبداللہ بن عباس ،حضرت اسماء کے بیٹے عروہ،عباد بن عبداللہ بن زبیر اور ابوبکر اور عامر پسران عبداللہ بن زبیر ،مطلب بن حنطب ،محمد بن منکدر اور فاطمہ دختر منذر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

(9)۔سیدہ اُمامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ امامہ کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا دختر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں ۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پیدا ہوئیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بہت محبت فرماتے تھے، دوران نماز میں بھی انہیں اٹھائے رکھتے تھے صرف سجدے میں جاتے وقت اتار دیتے تھے (ابو داود:918)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ دیا جس میں یمنی جواہر کا ایک ہار تھا فرمایا: یہ ہار میں اپنے خاندان میں اس کو دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہوگا چنانچہ اپنی نواسی سیدہ اُمامہ کو طلب فرمایا اور ان کے گلے میں ڈال دیا (مسند احمد:24704)۔

جب سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا جوان ہوئیں تو جنابِ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، کیونکہ جنابِ خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے انہیں وصیت کی تھی کہ میری وفات کے بعد امامہ سے نکاح کر لیجیے۔سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کا نکاح حضرت مغیرہ سے ہوا، اور آپ مغیرہ کے ہاں فوت ہو گئیں۔ان سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین شہزادیوں سے اولاد نہیں چلی، اولاد صرف سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے چلی (اسدالغابہ 6/161)۔

سیدہ امامہ کے ایک معروف ترین بھائی بھی تھے جن کا نام علی تھا، یعنی سیدنا علی بن زینب

IslamThe World Religion

بنتِ رسول اللہ ﷺ۔ان کے والد حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ تھے۔آپ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے عمر میں بڑے تھے، جوانی کو پہنچ کر نبی کریم ﷺ کے زمانے میں فوت ہوئے۔فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے انہیں اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا (الاستیعاب صفحہ 545،اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 87،الاصابہ جلد 2 صفحہ 1297)۔انساب کے ماہر بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ جنگِ یرموک میں شہید ہوئے (الاصابہ جلد 2 صفحہ 1297)۔

(10)۔سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ عبدالمطلب

حضرت صفیہ دختر عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف رضی اللہ عنہا حضور اکرم کی پھوپھی تھیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ان کے اسلام لانے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں، ہاں البتہ عاتقہ اور اَرویٰ کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت یہی ہے کہ سوائے جناب صفیہ کے کسی اور نے اسلام قبول نہیں کیا۔زمانہ جاہلیت میں ان سے حارث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے نکاح کیا تھا، جو حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا۔ان کی وفات کے بعد عوام بن خویلد کے نکاح میں آئیں اور دو بچوں سیدنا زبیر اور عبدالکعبہ کو جنم دیا۔73 برس عمر پائی اور ہجری کے 20 ویں سال حضرت عمر کے عہدِ خلافت میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد میں شہید ہوئے تو اس بہن کو جتنا دکھ ہوا، اتنی ہی شدت سے انہوں نے بھائی کی شہادت پر صبر کیا۔آپ اپنے بھائی حمزہ کی شہادت کے بارے میں سن کر انہیں دیکھنے آئیں، حضور اکرم ﷺ نے ان کے بیٹے زبیر سے فرمایا کہ: تمہاری ماں بھائی کو دیکھنے آرہی ہیں، تم اس سے مل کر واپس کر دو۔ بیٹے نے ماں سے کہا امی! حضور نے فرمایا ہے تم واپس چلی جاؤ۔انہوں نے جواب دیا: بیٹا جو کچھ تمہارے ماموں کو پیش آیا ہے وہ میں سن چکی ہوں، جو کچھ ہوا ہے اللہ کی راہ میں ہوا ہے، میں اس پر راضی ہوں، انشاءاللہ صبر کروں گی اور جذبات پر قابو رکھوں گی۔ جب حضرت زبیر نے آپ ﷺ کو اپنی ماں کی باتیں بتائیں تو آپ ﷺ نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت مبارک دیکھنے کی اجازت دے دی۔ بھائی کو

Islam The World Religion

دیکھ کر واپس ہوئیں اور دعائے مغفرت کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے تدفین کا حکم دیا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا پہلی خاتون تھیں جنہوں نے مشرکوں کے ایک آدمی کو قتل کیا، اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

(11)۔سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا دختر ابی طالب

اُم ہانی دختر ابی طالب بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ حضور ﷺ کی چچازاد اور حضرت علی کی ہمشیرہ تھیں۔ان کی والدہ فاطمہ دختر اسد رضی اللہ عنہا تھیں۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے ہند کسی نے فاطمہ اور کسی نے فاختہ لکھا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ أُمَّ هَانِئٍ وَخَطَبَهَا مِنْهُ هُبَيرةُ، فَزَوَّجَ هُبَيْرَةَ، فَعَاتَبَهُ النَّبِيُّ صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: يَا ابْنَ أَخِيْ، إِنَّا قَدْ صَاهَرْنَا إِلَيْهِمْ وَالْكَرِيْمُ يُكَافِئُ الْكَرِيْمَ، ثُمَّ فَرَّقَ الإِسلامُ بَينَ أُمِّ هَانِئٍ وَبَينَ هُبيرةَ، فَخَطَبَهَا النبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: واللهِ إِنِّي كُنْتُ لَأُحِبُّكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَيْفَ فِي الْإِسْلَامِ! وَلٰكِنِّيْ اِمْرَأَةٌ مُّصِيْبَةٌ، فَأَكْرَهُ أَنْ يُّؤْذُوكَ(الاصابة فى تمييز الصحابة جلد4 صفحه)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے جناب ابو طالب سے اُم ہانی کا رشتہ مانگا اور ہبیرا نے بھی اپنے لیے رشتہ مانگا۔ابو طالب نے ہبیرا کو یہ رشتہ دے دیا۔اس پر نبی کریم ﷺ نے ابو طالب سے شکوہ فرمایا۔تو ابو طالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! ہم نے انہیں رشتہ دیا ہے اور کریموں کا کفو کریم بنتے ہیں۔پھر حضرت ام ہانی کے (فتح مکہ کے دن) مسلمان ہو جانے کی وجہ سے ام ہانی اور ہبیرا میں جدائی ہوں گئی۔تو نبی کریم ﷺ نے پھر انہیں نکاح کا پیغام بھیجا، تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم میں جاہلیت میں بھی آپ سے محبت کرتی تھی، تو اسلام میں محبت کیوں نہ ہوگی؟ لیکن میں ایک شوہر کے پاس رہ چکی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ وہ لوگ آپ کو تنگ کریں۔

اور ان کے شوہر کا نام ہبیرہ بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔فتح مکہ کے دن

Islam The World Religion

ایمان لائیں اور اس دن ان کا شوہر بھاگ کر نجران چلا گیا۔ حضرت امِ ہانی کے بطن سے عمر، ہانی، یوسف اور جعدہ پیدا ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ ام ہانی کے سوا اور کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے حضور اکرم ﷺ کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہو، ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اکرم ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائے اور غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا کی اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو کبھی بھی اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا البتہ رکوع سجود با قاعدہ ادا فرمائے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ ، فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ ، فُلاَنَ ابْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى (البخاری: 357)۔

ترجمہ: ام ہانی بنتِ ابی طالب فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ کئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ امِ ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا: مرحبا، امِ ہانی۔ پھر جب آپ نہانے سے فارغ ہو گئے تو اٹھے اور آٹھ رکعت نماز پڑھی، ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! میرے ماں کے بیٹے (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے۔ یہ (میرے خاوند) ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ امِ ہانی جسے تم نے پناہ دے دی، ہم نے بھی اسے پناہ دی۔ امِ ہانی نے کہا کہ یہ نمازِ چاشت تھی۔

Islam The World Religion

(12)۔حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا

أَيْمَنُ بْنُ عُبَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ أَيْمَنَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ (احمد: 15027)۔

ترجمہ: ایمن بن عبداللہ حضرت اُم ایمن کے بیٹے تھے اور اسامہ بن زید بھی انکے بیٹے تھے۔

وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ (البخاری: 3736)۔

ترجمہ: ایمن ابن ام ایمن، اسامہ رضی اللہ عنہ کی ماں کی طرف سے بھائی تھے، ایمن رضی اللہ عنہ قبیلہ انصار کے ایک فرد تھے۔

فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ أَبُوهُ كَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ، ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ (الاصابہ جلد 4 صفحہ 2667)۔

ترجمہ: جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں رسول اللہ ﷺ ان کے والدگرامی کے بعد پیدا ہوئے، تو ام ایمن آپ ﷺ کی پرورش کرتی تھیں، حتی کہ آپ بڑے ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے حضرت ام ایمن کا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے کر دیا۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُرْضِعَتِهٖ حَلِيمَةَ، ثُمَّ عِنْدَ أُمِّهٖ، ثُمَّ مَعَ جَدِّهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، ثُمَّ مَعَ عَمِّهٖ أَبِي طَالِبٍ، وَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَهَا (مسلم: 4603)۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اپنی دودھ پلانے والی حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے، پھر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس رہے، پھر اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کے پاس رہے، پھر اپنے چچا ابوطالب کے پاس رہے اور (اس دوران) حضرت ام ایمن آپ کی حفاظت کرتی رہیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔

لِذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْرِمُهَا، وَقَالَ النَّوَوِيُّ:

Islam The World Religion

وَكُلُّ هٰذَا تَبَرُّعٌ مِنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِكْرَامٌ لَهَا لِمَا لَهَا مِنْ حَقِّ الْحِضَانَةِ وَالتَّرْبِيَةِ (شرح نووی 2/97)۔

ترجمہ: اسی لیے رسول اللہ ﷺ ان کا احترام کرتے تھے، امام نووی نے فرمایا: یہ سب اکرام آپ ﷺ اس لیے فرماتے تھے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی پرورش کی تھی اور انہیں پالا تھا۔

أُمُّ أَيْمَنَ اِسْمُهَا بَرَكَةُ، وَكَانَتْ لِأُمِّ رَسُولِ اللهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أُمُّ أَيْمَنَ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي (اسد الغابة 355/6، الاصابة 2666/4)۔

ترجمہ: اُم ایمن کا نام برکت تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ کی کنیز تھیں اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: یہ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ (البخاری: 2630)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ جب خیبر کے یہودیوں کی جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے وہ تحائف واپس کردیئے جو انہوں نے پھلوں کے درختوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا باغ بھی واپس کردیا اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرمادیئے۔

عَنْ أُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ اَمَا اِنَّكِ لَنْ تَشْتَكِي بَطْنُكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا اَبَدًا (المستدرك للحاكم: 7062، المعجم الكبير للطبراني: 20740، الشفاء 1/ 41)۔ قَالَ

Islam The World Religion

عَيَاضٌ رَحِمَهُ اللهُ حَدِيثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات کو اٹھ کر پکی مٹی کے برتن کے پاس گئے اور اس میں بول مبارک فرمایا، پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، بس جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا، جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو عرض کیا، آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: آج کے بعد آپ کے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ أَيْمَنَ بَكَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَمُوتُ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَبْكِي عَلَى الْوَحْيِ الَّذِي رُفِعَ عَنَّا (المسند لاحمد بن حنبل: 13215)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ان سے کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ پر کون سی بات آپ کو رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں جانتی تھی کہ نبی کریم ﷺ جلد فوت ہو جائیں گے، لیکن میں صرف اس وحی کے اٹھ جانے کی وجہ سے رو رہی ہوں جو ہم تک پہنچتی رہتی تھی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا (مسلم: 6318)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ اُم ایمن کی ملاقات کے لئے چلو ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے کو جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان

کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں ساتھیوں نے کہا کہ تم کیوں روتی ہو؟ اللہ جل جلالہ کے پاس اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جو سامان ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بہتر ہے۔ امِ ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس لیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی، بلکہ اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا۔ اُمِ ایمن کی اس بات نے ان دونوں (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما) کو بھی رُلا دیا، تو وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۞ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۞ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞ (والصافات: 180، 181، 182)۔

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion

Islam The World Religion